Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2015

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 62

ایڈیٹر

منیر احمد خادمؔ

نائبین

قریشی محمد فضل اللہ

تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ

بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

شمارہ 38

شرح چندہ

سالانہ 550 روپے

بیرونی ممالک

بذریعہ ہوائی ڈاک

50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر امریکن

80 کینیڈین ڈالر

یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

12 ذوالقعدۃ 1434 ہجری قمری 19 تبوک 1392 ہش 19 ستمبر 2013ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارك لنا في عمرہ وامرہ۔

جلسہ سالانہ کی غرض تقویٰ و ایمان اور حقوق اللہ و حقوق العباد کے معیاروں کو بڑھانا ہے

دنیا اور عزت و شہرت کی خاطر عبادت سے خدا کی رضا حاصل نہیں ہوتی

بنی نوع سے ہمدردی و شفقت بہت بڑی عبادت اور خدا کی رضا کے حصول کا بڑا ذریعہ ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ۴۷ ویں جلسہ سالانہ برطانیہ سے افتتاحی خطاب فرمودہ ۳۰/اگست ۲۰۱۳ء کا خلاصہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۴۷ ویں جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۱۳ء کے افتتاحی اجلاس میں شرکت کیلئے مورخہ ۳۰/اگست ۲۰۱۳ء کو ہندوستانی وقت کے مطابق رات ۹ بجے حدیقۃ المہدی ہمپشائر لندن کے جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لوائے احمدیت لہرایا اور محترم رفیق احمد حیات صاحب امیر یوکے نے برطانیہ کا جھنڈا لہرایا پھر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ اس کے بعد حضور انور سٹیج پر رونق افروز ہوئے۔

افتتاحی اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ محترم ہانی طاہر صاحب نے سورۃ المؤمنون کی آیات ۱ تا ۱۲ کی تلاوت کی۔ ان آیات کا اردو ترجمہ محترم نصیر احمد قمر صاحب نے پیش کیا۔ ازاں بعد مکرم محمد اسحاق صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بابرکت منظوم کلام ؎

’ہمیں اس یار سے تقویٰ عطا ہے‘‘

ترنم سے پیش کیا۔ بعدازاں حضور انور نے افتتاحی خطاب فرمایا:

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا ہمارا یہ جلسہ خالص دینی جلسہ ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کا جلسوں کے انعقاد کا مقصد افراد جماعت کو تقویٰ ایمان، نیکی اور حقوق العباد کی ادائیگی کے اعلیٰ معیاروں تک پہنچانا تھا۔ اور حضرت مسیح موعودؑ نے بار بار ایسی نصائح فرمائیں کہ جن سے ہم اس مقام اور معیار کو حاصل کرسکیں جن تک آپ ہمیں پہنچانا چاہتے تھے تاکہ ہم اللہ تعالیٰ کے انعامات اور حقیقی خوشخبریوں کے وارث بن سکیں۔ اس کے بعد حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات پیش فرمائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا سچی خوشحالی اور راحت تقویٰ سے حاصل ہوتی ہے اور اس زندگی کے لئے موت ضروری ہے۔ جو موت کو قبول کرتا ہے وہی زندہ رہتا ہے لوگ دین حق سے دور ہیں اور دنیا کی خواہشوں کو جنت سمجھتے ہیں حالانکہ وہ دوزخ ہیں۔ جو تقویٰ اللہ اختیار کرتا ہے خدا اس کے لئے حقیقی خوشحالی کے دروازے کھول دیتا ہے۔ تقویٰ اختیار کرو تو جو چاہو گے ہوگا۔ تمام اولیاء نے جو عروج، شہرت، عزت اور مقام پایا۔ وہ تقویٰ کے بدلہ میں ملا۔ ورنہ وہ معمولی انسان ہوتے۔

حضور انور نے فرمایا کہ قرآن کریم تقویٰ کی تعلیم دیتا ہے اور یہی علت غائی ہے۔ اگر تقویٰ ہو تو اعمال قبول ہوتے ہیں ورنہ نماز بھی فائدہ نہیں دیتی۔ جو اعمال دنیا کیلئے، مخلوق کے لئے، اپنی عزت و شہرت کیلئے کئے گئے ہوں۔ وہ کام خدا کی رضا کا موجب نہیں بنا سکتے۔ جو رسمیں قال اللہ اور قال الرسول ﷺ کے خلاف ہوں ان سے علیحدہ ہونا ضروری ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب مومن گناہ کرتا ہے تو وہ مومن نہیں ہوتا۔ کیونکہ اگر ایمان ہوتا تو وہ گناہ نہ کرتا۔ گناہ اسی وقت ہوتا ہے جب خوف خدا دل سے نکل جائے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے مثال دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ اگر شیر سامنے کھڑا ہو تو بکری گھاس نہیں کھا سکتی اسی طرح اگر انسان کا خدا پر ایمان مضبوط ہو تو وہ گناہ نہیں کرسکتا۔ جب انسان اپنے آپ کو خدا کے سامنے نہیں پاتا اور سمجھتا ہے کہ میں اکیلا ہوں اس وقت وہ دہریہ ہوتا ہے۔ جونہی یہ خیال پیدا ہو کہ میں اکیلا ہوں اسی وقت ایمان ختم ہو جاتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ تقویٰ کیلئے خدا سے استعانت مانگنی چاہیئے۔ ایاک نستعین میں اسی امر کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ سورۃ البقرہ بھی اسی مضمون سے شروع ہوتی ہے کہ ھدی للمتقین۔ فرمایا جو تقویٰ دکھاتا ہے اس پر مشکلات آتی ہیں مگر جو صدق اور وفا دکھلاتا ہے اس پر فرشتے نازل ہوتے ہیں اور اس دنیا میں ہی جنت کی بشارت دیتے ہیں اور خدا خود ان کا متکفل ہوتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ تقویٰ بدیوں سے جنگ کا نام ہے تقویٰ کا اصل مقصد طہارت پیدا کرنا ہے۔ ہر قسم کے اخلاق رذیلہ ریاء، عجب اور بخل وغیرہ کو چھوڑنا اور سچی وفا اور صدق دکھاتے ہوئے اخلاق فاضلہ کو اختیار کرنا انسان کو متقی بناتا ہے۔ ایک دو خلق ہونے سے نہیں بلکہ تمام اچھے اخلاق ہونے سے تقویٰ ملتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ اگر متقی خدا پر یقین رکھے اور اس سے تقویٰ مانگے اور یہ یقین رکھے کہ خدا ہر دعا کو قبول کرنے پر قادر ہے بلکہ ابھی ابھی وہ دعا قبول کرے گا اور اپنی نعمتوں سے نواز دے گا اور تقویٰ کے لئے نماز

122 واں جلسہ سالانہ قادیان بتاریخ 27-28 اور 29 دسمبر 2013ء

سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 122 ویں جلسہ سالانہ قادیان کیلئے مورخہ 27-28 اور 29 دسمبر 2013ء (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے خود بھی اس مبارک جلسہ میں شمولیت کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں اور دیگر احباب جماعت اور زیر تبلیغ دوستوں کو بھی اس جلسہ میں شامل کرنے کی پرزور تحریک کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس للہی جلسہ سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس جلسہ سالانہ کی ہر لحاظ سے کامیابی اور بابرکت ہونے کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

التزام سے پڑھو۔ روزے سال میں ایک دفعہ اور زکوٰۃ صاحب نصاب پر فرض ہے۔ نماز ہر ایک پر دن میں پانچ مرتبہ فرض ہے۔ جو خدا سے ڈرتا ہے اس کو سمیع اور علیم مانتا ہے اور خدا سے بدظن نہیں ہوتا وہ بالآخر خدا کا ولی ہو جاتا ہے۔ جو خدا کا ولی ہوتا ہے خدا ان کی ایسے حفاظت کرتا ہے جیسے شیرنی اپنے بچہ کی حفاظت کرتی ہے۔ وہ اس کے ہاتھ ہو جاتا ہے جن سے پکڑتا ہے اس کی آنکھ ہو جاتا ہے جس سے دیکھتا ہے۔ اس کے کان ہو جاتا ہے جن سے سنتا ہے اس کے پاؤں ہو جاتا ہے جن سے وہ چلتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ایمان کی مضبوطی دو طرح سے ہوتی ہے۔ پہلے زبان سے اقرار کرے اور پھر عمل سے اس پر قائم ہو جائے۔ دنیا میں اکثریت خدا کو مانتی ہے مگر اس کی تعلیمات پر عمل نہیں کرتی۔ نرا دعویٰ کسی کام کا نہیں۔ اصل غرض و مقصد تب حاصل ہوتا ہے جب اس دعویٰ کو عملی شہادت سے بچایا جاوے۔ آخرت پر یقین نہیں ہے۔ اگر گناہ کی سزا کا یقین ہو تو ضرور ڈرے۔ جیسے سنکھیا کا یقین ہے کہ مار دے گا اس لئے کبھی سنکھیا نہیں کھائے گا۔ کیونکہ ایمان کو یقین کا رنگ نہیں دیا گیا اس لئے نفس دھوکہ میں مبتلا کر دیتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا حقیقی ایمان کی مضبوطی یہی ہے کہ موت کو خدا کی خاطر اختیار کیا جاوے اور ایمان کی غرض دنیاوی شرط و لالچ نہ ہو۔ انسان اپنی خواہشات کو قربان کرنے سے گھبراتا ہے اور سچی توبہ اختیار نہیں کرتا۔ حقیقی سچی توبہ میں اپنی خواہشات کو نہیں ملانا چاہئے۔ اگر خدا سے معاملہ صاف نہیں تو انسان پکڑا جاتا ہے اور بیعت فائدہ نہیں دیتی۔ جو خدا کو اپنے لئے خاص کرتا ہے خدا اس کو اپنے لئے خاص کر لیتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کس کس طرح نہ سکھایا بلکہ دعائیں بھی کیں کہ اے خدا یہ لوگ ایمان لے آئیں مگر ابو جہل ایمان نہ لایا۔ حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دل میں اتنی ہمدردی تھی اور اس قدر تکلیف اٹھا کر ان کی ہدایت کیلئے کوششیں کرتے تھے کہ خدا نے آپؐ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ کیا تو ان کی محبت اور ہمدردی میں اپنے آپ کو ہلاک کر لے گا۔ یاد رکھو واعظ صرف نصیحت کر سکتا ہے۔ نجات اسی کو ملتی ہے جو عمل کرتا ہے۔ جو حقیقی سچی توبہ کرتا ہے۔ اس پر خدا کے نور کی تجلی ہوتی ہے۔ فرمایا خدا کو دنیا پر مقدم رکھو اور سب سے قطع تعلق کرنا پڑے تو کرو۔

حضور انور نے فرمایا کہ دین کے دو حصے ہیں۔ ایک حقوق اللہ کا اور دوسرا حقوق العباد کا۔ فرمایا حقوق اللہ کی ادائیگی آسان ہے کہ خدا کو اس کی ضرورت نہیں۔ خدا وحدہ لاشریک ہے اس پر ایمان لاؤ اور مرسلوں پر ایمان لاؤ اور ان کی اتباع کرو۔ لیکن حقوق العباد میں مشکلات ہیں کیونکہ اس سلسلہ میں نفس دھوکہ دے دیتا ہے اور انسان دوسرے انسان کا حق دبا لیتا ہے۔ اس لئے اس کی بہت رعایت رکھنی چاہئے اور اس کیلئے دعا بھی کرنی چاہیئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جو حقوق العباد ادا نہیں کرتا وہ حقوق اللہ بھی چھوڑ دیتا ہے ماں باپ کی اطاعت و فرمانبرداری اور دوسرے عامۃ الناس کا خیال رکھنا، نوع انسانی پر شفقت و ہمدردی کرنا یہ بہت بڑی عبادت ہے اور خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ غلاموں کو آزاد کرو، بھوکوں کو کھانا کھلاؤ اور حقیقی سچی تعلیم کو سب انسانیت میں پھیلاؤ۔ دین یہی ہے کہ خدا تعالیٰ سے محبت کی جاوے اور انسانیت سے ہمدردی کی جاوے۔ اور جب تک دشمن کیلئے ہمدردی سے دعا نہ کی جاوے حقوق العباد ادا نہیں ہوتے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ میرا کوئی دشمن نہیں جس کے لئے میں نے دعا نہ کی ہو۔

حضور انور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ ایک جگہ وصل نہیں چاہتا اور دوسری جگہ فصل نہیں چاہتا۔ یعنی اپنے حق میں شریک کا وصل نہیں چاہتا۔ یعنی اس کو پسند نہیں کرتا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا جائے اور کسی بھی طرح کسی کو اس سے ملایا جائے اور اسی طرح حقوق العباد میں فصل یعنی علیحدگی پسند نہیں کرتا ہے کہ انسانوں کے درمیان تعلقات کو توڑا جائے کسی سے نرمی کی جائے اور دوسرے سے نرم سلوک نہ کیا جائے۔ بلکہ نیک ہو جاؤ خدا نیکوں کی وجہ سے بدوں کو بھی معاف کر دیتا ہے سو ایسے بن جاؤ کہ جن کا ہم جلیس بھی بد بخت نہیں ہوتا۔

حضور انور نے خطاب کے آخر میں دعائیہ فقرات کہتے ہوئے فرمایا اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ جلسہ ہمیں حقیقی تقویٰ عطا کرے۔ ہر نیکی بجالانے کی توفیق دے، ہر بدی سے بچائے۔ خدا کی خشیت پیدا ہو، وہ ایمان نصیب ہو جو ہمارے قول و فعل کو خدا کی رضا سے ملا دے، حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے والے ہوں۔ ہم بدبختوں کے ساتھ نہ بیٹھیں اور جو ہمارے ساتھ بیٹھے وہ بد بخت نہ رہے، ان دنوں میں اپنے جائزے لیتے رہیں اور ان نصائح پر عمل کرنے والے ہوں، ایمان اور نیکی کے سلسلہ میں پیدا ہونے والی تبدیلیاں ہمیشہ رہیں۔ ہمیشہ اللہ کی پناہ میں رہنے والے ہوں، حق بیعت کو ادا کرنے والے ہوں عہدوں کو پورا کرنے والے ہوں، برطانیہ میں احمدیت کے سو سال پورے ہونے کی خوشیاں منا رہے ہیں اس کا فائدہ یہی ہے کہ وہ تبدیلیاں ہمارے اندر پیدا ہوں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پیدا کرنا چاہتے تھے، پاکستان کے احمدیوں کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں، ہر جگہ احمدی کو اللہ تعالیٰ ہر شر سے محفوظ رکھے، جلسہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعائیں کریں اور دنیا جو جنگ کی طرف جا رہی ہے۔ جنگ اگر مقدر ہی ہے تو اللہ تعالیٰ انسانیت کو اس کے بد اثرات سے محفوظ رکھے آمین۔ اس کے بعد حضور انور نے افتتاحی دعا کروائی۔

❁❁❁

ارشاد
حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

آپ نے اپنا کردار ادا کرنا ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ یو۔کے کے ۴۲ ویں سالانہ اجتماع کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے خدام کو فرمایا:

”یہ نہ دیکھیں کہ ہمارے بعض بڑے عہدیدار کس نہج پر چل رہے ہیں۔ یہ دیکھیں کہ آئندہ جماعت کی باگ ڈور میرے سپرد ہونی ہے تو میں نے اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر کس طرح جماعت کی خدمت کرنی ہے اور کس نہج پر چلانا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ایک وقت آئے گا جب آپ اُن لوگوں کی جگہ لینے والے ہوں گے جو صحیح کام نہیں کر رہے۔ اسلام کے خوبصورت پیغام کو پہنچانے کے لئے آپ نے اپنا کردار ادا کرنا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر اُٹھنے والے ہر تیر کو صحابہ رضوان اللہ علیہم کی طرح آپ نے اپنے سینے اور ہاتھوں پر لینا ہے تا کہ اسلام کا نہ صرف صحیح طرح دفاع کر سکیں بلکہ اسلام کے پیغام کو دنیا میں پہنچا کر دنیا کو تباہی کے گڑھے میں گرنے سے بھی بچا سکتے ہیں۔ مسلمانوں کی رہنمائی بھی آپ نے ہی کرنی ہے اور غیر مذاہب کے ماننے والوں کی رہنمائی بھی آپ نے کرنی ہے۔ پس اُٹھیں اور اپنے فرض کی ادائیگی کے لئے سینہ سپر ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔“

(الفضل انٹرنیشنل ۹ اگست ۲۰۱۳ صفحہ ۱۸)

جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۱۳ء کے موقع پر ۲۱ ویں روح پرور عالمی بیعت
۵ لاکھ ۴۰ ہزار ۸۲۷ سعید روحوں کی احمدیت میں شمولیت
اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور احسانوں پر اظہار تشکر کیلئے
کل عالم کے احمدیوں کا سجدہ شکر

اللہ کے فضل و احسان کے ساتھ جماعت احمدیہ برطانیہ کا ۴۷ واں جلسہ سالانہ برطانیہ مورخہ ۳۰۔۳۱ر اگست اور یکم ستمبر ۲۰۱۳ کو حدیقۃ المہدی لندن میں منعقد ہوا۔ اس موقع پر جلسہ کے تیسرے روز مورخہ یکم ستمبر ۲۰۱۳ء کو ہندوستانی وقت کے مطابق سہ پہر 4.30 بجے ۲۱ ویں عالمی بیعت منعقد ہوئی۔ دنیا بھر سے آئے ہوئے ۳۱ ہزار سے زائد احمدی احباب و خواتین اپنے پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قیادت میں عالمی بیعت کیلئے جلسہ گاہ میں جمع تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیعت کیلئے تشریف لائے تو جملہ احباب جماعت پہلے ہی قطاروں میں تیار بیٹھے تھے۔

عالمی بیعت کی تقریب کے دوران جلسہ گاہ میں متعدد زبانوں میں بیعت کے الفاظ کا ترجمہ دوہرایا گیا اور احمدیہ ٹیلی ویژن کی وساطت سے دنیا کے ۲۰۴ ممالک کے احمدیوں نے اپنے نئے بھائیوں کے ساتھ تجدید بیعت کا شرف حاصل کیا۔

جلسہ سالانہ برطانیہ میں شامل احمدی احباب نے خلیفہ وقت کے ہاتھ پر براہ راست بیعت کی۔ حضور انور بوقت پانچ بجے جب پنڈال میں رونق افروز ہوئے تو احباب جماعت نے نعرہ ہائے تکبیر سے استقبال کیا۔ حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مبارک اور تاریخی کوٹ زیب تن فرمایا ہوا تھا۔ حضور انور سٹیج کے سامنے کشادہ جگہ پر تشریف فرما ہوئے۔

حضور انور نے اس موقع پر فرمایا جیسا کہ کل میں نے اعلان کیا تھا کہ اس سال اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۵ لاکھ ۴۰ ہزار ۸۲۷ افراد کو جماعت احمدیہ میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ اور ۱۱۶ ممالک کی ۳۰۹ قومیں احمدیت میں داخل ہوئی ہیں۔ گزشتہ سال سے یہ تعداد ۲۶ ہزار ۴۳۰ زیادہ ہے۔ حضور انور کے دست مبارک پر مختلف قوموں کے نومبائعین نے اپنے ہاتھ رکھ کر جسمانی رابطہ پیدا کیا اور پھر جلسہ گاہ میں موجود باقی احباب نے ایک دوسرے کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر روحانی اور جسمانی رابطہ بنایا اور یہ رابطہ پنڈال سے باہر موجود احباب تک بھی پھیلا ہوا تھا۔ حضور انور نے انگریزی زبان میں بیعت کے الفاظ دوہرائے جبکہ جلسہ گاہ میں موجود مختلف اقوام کے لوگوں کیلئے ساتھ ساتھ ان کی زبانوں میں الفاظ بیعت دوہرانے کا انتظام موجود تھا۔

عالمی بیعت کے اس وجد آفریں منظر کے بعد کُل عالم کے احمدی احباب نے اپنے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتداء میں سجدہ شکر ادا کیا۔ اس طرح دنیا بھر کے احمدی خدا تعالیٰ کے آگے جھک گئے اور اپنے مولیٰ کریم کے ان احسانوں پر اظہار تشکر کیا جو اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ پر کئے ہیں۔ سجدہ شکر کے ساتھ ہی ۲۱ ویں عالمی بیعت کا روح پرور پروگرام اختتام کو پہنچا۔

اللہ تعالیٰ ان سعید روحوں کو اخلاص و وفا میں بڑھاتا چلا جائے۔ آمین۔

❁❁❁

خطبہ جمعہ

رمضان کا فیض اُس وقت حاصل ہوتا ہے جب قرآنِ کریم کی تعلیمات پر عمل ہو۔ روزے تبھی فائدہ دیں گے جب قرآنِ کریم کی تعلیمات پر عمل ہو۔ پس وہ لوگ جن کے آپس کے جھگڑے صرف اَناؤں اور تکبر کی وجہ سے طول پکڑے ہوئے ہیں، اُنہیں اس رمضان میں عاجزی کا مظاہرہ کرتے ہوئے صلح کی طرف ہاتھ بڑھانے چاہئیں۔

اللہ تعالیٰ کی مدد ملتی ہے دعاؤں کی طرف توجہ سے اور صبر سے اور یہ خصوصیت صرف اُنہی لوگوں میں ہوتی ہے جو عاجزی دکھانے والے ہیں۔ اور یہ عاجزی خدا تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے والوں کا شیوہ ہے۔ ہمیں چاہئے کہ اس رمضان میں ہم اپنے جائزے لیں کہ کس حد تک ہم نے اپنی حالتوں کو خدا تعالیٰ کی بتائی ہوئی تعلیم کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرنے کا منصوبہ بنایا ہے۔ اور اس طرف قدم بڑھانے شروع کر دیئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم اس عظیم کتاب کی تعلیم کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنا کر خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والے بن سکیں اور یہ رمضان ہمیں پہلے سے بڑھ کر قرآنِ کریم کا علم و عرفان عطا کرنے والا بھی ہو اور اپنا قرب دلانے والا بھی ہو۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 19 جولائی 2013ء بمطابق 19 وفا 1392 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل 9/اگست 2013 کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۖ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ۖ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ۫ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ○ (البقرۃ: 186)

اس آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ: رمضان کا مہینہ جس میں قرآن انسانوں کے لئے ایک عظیم ہدایت کے طور پر اتارا گیا اور ایسے کھلے نشانات کے طور پر جن میں ہدایت کی تفصیل اور حق و باطل میں فرق کر دینے والے امور ہیں۔ پس جو بھی تم میں سے اس مہینے کو دیکھے تو اِس کے روزے رکھے اور جو مریض ہو یا سفر پر ہو تو گنتی پوری کرنا دوسرے ایام میں ہوگا۔ اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا اور چاہتا ہے کہ تم سہولت سے گنتی کو پورا کرو اور اس ہدایت کی بنا پر اللہ کی بڑائی بیان کرو جو اس نے تمہیں عطا کی اور تا کہ تم شکر کرو۔

رمضان کا مہینہ ایک مسلمان کی زندگی میں کئی بار آتا ہے اور ایک عمل کرنے والے مسلمان کو یہ بھی علم ہے کہ رمضان کے مہینے میں قرآنِ کریم کا نزول شروع ہوا۔ ایک باعمل اور کچھ علم رکھنے والے مسلمان کو یہ بھی پتہ ہے کہ رمضان کے مہینے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہر سال اُس وقت تک جتنا بھی قرآن نازل ہوا ہوتا تھا، اُس کا دَور حضرت جبرئیل علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا کرتے تھے، سوائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے آخری سال کے، جب قرآنِ کریم مکمل نازل ہو چکا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ خوشخبری مل گئی تھی کہ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا (المائدۃ: 4) کہ آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دی اور اسلام کو دین کے طور پر تمہارے لئے پسند کر لیا۔

اس آخری سال میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس دفعہ جبرئیل نے قرآنِ کریم کا دَور دو مرتبہ مکمل کروایا ہے۔

(صحیح البخاری کتاب المناقب باب علامات النبوۃ فی الاسلام حدیث 3624)

پس قرآنِ کریم کی رمضان کے مہینے کے ساتھ ایک خاص نسبت ہے۔ ہر سال جب رمضان آتا ہے ہمیں اس طرف بھی توجہ دلاتا ہے کہ یہ وہ مہینہ ہے جس میں قرآنِ کریم نازل ہوا۔ گویا رمضان اپنے اَور فیوض کے ساتھ ہمیں اس بات کی بھی یاددہانی کے لئے آتا ہے کہ اس مہینے میں قرآنِ کریم کا نزول ہوا۔

مَیں نے جو آیت تلاوت کی ہے، اس وقت اُس کے صرف پہلے حصے کے میں بارے میں کچھ کہوں گا، آخری حصے کے بارے میں نہیں۔ پس یہ رمضان اس بات کی بھی یاددہانی کرواتا ہے کہ اس عظیم کتاب میں انسانوں کے لئے ہدایت و رہنمائی کی تعلیم ہے۔ اس بات کی یاددہانی کرواتا ہے کہ اس میں حق اور باطل میں روشن نشانوں کے ساتھ فرق ظاہر کیا گیا ہے۔ اس بات کی یاددہانی کرواتا ہے کہ روزوں کی فرضیت کی کتنی اہمیت ہے اور کس طرح رکھنے ہیں؟ اس بات کی بھی یاددہانی کرواتا ہے کہ قرآنِ کریم کی تعلیم مکمل اور جامع ہے۔ لیکن ان سب باتوں کی یاددہانی کا فائدہ تبھی ہے جب ہم اس یاددہانی کی روح کو سمجھنے والے ہوں، ورنہ رمضان تو ہر سال آتا ہے اور آتا رہے گا انشاء اللہ۔ اور رمضان اور قرآن کے تعلق کی یاددہانی جب بھی آئے گا، اور جب بھی آتا ہے کرواتا ہے اور کرواتا رہے گا۔ اور ہم اس کی اہمیت سن کر خوش ہوتے رہیں گے۔ اس یاددہانی کا فائدہ تو تب ہوگا جب ہم اپنے عمل پر اس اہمیت کو لاگو کریں گے۔

پس یہ مقصد تب پورا ہوگا جب شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ کے الفاظ سنتے ہی قرآنِ کریم ہمارے ہاتھوں میں آ جائے گا اور ہم زیادہ سے زیادہ اُس کے پڑھنے کی طرف متوجہ ہو جائیں گے۔ رمضان کی اس یاددہانی کا مقصد تب پورا ہوگا جب ہم ان دنوں میں قرآنِ کریم کے مطالب کو سمجھنے اور غور کرنے کی کوشش کریں گے تا کہ "هُدًى لِّلنَّاسِ" کی حقیقت ہم پر واضح ہو۔ رمضان اور قرآن کی آپس میں جو نسبت ہے اس کی یاددہانی اُس وقت ہم پر واضح ہوگی جب ہم کوشش کر کے قرآنِ کریم کے حکموں کو خاص طور پر اس مہینے میں تلاش کرنے کی کوشش کریں گے۔

پس رمضان ہمیں یہ یاددہانی کرواتا ہے کہ قرآنی احکامات کی تلاش کرو۔ رمضان ہمیں اس بات کی یاددہانی کرواتا ہے اور اس طرف توجہ دلاتا ہے کہ قرآنی احکامات کی تلاش کرنے کے بعد اُنہیں اپنی زندگیوں پر لاگو کر کے اُس کا حصہ بناؤ۔ رمضان ہمیں قرآنِ کریم کی تعلیم کی روشنی میں یہ یاددہانی کرواتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے کی پہلے سے بڑھ کر سعی اور کوشش کرو اور اللہ تعالیٰ کا حق ادا ہوتا ہے اُس کی عبادت کا حق ادا کرنے سے۔ اور عبادت کا یہ حق نمازوں کو سنوار کر اور باقاعدہ اور وقت پر پڑھنے سے، اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے پڑھنے سے، پھر نوافل اور ذکرِ الٰہی پر زور دینے سے ادا ہوتا ہے۔

پس یہ حق ادا کرنے کی کوشش کرو تا کہ خدا تعالیٰ کے قریب ہو جاؤ، تا کہ اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے قریب کر لو۔ تا کہ خدا اور بندے کے درمیان جو دُوری ہے اُسے ختم کر دو۔ رمضان یہ یاددہانی کرواتا ہے کہ اُس رسّے کو مضبوطی سے پکڑنے والے بن جاؤ جس کا ایک سِرا خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا سِرا اُس نے اپنے قرب کی

تلاش کرنے والے بندوں کے لئے زمین پر لٹکایا ہوا ہے جو اُسے پکڑے گا وہ خدا تعالیٰ تک پہنچ جائے گا۔ رمضان ہمیں یہ یاددہانی کرواتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ’’فَاِنِّیۡ قَرِیۡب‘‘ (البقرۃ:187)۔ پس اپنی عبادتوں کے معیار اونچے کر کے اس قرب سے فیض پالو۔ رمضان ہمیں یہ یاددہانی کرواتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حقوق کی ادائیگی کی پہلے سے بڑھ کر کوشش کرو۔ قرآنِ کریم میں بندوں کے جتنے بھی حقوق بیان ہیں اُن سب حقوق کو ادا کرنے کی کوشش کرو۔ اللہ تعالیٰ نے تو غیروں کے حقوق کی ادائیگی پر بھی بہت توجہ دلائی ہے اور مسلمانوں کے لئے تو آپس میں بہت زیادہ رُحَمَآءُ بَیۡنَہُمۡ (الفتح: 30) اور حقوق کی ادائیگی کا ذکر ہے۔

بعض لوگ اپنوں کے حقوق بھول جاتے ہیں بلکہ قریبیوں کے خونی، رشتوں کے حقوق بھول جاتے ہیں۔ مجھے بعض دفعہ بچیوں کے خط آجاتے ہیں کہ لڑکوں اور لڑکیوں سے ماں باپ کا جو سلوک ہے اُس میں فرق کرتے ہیں۔ اگر جائیداد اپنی زندگی میں تقسیم کرنے لگیں تو بعض دفعہ بعض خاندانوں میں لڑکیوں کو محروم کر دیا جاتا ہے اور لڑکوں کو دے دیتے ہیں۔ اپنے آپ کو سچا ثابت کرنے کے لئے بچیوں سے پوچھتے تو ہیں کہ اگر جائیداد بیٹے کو دے دوں تو تمہیں کوئی اعتراض تو نہیں؟ بعض بچیاں لکھتی ہیں کہ ہم شرم میں کہہ دیتی ہیں کہ کوئی حرج نہیں، ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔ تو بس اتنا ہی سمجھ لیتے ہیں کہ انصاف ہو گیا۔ جبکہ یہ انصاف نہیں ہے بلکہ ظلم ہے اور قرآنِ کریم کے واضح حکم کی خلاف ورزی ہے۔ حیرت ہے اس زمانے میں بھی ایسے والدین ہیں جو یہ ظلم کرتے ہیں۔ اور خوشی بھی اس بات کی ہے کہ اس زمانے میں ایسی بچیاں بھی ہیں جو ماں باپ کی خوشی کی خاطر قربانی دے دیتی ہیں۔ لیکن اُنہیں بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اگر اس میں ان کی دلی خوشی شامل نہیں ہے تو پھر جو بچیاں یا بچے یہ قربانی دے رہے ہیں وہ ماں باپ کو گناہگار بنا رہے ہیں۔ مَیں پھر ایسے ظالم ماں باپ سے کہوں گا کہ وہ اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں پیدا کریں اور ایسے بھائی بھی جو خود غرضی میں بڑھے ہوئے ہیں اور ماں باپ پر دباؤ ڈال کر جائیدادوں پر قبضہ کر لیتے ہیں اور بہنوں کو محروم کر دیتے ہیں، وہ بھی اپنے پیٹوں میں آگ کے گولے بھر رہے ہیں۔ پس ہمیشہ خدا تعالیٰ کا خوف کرنا چاہئے اور اپنی اصلاح کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ بہر حال یہ تفصیل میں نے اس لئے بیان کر دی کہ اس کا بیان کرنا ضروری تھا۔

مَیں دوبارہ پھر اُسی طرف آتا ہوں کہ رمضان ہمیں کن باتوں کی طرف یاددہانی کرواتا ہے۔ جب ہم رمضان کو پاتے ہیں تو رمضان ہمیں یہ یاددہانی کروانے کے لئے آتا ہے کہ قرآنِ کریم کی تعلیم کی روشنی میں ہر مسلمان اپنے اندر قربانی کی روح پیدا کرے۔ خدا تعالیٰ اور خدا تعالیٰ کی جماعت کی خاطر، خلافتِ احمدیہ کے قائم رکھنے کی خاطر جان، مال، وقت اور عزت کو قربان کرنے کا جو عہد کیا ہے، اُس کو نبھانے کے لئے اپنے جائزے لے کر اس کو نبھانے کی کوشش کریں۔ یہ جائزے لیں کہ کس حد تک اپنے عہدوں کو نبھا رہے ہیں اور کس حد تک یہ عہد نبھانے کا جذبہ دل میں موجود ہے۔ اس قربانی کے لئے قرآنِ کریم میں کیا احکامات ہیں اُنہیں تلاش کریں۔ پھر ایک دوسرے کی خاطر قربانی ہے، اس کے بارے میں کیا احکامات ہیں انہیں تلاش کریں۔ رمضان ہمیں اس بات کی طرف توجہ دلانے کے لئے بھی آتا ہے کہ ہمارے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا کو تباہی اور خدا تعالیٰ کی ناراضگی سے بچانے کے لئے کتنا درد تھا اور اُس کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی درد بھری دعائیں اپنے خدا کے حضور گریہ و زاری کرتے ہوئے کیں اور ہم نے اُس کا حق ادا کرنے کی کس طرح کوشش کرنی ہے؟ ہمیں رمضان اس بات کی یاددہانی کے لئے آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو کام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو غارِ حرا میں سپرد کر کے پھر غار سے باہر نکل کر انجام دینے کے لئے دیا تھا، یعنی اُن درد بھری دعاؤں کے ساتھ قرآنِ کریم کی تعلیم کو دنیا میں پھیلانے کا کام، اس کام کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نمونے اور حکم کے مطابق ہم نے کس طرح انجام دینا ہے۔ ہم نے کس طرح قرآنِ کریم کی اس تعلیم پر عمل کرنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پیغام کو پھیلاؤ، خدا تعالیٰ کی توحید کو دنیا میں پھیلاؤ اور پھیلاتے چلے جاؤ۔ ھُدًی لِّلنَّاس کا پیغام عام کرنے کی کوشش کرو۔ ہمیں رمضان یہ یاددہانی کرواتا ہے کہ غارِ حرا کی تنہائی کو سامنے رکھو گے تو پھر ہی تمہیں دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی حقیقت کا صحیح فہم حاصل ہو گا۔ یہ مہینہ ہمیں یہ یاددہانی کروانے کے لئے ہے کہ اگر حُبّ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دعویٰ ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر اُسوہ کے ہر پہلو کو سامنے رکھتے ہوئے اس پر عمل کرنے کی کوشش کرو۔ یہ یاددہانی کروانے یہ مہینہ آیا ہے کہ اس بات کی تلاش کرو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے ’’رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمۡ وَرَضُوۡا عَنۡہُ‘‘ (المائدۃ:120) کا مقام کس طرح پایا؟ کیونکہ یہ صحابہ بھی ہمارے لئے اُسوہ ہیں۔ پس یہ مہینہ ہمیں اس بات کی یاددہانی کے لئے بھی آیا ہے کہ اپنے آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں لے جانے کی کوشش کرو۔ زمانے کے لحاظ سے تو ہم نہیں جا سکتے لیکن قرآنِ کریم کی تعلیم تو ہمارے سامنے اصل حالت میں موجود ہے جو اُس زمانے میں پہنچانے کے راستے آسان کرتی ہے۔ یہ مہینہ ہمیں اس بات کی یاددہانی کروانے آیا ہے کہ دنیا کو بتاؤ کہ دنیا کے امن کی ضمانت اور دنیا میں امن قائم کرنے کی حقیقی تعلیم قرآنِ کریم ہی ہے۔ دنیا کو بتاؤ کہ دنیا میں امن کے قیام کا کامل نمونہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہی ہے۔ یہ مہینہ ہمیں یہ یاددہانی کروانے آتا ہے کہ قرآنِ کریم ہی وہ کتاب ہے جو اپنے ہر حکم کے بارے میں دلیل سے بات کرتی ہے۔ اس کے لئے ہمیں خود بھی قرآنِ کریم پر غور اور اس کی تفسیر کو پڑھنے کی ضرورت ہے۔ اُن لوگوں میں شامل ہونے کی ضرورت ہے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں فرمایا ہے کہ اَلَّذِیۡنَ اٰتَیۡنٰہُمُ الۡکِتٰبَ یَتۡلُوۡنَہٗ حَقَّ تِلَاوَتِہٖ (البقرۃ:122) یعنی وہ لوگ جنہیں ہم نے کتاب دی، اُس کی اس طرح تلاوت کرتے ہیں جس طرح اُس کی تلاوت کا حق ہے۔ یعنی پڑھنے کا بھی حق ادا کرتے ہیں، غور کرنے کا بھی حق ادا کرتے ہیں اور جو پڑھا یا سنا اور غور کیا، اُس پر عمل کرنے کا بھی حق ادا کرتے ہیں۔ اگر یہ حق ادا نہیں ہو رہے تو ہمارے مسلمان ہونے کے دعوے صرف زبانی دعوے ہیں اور ہم اُن لوگوں میں شامل ہو جائیں گے جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فکر کو بڑھایا۔ وہ لوگ جو آخری زمانے میں پیدا ہونے تھے جنہوں نے قرآنِ کریم کی تلاوت اور اُس پر عمل کا حق ادا نہیں کرنا تھا۔ جن کے بارے میں قرآنِ کریم میں اس طرح اظہار ہوا ہے کہ وَقَالَ الرَّسُوۡلُ یٰرَبِّ اِنَّ قَوۡمِی اتَّخَذُوۡا ہٰذَا الۡقُرۡاٰنَ مَہۡجُوۡرًا (الفرقان:31) اور رسول کہے گا کہ اے میرے رب! یقیناً میری قوم نے اس قرآن کو متروک کر چھوڑا ہے۔ پس یہ مہینہ جہاں ہمیں بہت سی خوشخبریاں دیتا ہے وہاں بہت سی ذمہ داریاں بھی ڈالتا ہے اور ہوشیار بھی کرتا ہے۔ ہمیں یاددہانی کرواتا ہے کہ اپنے جائزے لیتے رہو کہ کس حد تک قرآنِ کریم کی تعلیم پر عمل کر رہے ہو۔ اپنے جائزے لیتے رہو کہ کس حد تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فکروں کو دُور کرنے کا باعث بن رہے ہو۔ ورنہ نہ رمضان ہمیں کوئی فائدہ دے سکتا ہے نہ ہی قرآنِ کریم ہمیں کوئی فائدہ دے گا۔

خدا تعالیٰ ہمیں جس قسم کا انسان اور مومن بنانا چاہتا ہے اُس کے لئے اُس نے قرآنِ کریم میں سینکڑوں کی تعداد میں احکامات دیئے ہیں اور اس زمانے میں پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اپنی اصلاح کی طرف توجہ دلائی ہے۔ قرآنِ کریم کی خوبصورت تعلیم کو اپنے اوپر لاگو کرنے پر آپ کے ذریعہ سے زور دلوایا ہے۔ میں نے ان چند باتوں کی طرف مختصراً توجہ دلائی ہے کہ رمضان اور قرآن ہمیں کن باتوں کی یاددہانی کرواتا ہے لیکن جیسا کہ میں نے کہا، قرآنِ کریم میں سینکڑوں احکامات ہیں جن کی تلاش کر کے ہمیں اُن کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے کی ضرورت ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی ممکن ہو سکتا ہے اور اُس کے فضل کے حصول کے لئے اُس نے ہمیں دعاؤں کی طرف توجہ دلائی ہے۔

اس وقت میں اُن سینکڑوں احکامات میں سے جو قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں دیئے ہیں دو باتوں کا ذکر کروں گا جو اللہ تعالیٰ نے ایک مومن کی خصوصیات بیان کی ہیں۔ کیونکہ یہ باتیں ہمارے آپس کے تعلقات اور معاشرے کے امن کے لئے ضروری ہیں۔ اور ان کا جو اصل فائدہ ہے، وہ تو ہے ہی کہ جس طرح باقی احکامات پر عمل کر کے خدا تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے، اُسی طرح ان باتوں پر بھی عمل کر کے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو گا۔

اُن میں سے پہلی بات تو عاجزی اور انکساری ہے۔ یہ بہت سے مسائل کا حل ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی، اُن بندوں کی جو کہ حقیقی مسلمان ہیں، اُن بندوں کی جو خدا تعالیٰ کی عبادت کرنے والے ہیں، اُن بندوں کی جو خدائے رحمان کے فضلوں اور رحم کی تلاش کرنے والے ہیں، جو خصوصیات بیان فرمائی ہیں اُن میں سے ایک بہت بڑی خصوصیت یہ ہے۔ فرمایا وَعِبَادُ الرَّحۡمٰنِ الَّذِیۡنَ یَمۡشُوۡنَ عَلَی الۡاَرۡضِ ہَوۡنًا (الفرقان:64) اور رحمان کے سچے بندے وہ ہوتے ہیں جو زمین پر عاجزی سے چلتے ہیں اور پھر فرماتا ہے۔ وَلَا تُصَعِّرۡ خَدَّکَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمۡشِ فِی الۡاَرۡضِ مَرَحًا ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ کُلَّ مُخۡتَالٍ فَخُوۡرٍ۔ (لقمان:19) اللہ تعالیٰ یقیناً ہر شیخی کرنے والے اور فخر کرنے والے سے پیار نہیں کرتا اور جب خدا تعالیٰ کا پیار نہ ملے تو انسان کی کوئی نیکی قابلِ قبول نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ کی مدد شاملِ حال نہیں ہوتی۔ پس کون انسان ہے کہ جو ایک طرف تو خدا تعالیٰ پر ایمان کا دعویٰ کرے، اپنے مومن ہونے کا دعویٰ کرے اور دوسری طرف یہ کہے کہ مجھے خدا تعالیٰ کی محبت کی پرواہ نہیں۔ یقیناً کوئی عقلمند انسان، خرد والا انسان اور مسلمان یہ بات نہیں کر سکتا۔ لیکن عملاً ہم دیکھتے ہیں اور روزمرّہ معاملات میں بہت سے مسائل کی وجہ، بہت سے جھگڑوں کی بنیاد یہ تکبر ہی ہے۔ جس میں تکبر نہیں اور تکبر کی وجہ سے جھوٹی اَنا نہیں اُس کے معاملات بھی کبھی نہیں اُلجھتے۔ یہ تکبر ہے جو ضد کی طرف لے جاتا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا
نسخہ سرمہ نورو کاجل اور حبّ اٹھرہ وزد جام عشق کیلئے رابطہ کریں

ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدر الدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)
عبد القدوس نیاز (موبائل) 098154-09445

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

ہے۔اور اَنا اور ضد پھر معاملات کو سلجھانے کی بجائے طُول دینا شروع کر دیتے ہیں، الجھانا شروع کر دیتے ہیں۔ آجکل بہت سے جھگڑے جو میرے سامنے آتے ہیں، اُن معاملات میں سے اکثریت صرف اس لئے نہیں سلجھ رہی ہوتی کہ تکبر، اَنا اور ضد آڑے آ رہی ہوتی ہے۔ پس اگر انسان کو خدا تعالیٰ کی محبت کی ضرورت ہے، اگر ایک مسلمان یہ سمجھتا ہے اور جب میں مسلمان کہتا ہوں تو سب سے پہلے ہم احمدی مسلمان اس کے مخاطب ہیں، تو پھر ان باتوں سے بچنا ہوگا۔

رمضان کا فیض اُس وقت حاصل ہوتا ہے جب قرآنِ کریم کی تعلیمات پر عمل ہو۔ روزے تبھی فائدہ دیں گے جب قرآنِ کریم کی تعلیمات پر عمل ہو۔ پس وہ لوگ جن کے آپس کے جھگڑے صرف اَناؤں اور تکبر کی وجہ سے طول پکڑے ہوئے ہیں، واضح ہو کہ جو جھگڑے ہوتے ہیں یہ ہوتے ہی تکبر کی وجہ سے ہیں، یا اَنا کی وجہ سے ہیں۔ اُنہیں اس رمضان میں عاجزی کا مظاہرہ کرتے ہوئے، صلح کی طرف ہاتھ بڑھانے چاہئیں۔ اُن عباد الرحمان میں شامل ہونے کی کوشش کرنی چاہئے جو اللہ تعالیٰ کے پیار کو جذب کرنے کے لئے زمین میں عاجزی سے چلتے ہیں۔ ہر وقت اس بات کے حریص رہتے ہیں کہ ہمارا خدا ہم سے راضی ہو جائے چاہے دنیاوی نقصان برداشت کرنا پڑے۔

دوسری بات جو بیان کرنا چاہتا ہوں، وہ بھی اس سے متعلقہ ہی ہے اور وہ ہے صبر۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ (البقرۃ:46)۔ یعنی اللہ تعالیٰ سے صبر اور دعا کے ذریعہ سے مدد مانگو۔ اب کون ہے جس کو ہر لمحے اللہ تعالیٰ کی مدد کی ضرورت نہیں ہے؟ لیکن یہ مدد ملتی ہے صبر اور دعا سے۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ صبر اور دعا کا حق بھی وہی ادا کر سکتے ہیں جو عاجز ہوں۔ فرمایا وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ (البقرۃ:46)۔ اور عاجزی اور فروتنی اختیار کرنے والوں کے علاوہ یہ باقی لوگوں کے لئے بہت مشکل امر ہے۔

پس یہاں عاجزی کو صبر اور دعا کے ساتھ ملا کر پھر اللہ تعالیٰ کی مدد کے حصول کا ذریعہ بنایا۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی مدد دعاؤں کی طرف توجہ سے اور صبر سے ملتی ہے اور یہ خصوصیت صرف اُنہی لوگوں میں ہوتی ہے جو عاجزی دکھانے والے ہیں۔ اور یہ عاجزی خدا تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے والوں کا شیوہ ہے۔ یہ عاجزی اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والوں کا شیوہ ہے۔ پس جب ہر سطح پر عاجزی ہو، اللہ تعالیٰ نے جو اپنے حقوق بتائے ہیں، اُن کی بھی دعا اور مستقل مزاجی سے، کوشش سے ادائیگی ہو اور انتہائی عاجز ہو کر انسان خدا تعالیٰ کے دَر پر گرے تو خدا تعالیٰ کی مدد شاملِ حال ہوتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے جو بندوں کے حقوق بتائے ہیں اُن کی ادائیگی کی طاقت بھی خدا تعالیٰ سے مانگو اور وسعتِ حوصلہ دکھاؤ تو خدا تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ٹھہرو گے۔

پس ہر سطح کے معاملات میں اور عبادات کی ادائیگی میں اللہ تعالیٰ کا فضل جذب کرنے کے لئے عاجزی انتہائی ضروری ہے۔ جب یہ ہوگا تو خدا تعالیٰ دنیاوی نقصانوں سے بھی بچائے گا، دشمنوں کے خلاف بھی مدد دے گا، روحانیت میں بھی ترقی ہوگی، معاشرتی تعلقات میں بھی حسن پیدا ہوگا اور انسان خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والا بھی بنے گا اور یہی ایک مومن کی خواہش ہوتی ہے اور ہونی چاہئے۔

پس ہمیں چاہئے کہ اس رمضان میں ہم اپنے جائزے لیں اور اُن تمام باتوں اور عنوانات کے تحت اپنے جائزے لیں جو میں نے بتائے ہیں کہ کس حد تک اس رمضان میں ہم نے اپنی حالتوں کو خدا تعالیٰ کی بتائی ہوئی تعلیم کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرنے کا منصوبہ بنایا ہے۔ اور اس طرف قدم بڑھانے شروع کر دیئے ہیں۔ ورنہ جیسا کہ مَیں نے کہا رمضان ہر سال آتا ہے اور آتا رہے گا اور جب تک زندگی ہے، ہم ہر سال اس میں سے گزرتے ہوئے قرآنِ کریم کے اس مہینے میں نازل ہونے کی علمی بحث سنتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ''ھُدًی لِّلنَّاس'' کہہ کر اس طرف توجہ دلائی ہے کہ صرف اس کی سطح تک ہی نہ رہو، اپنے آپ کو صرف سطح پر ہی نہ رکھو، صرف علمی بحثوں میں نہ اُلجھے رہو کہ قرآنِ کریم نازل ہوا تو اُس کا کیا مطلب ہے یا کیا نہیں ہے؟ بلکہ گہرائی میں جا کر اس ہدایت کے موتی تلاش کر کے اُنہیں اپنی دنیا اور آخرت سنوارنے کا ذریعہ بناؤ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''یاد رکھو قرآنِ شریف حقیقی برکات کا سرچشمہ اور نجات کا سچا ذریعہ ہے۔ یہ اُن لوگوں کی اپنی غلطی ہے جو قرآنِ شریف پر عمل نہیں کرتے۔ عمل نہ کرنے والوں میں سے ایک گروہ تو وہ ہے جس کو اس پر اعتقاد ہی نہیں اور وہ اس کو خدا تعالیٰ کا کلام ہی نہیں سمجھتے۔ یہ لوگ تو بہت دُور پڑے ہوئے ہیں لیکن وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور نجات کا شفا بخش نسخہ ہے، اگر وہ اس پر عمل نہ کریں تو کس قدر تعجب اور افسوس کی بات ہے۔ اُن میں سے بہت سے تو ایسے ہیں جنہوں نے ساری عمر میں کبھی اُسے پڑھا ہی نہیں۔ پس ایسے آدمی جو خدا تعالیٰ کے کلام سے ایسے غافل اور لا پرواہیں اُن کی ایسی مثال ہے کہ ایک شخص کو معلوم ہے کہ فلاں چشمہ نہایت ہی مصفّٰی اور شیریں اور خُنک ہے اور اُس کا پانی بہت سی امراض کے واسطے اکسیر اور شفاء ہے، یہ علم اُس کو یقینی ہے لیکن باوجود اس علم کے اور باوجود پیاسا ہونے اور بہت سی امراض میں مبتلا ہونے کے وہ اُس کے پاس نہیں جاتا تو یہ اُس کی کیسی بدقسمتی اور جہالت ہے۔ اُسے تو چاہئے تھا کہ وہ اس چشمہ پر منہ رکھ دیتا اور سیراب ہو کر اُس کے لطف اور شفا بخش پانی سے حظّ اُٹھاتا مگر باوجود علم کے اُس سے ویسا ہی دُور ہے جیسا کہ ایک بے خبر، اور اُس وقت تک اُس سے دور رہتا ہے جو موت آکر خاتمہ کر دیتی ہے۔ اُس شخص کی حالت بہت ہی عبرت بخش اور نصیحت خیز ہے۔ مسلمانوں کی حالت اس وقت ایسی ہی ہو رہی ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ ساری ترقیوں اور کامیابیوں کی کلید یہی قرآنِ شریف ہے۔ جس پر ہم کو عمل کرنا چاہئے۔ مگر نہیں، اس کی پرواہ بھی نہیں کی جاتی............'' فرمایا ''مسلمانوں کو چاہئے تھا اور اب بھی اُن کے لئے یہی ضروری ہے کہ وہ اس چشمہ کو عظیم الشان نعمت سمجھیں اور اس کی قدر کریں۔ اس کی قدر یہی ہے کہ اُس پر عمل کریں اور پھر دیکھیں کہ خدا تعالیٰ کس طرح اُن کی مصیبتوں اور مشکلات کو دور کر دیتا ہے۔ کاش مسلمان سمجھیں اور سوچیں کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کے لئے یہ ایک نیک راہ پیدا کر دی ہے اور وہ اس پر چل کر فائدہ اُٹھائیں۔'' (ملفوظات جلد 4 صفحہ 141-140۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

کاش آج جو دنیا میں، اسلامی دنیا میں ہو رہا ہے کہ لیڈر بھی اور رعایا بھی جو ایک دوسرے کی گردنیں مارنے پر تلے بیٹھے ہیں، سینکڑوں موتیں واقع ہو رہی ہیں۔ مسلمان ایک دوسرے کی جانیں لے رہے ہیں۔ اگر قرآنِ کریم کی تعلیم پر عمل کرنے والے ہوں اور اس زمانے کے مہدی کی بات سننے والے ہوں تو یہ فتنہ اور فساد خود بخود ختم ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ ان مسلمانوں کو بھی عقل دے کہ قرآنِ کریم کی تعلیم پر عمل کرنے والے ہوں۔

لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ہمیں بھی فرماتے ہیں کہ:

''قرآنِ شریف پر تدبر کرو۔ اس میں سب کچھ ہے۔ نیکیوں اور بدیوں کی تفصیل ہے اور آئندہ زمانہ کی خبریں ہیں وغیرہ۔ بخوبی سمجھ لو کہ یہ وہ مذہب پیش کرتا ہے جس پر کوئی اعتراض نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ اس کے برکات اور ثمرات تازہ بتازہ ملتے ہیں۔ انجیل میں مذہب کو کامل طور پر بیان نہیں کیا گیا۔ اُس کی تعلیم اُس زمانہ کے حسبِ حال ہو تو ہو لیکن وہ ہمیشہ اور ہر حالت کے موافق ہرگز نہیں۔ یہ فخر قرآنِ مجید ہی کو ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُس میں ہر مرض کا علاج بتایا ہے اور تمام قویٰ کی تربیت فرمائی ہے اور جو بدی ظاہر کی ہے اُس کے دُور کرنے کا طریق بھی بتایا ہے۔ اس لئے قرآنِ مجید کی تلاوت کرتے رہو اور دعا کرتے رہو اور اپنے چال چلن کو اس کی تعلیم کے ماتحت رکھنے کی کوشش کرو۔'' (ملفوظات جلد 5 صفحہ 102۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس یہ وہ نصیحت ہے جو ہمیں بھی ہے۔ صرف غیروں کو نہیں دیکھنا۔ کیونکہ ہم نے بھی قرآنِ کریم پر عمل کرنا ہے۔ قرآنِ کریم کی تعلیم کو اپنے اوپر لاگو کرنا ہے۔ اس تعلیم کے ماتحت اپنے آپ کو رکھنے کی کوشش کرنی ہے تاکہ ہماری دنیا اور عاقبت سنور سکے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم اس عظیم کتاب کی تعلیم کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنا کر خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والے بن سکیں اور یہ رمضان ہمیں پہلے سے بڑھ کر قرآنِ کریم کا علم و عرفان عطا کرنے والا بھی ہو اور خدا تعالیٰ کا قرب دلانے والا بھی ہو۔

☆......☆......☆

خلیفہ کی آواز ہر احمدی سنے

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:۔

''ہر خطبہ جو میں پڑھتا ہوں ہر تقریر جو میں کرتا ہوں ہر تحریر جو میں لکھتا ہوں اسے ہر احمدی اس نظر سے دیکھے کہ وہ ایک ایسا طالب علم ہے جسے ان باتوں کو یاد کر کے ان کا امتحان دینا ہے اور ان میں جو عمل کرنے کیلئے ہیں ان کا عملی امتحان اس کے ذمہ ہے.... پھر جب پڑھ چکے تو سمجھے کہ اب میں استاد ہوں اور دوسروں کو سکھانا میرا فرض ہے۔'' (خطبات شوری جلد ۲ صفحہ نمبر ۲۱ بسلسلہ فیصلہ جات مجلس شوریٰ ۲۰۱۳)

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

ZUBER ENGINEERING WORK
زبیر احمد شحنہ
(الیس اللہ بکافٍ عبدہ)
Body Building All Types of Welding and Grill Works
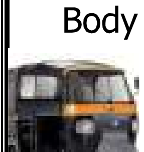
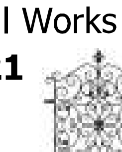
Cell: 09886083030, 09480943021
HK Road- YADGIR-585201
Distt. Gulbarga (KARNATKA)

Love For All Hatred For None
SPARSH INFO SOLUTIONS PVT. LTD.
Employee Background Verification Company, Bangalore
Mob.: 9900077866, Website: www.sparshinfo.co.in
DIRECTOR VALIYUDDIN K
"FOR FIELD EXECUTIVE JOBS CONTACT US"

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ جرمنی 2013ء

بیت السبوح فرینکفرٹ میں واقفین نو بچوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ کلاس

❁... جامعہ احمدیہ کے قیام، اس کی غرض وغایت، جامعہ میں پڑھائے جانے والے علوم اور عمومی تعارف سے متعلق مضامین۔

❁... واقفین نو بچوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ مجلس سوال وجواب۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی پرشفقت رہنمائی اور اہم نصائح۔

❁... تقریب آمین۔ ❁... انفرادی وفیملی ملاقاتیں۔

(جرمنی میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

قسط: سوم

23 جون بروز اتوار 2013ء

واقفین نَو بچوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کلاس

اس کے بعد پروگرام کے مطابق واقف نو بچوں کی کلاس شروع ہوئی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم طلحہ کاہلوں نے کی اور اس کا اردو ترجمہ عزیزم لقمان ثاقب نے پیش کیا۔

❁... بعد ازاں عزیزم مبرور احمد خان نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی درج ذیل حدیث مبارکہ پیش کی۔

''حضرت معاویہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کو اللہ تعالیٰ بھلائی اور ترقی دینا چاہتا ہے اس کو دین کی سمجھ دے دیتا ہے۔''

(صحیح بخاری۔ کتاب العلم)

❁... اس کے بعد عزیزم راحیل احمد نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا درج ذیل اقتباس پیش کیا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''دین کو دنیا پر مقدم رکھنا نہایت مشکل امر ہے۔ کہنے کو تو انسان کہہ لیتا ہے اور اقرار بھی کر لیتا ہے مگر اس کا پورا کرنا ہر ایک کا کام نہیں۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھنا اس طرح سے پہچانا جاتا ہے کہ جب انسان کا دنیوی مال میں نقصان ہو تو کس قدر درد اس کے دل کو پہنچتا ہے اور اس کے بالمقابل جب کسی دینی امر میں نقصان ہو جائے تو پھر کس قدر درد اس کے دل کو ہوتا ہے۔ انسان کو چاہئے کہ اس شناخت کے واسطے اپنے دل کو ہی ترازو بنائے کہ دنیاوی نقصان کے واسطے وہ کس قدر بے قرار ہوتا ہے اور چیختا چلّاتا ہے اور پھر دینی نقصان کے وقت اس کا کیا حال ہوتا ہے؟ بد ہے وہ شخص جو دوسرے کو دھوکا دیتا ہے مگر بدتر ہے وہ جو اپنے آپ کو بھی دھوکا دیتا ہے۔ دین کو مقدم نہیں کرتا اور خیال کرتا ہے کہ میں دین کو مقدم کئے ہوئے ہوں۔ وہ سچے طور پر خدا تعالیٰ کا فرمانبردار نہیں بنا اور ظن کرتا ہے کہ میں مسلمان ہوں۔ جو شخص دوسرے پر ظلم کرتا ہے ممکن ہے کہ وہ ظلم کر کے بھاگ جائے گا اور اس طرح اپنے آپ کو بچائے۔ مگر وہ جس نے اپنی جان پر ظلم کیا وہ کہاں بھاگ کر جائے گا اور اس ظلم کی سزا سے کس طرح بچ سکے گا۔ مبارک ہے وہ جو دین کو اور خدا تعالیٰ کو سب چیزوں پر مقدم رکھتا ہے کیونکہ خدا بھی اسے مقدم رکھتا ہے۔''

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 234-235)

بعد ازاں عزیزم کلیم احمد سلیم نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا منظوم کلام

غم اپنے دوستوں کا بھی کھانا پڑے ہمیں
اغیار کا بھی بوجھ اٹھانا پڑے ہمیں

خوش الحانی سے پیش کیا۔

جامعہ احمدیہ ایک تعارف

❁... اس کے بعد عزیزم دانیال تصوّر، نعمان احمد خان اور مشہود احمد ادیب نے جامعہ احمدیہ کے قیام، غرض و غایت، جامعہ میں پڑھائے جانے والے علوم اور دوسرے پروگرام اور جامعہ کی اہمیت وضرورت پر مشتمل مضامین پیش کئے۔

سب سے پہلا مضمون عزیزم دانیال تصوّر نے **''حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کرنے کے بارہ میں ارشادات''** پر مشتمل پیش کیا۔

سیدنا وامامنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 18 جنوری 2013ء کے خطبۂ جمعہ میں واقفین نو کو مخاطب فرماتے ہوئے خاص طور پر جامعہ احمدیہ میں دینی تعلیم حاصل کرنے کی طرف متوجہ کیا۔ پیارے آقا نے فرمایا:

''دین کی تعلیم کے لئے جو جماعتی دینی ادارے ہیں اُن میں جانا ضروری ہے۔ جامعہ احمدیہ میں جانے والوں کی تعداد واقفینِ نَو میں کافی زیادہ ہونی چاہئے۔۔۔ ہمارے سامنے تو تمام دنیا کا میدان ہے۔ ایشیا، افریقہ، یورپ، امریکہ، آسٹریلیا، جزائر، ہر جگہ ہم نے پہنچنا ہے۔ ہر جگہ ہر براعظم میں نہیں، ہر ملک میں نہیں، ہر شہر میں نہیں بلکہ ہر قصبہ میں، ہر گاؤں میں، دنیا کے ہر فرد تک اسلام کے خوبصورت پیغام کو پہنچانا ہے۔ اس کے لئے چند ایک مبلغین کام کو انجام نہیں دے سکتے۔''

فرمایا: ''تبلیغ کا کام بہت وسیع کام ہے۔ اور یہ باقاعدہ تربیت یافتہ مبلغین سے ہی زیادہ بہتر طور پر ہوسکتا ہے۔ اس لئے واقفینِ نَو کو زیادہ سے زیادہ یا واقفینِ نَو کی زیادہ سے زیادہ تعداد کو جامعہ احمدیہ میں آنا چاہئے۔ جبکہ جو اعداد وشمار مَیں نے بتائے ہیں، اس سے تو ہم ہر ملک کے ہر علاقے میں جیسا کہ میں نے کہا مستقبل قریب کیا بلکہ دُور میں بھی ہر جگہ مبلغ نہیں بٹھا سکتے۔ اور جب تک کل وقتی معلمین اور مبلغین نہیں ہوں گے انقلابی تبدیلی اور انقلابی تبلیغی پروگرام بہت مشکل ہے۔''

''بچوں میں وقفِ نَو ہونے کی جو خوشی ہوتی ہے بچپن میں تو اُس کا اظہار بہت ہو رہا ہوتا ہے۔ لیکن اس یورپی معاشرے میں ماں باپ کی صحیح توجہ نہ ہونے کی وجہ سے، دنیاوی تعلیم سے متاثر ہوجانے کی وجہ سے یا اپنے دوستوں کی مجلسوں میں بیٹھنے کی وجہ سے جامعہ کے بجائے دوسرے مضامین پڑھنے کی طرف توجہ زیادہ ہوتی ہے۔ بعض بچپن میں تو کہتے ہیں جامعہ میں جانا ہے۔ لیکن جی سی ایس سی (GCSC) پاس کرتے ہیں، سیکنڈری سکولز پاس کرتے ہیں تو پھر ترجیحات بدل جاتی ہیں۔''

''جامعہ احمدیہ میں آنے والوں کی تعداد جرمنی میں بھی اور یوکے میں بھی بہت کم ہے۔ ان دونوں جامعات میں یورپ کے دوسرے ملکوں سے بھی طالب علم آتے ہیں، اس طرح تو یہ تعداد اور بھی کم ہو جاتی ہے۔۔۔ جماعتیں مبلغین اور مربیان کا مطالبہ کرتی ہیں تو پھر واقفینِ نَو کو جامعہ میں پڑھنے کے لئے تیار بھی کریں۔''

''مَیں دوبارہ اس طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ دنیا میں دین کے پھیلانے کے لئے دینی علم کی ضرورت ہے اور یہ علم سب سے زیادہ ایسے ادارہ سے ہی مل سکتا ہے جس کا مقصد ہی دینی علم سکھانا ہو۔ اور یہ ادارہ جماعت احمدیہ میں جامعہ احمدیہ کے نام سے جانا جاتا ہے۔''

جامعہ احمدیہ میں حاصل کی جانے والی تعلیم کے بارہ میں پیارے آقا نے فرمایا: ''جہاں تک پڑھائی کا سوال ہے، جو علم دیا جارہا ہے، وہ بہت وسیع علم ہے جو جامعہ کے طلباء اللہ تعالیٰ کے فضل سے حاصل کر رہے ہیں۔''

اب آپ کے سامنے ان مضامین اور علوم کا ایک جائزہ پیش کیا جائے گا جو جامعہ احمدیہ میں پڑھائے جاتے ہیں۔

❁... اس کے بعد دوسرا درج ذیل مضمون جو **''جامعہ احمدیہ میں پڑھائے جانے والے علوم''** کے تعارف پر مشتمل تھا۔ عزیزم نعمان احمد خان نے پیش کیا۔

یہ خدا تعالیٰ کا خاص فضل و احسان ہے کہ اس نے ہمیں اس خاص زمانے میں پیدا کیا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق وہ حَکم و عدل امام الزماں تشریف لائے جنہوں نے ایمان کو ثریّا ستارے سے اتار کر دوبارہ دنیا میں قائم کیا۔ وہ قرآنی تعلیم جس پر مرورِ زمانہ کے ساتھ دھول پڑ گئی تھی اسے اس کی اصل حالت میں ہمیں دکھایا اور سکھایا۔ پھر یہ بھی ہماری خوش نصیبی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد بھی خلافت کی برکت سے وہی تعلیم اپنی اصل حالت میں جاری ہے اور جامعہ احمدیہ وہ عظیم درسگاہ ہے جس میں اس تعلیم کو پڑھایا اور سکھایا جاتا ہے۔ آج دنیا بھر میں کوئی بھی ایسی درسگاہ نہیں ہے جس میں اسلام کی ایسی صحیح اور سچی تعلیم دی جاتی ہو۔ آج اسلام کی حقیقی تعلیم صرف اور صرف اس زمانہ کے حَکم و عدل امام مہدی و مسیح موعود علیہ السلام کی قائم فرمودہ درسگاہ سے ہی حاصل کی جا سکتی ہے۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے جامعہ احمدیہ کی تعلیم دوسری یونیورسٹیوں کی تعلیم سے کسی لحاظ سے بھی کم نہیں، اور یہ ہو بھی کیسے سکتا ہے کہ جہاں خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ امام الزماں اور سلطان القلم کی جاری کردہ تعلیم خلیفۂ وقت کی براہ راست نگرانی میں سکھائی جاتی ہو وہ کسی بھی لحاظ سے دوسرے کسی ادارے سے کم ہو۔ جامعہ احمدیہ کا نصاب دینی علوم کے ساتھ ساتھ دنیاوی علوم بھی اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔ اور یہ ایک ایسی بنیاد فراہم کرتا ہے کہ جس کے اوپر جس ڈیزائن کی عمارت تعمیر کرنا چاہیں مضبوط اور خوبصورت ہوگی۔ جماعت کو جہاں جہاں اور جس جس فیلڈ میں ضرورت محسوس ہوئی وہاں وہاں جامعہ سے فارغ ہونے والے مربیانِ سلسلہ نے اس اعلیٰ قابلیت کا مظاہرہ بھی کیا۔ کئی مربیان نے نہ صرف مختلف زبانیں سیکھیں بلکہ ان میں سے بعض نے پی ایچ ڈی بھی کی۔ اسی طرح کئی مربیان نے بعد ازاں اعلیٰ دنیاوی تعلیم بھی مکمل کی۔

اب میں آپ کی خدمت میں اس عظیم درسگاہ میں سکھائے جانے والے علوم کا مختصر جائزہ رکھتا ہوں کہ یہاں کیا کیا پڑھایا جاتا ہے۔ جامعہ کا کورس سات سالوں پر محیط ہے۔ اور ہر سال میں دو سمیسٹر ہوتے ہیں۔ سات سال مکمل کرنے کے بعد پاس ہونے والے مربیان و مبلغین کو ''شاہد'' کی ڈگری دی جاتی ہے۔ دنیا بھر کے تمام جامعات کا نصاب اور طریقۂ تعلیم ایک جیسا ہے اور براہ راست خلیفۂ وقت کی زیر نگرانی تیار کیا جاتا ہے۔ اسی طرح امتحانات بھی انٹرنیشنل سٹینڈرڈ کے مطابق ہوتے ہیں اور حضورِ اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بذاتِ خود ہر طالبِ علم کے رزلٹ کا جائزہ لیتے اور اس کی منظوری عطا فرماتے ہیں۔

جامعہ کے نصاب میں قرآن کریم ناظرہ، باترجمہ، تفاسیر، حدیث، فقہ، تاریخ، سیرت، کلام، تصوف، موازنۂ مذاہب کے علاوہ مختلف زبانیں بھی شامل ہیں۔ اسی طرح سلطان القلم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر فرمودہ کتب کا مطالعہ بھی نصاب کا لازمی حصہ ہے۔

آیئے اب سال وائز جائزہ لیتے ہیں کہ ہر کلاس میں کیا پڑھا جاتا ہے۔

جامعہ کے پہلے دو سالوں میں قرآن کریم ناظرہ اور کچھ حصہ ترجمہ کے علاوہ زیادہ تر زبانوں پر توجہ دی جاتی ہے۔ اردو اور عربی پر خصوصاً توجہ دی جاتی ہے۔ اسی طرح جرمن اور انگلش بھی پڑھائی جاتی ہیں۔ جرمنی میں داخلے کے وقت کئی طلباء کو اردو لکھنی پڑھنی نہیں آتی لیکن پہلے دو سالوں میں خدا کے فضل سے تقریباً تمام طلباء اردو لکھ بھی سکتے ہیں اور پڑھ بھی سکتے ہیں۔ اسی طرح طلباء مختلف موضوعات پر عربی، اردو اور انگلش میں تقاریر کی پریکٹس بھی کرتے ہیں۔

جامعہ کے تیسرے سال میں کچھ مزید مضامین کا اضافہ ہوجاتا ہے۔ مثلاً قرآن کریم کا ترجمہ، حدیث، تاریخ وسیرت، کلام وغیرہ۔ جبکہ عربی، اردو، انگلش اور جرمن زبانیں بھی ساتھ ساتھ جاری رہتی ہیں۔

چوتھے اور پانچویں سال میں کچھ اور مضامین کا اضافہ بھی ہوجاتا ہے۔ جیسے تفسیر القرآن (اس میں تفسیر کبیر اور تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علاوہ گزشتہ مفسرین کی تفاسیر بھی پڑھائی جاتی ہیں۔) موازنہ مذاہب (اس میں عیسائیت، یہودیت، ہندوازم، سکھ ازم، بدھ ازم، بہائیت جیسے مذاہب کا تعارف اور ان کے بنیادی عقائد کے بارہ میں پڑھایا جاتا ہے۔ نیز ان مذاہب کی تعلیم کا اسلام کی تعلیم سے موازنہ کیا جاتا ہے۔) اس کے علاوہ تاریخ اور تصوف وغیرہ شامل ہیں۔

چھٹے سال میں بعض اور مضامین جیسے فقہ احمدیہ اور فارسی زبان وغیرہ شامل ہوجاتے ہیں۔

ساتویں اور آخری سال میں ایک سمیسٹر میں پڑھائی ہوتی ہے۔ اور دوسرے سمیسٹر میں طلباء کو ایک تحقیقی مقالہ لکھنے کے لئے دیا جاتا ہے۔ ہر طالب علم کو جامعہ احمدیہ کے آخری سال میں ایک تحقیقی مقالہ لکھنا ہوتا ہے۔ جس کا عنوان بعد از منظوری حضرت خلیفۃ المسیح چوتھے سال میں ہی ہر طالبعلم کو دے دیا جاتا ہے۔ اس مقالے کا ایک نگران اور ایک چیک کرنے والا مقرر کیا جاتا ہے۔ مقالہ لکھتے ہوئے طالبعلم کو راہنمائی کے لئے مستقل اپنے نگران مقالہ سے رابطہ رکھنا ہوتا ہے۔ ہر طالبعلم کا اس مقالہ کے بارہ میں ایک بورڈ تفصیلی انٹرویو لیتا ہے۔ دوسرے مضامین کے ساتھ ساتھ طالبعلم کو مقالہ میں بھی پاس ہونا لازمی ہوتا ہے۔

نارمل پڑھائی کے ساتھ ساتھ طلباء کو قرآن کریم کے بعض مخصوص حصے حفظ کرنا ہوتے ہیں اسی طرح بعض احادیث، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض عربی قصائد، عرب شعراء کے بعض قصائد، ضرب الامثال اور چند دعائیں وغیرہ ہر طالبعلم کو ہر سال کے ہر سمیسٹر کے آخر پر یاد کرنا ضروری ہوتے ہیں۔ اسی طرح لازمی مطالعہ میں روحانی خزائن، خلفاء حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض مخصوص کتب و تفاسیر، اسی طرح گزشتہ تفاسیر جیسے کشّاف، تفسیر ابن کثیر وغیرہ۔ اسی طرح بعض عربی ادب کی کتب، تاریخ وغیرہ۔ ان تمام کتب کا مطالعہ کرنا ضروری ہوتا ہے۔

تعلیم کے ساتھ ساتھ جسمانی صحت کا بھی خیال رکھا جاتا ہے اور ہر روز سپورٹس ہوتی ہیں جس میں ہر طالب علم کو روزانہ ایک گھنٹہ لازمی کھیلنا ہوتا ہے۔

طلباء میں مسابقت کی روح پیدا کرنے کے لئے مختلف علمی و ورزشی مقابلہ جات کروائے جاتے ہیں۔ جس کے لئے مجلسِ علمی اور مجلسِ صحت قائم ہیں۔ طلباء میں سے ہی ان مجالس کے صدر اور سیکریٹری مقرر ہوتے ہیں۔ یہ مجالس باقاعدگی سے علمی اور ورزشی مقابلہ جات کرواتی ہیں جس میں طلباء بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔

سات سالہ تعلیم کے دوران چونکہ تمام طلباء جامعہ کے ہوسٹل میں رہتے ہیں اس طرح انہیں اپنی روحانی تربیت کے مواقع ملتے رہتے ہیں۔ جس میں صبح تہجد ادا کرنا، پنجوقتہ نمازیں باجماعت ادا کرنا، باقاعدگی سے تلاوتِ قرآن کریم کرنا، مطالعہ کتب کرنا اور اس طرح پورا دن ایک مقررہ ٹائم ٹیبل کے مطابق گزارنا۔

شاہد کا امتحان سات سال کے کورس میں سے ہوتا ہے۔ اور یہ امتحان وکالت تعلیم لیتی ہے۔ پیپرز جامعہ احمدیہ کے اساتذہ کے علاوہ دوسرے جامعات کے اساتذہ؛ جماعت کے ناظران، وکلاء ومربیان سے بھی تیار کروائے جاتے ہیں۔ اور چیکنگ بھی وکالت تعلیم کے تحت ہوتی ہے۔ اور جیسا کہ خاکسار نے عرض کیا کہ رزلٹ کی آخری منظوری حضرت خلیفۃ المسیح فرماتے ہیں۔

اس طرح جامعہ دنیاوی سٹینڈرڈز کے لحاظ سے بھی کسی یونیورسٹی کے معیار سے کم نہیں اور دینی اور روحانی لحاظ سے تو کوئی یونیورسٹی اس کی گرد کو بھی نہیں پہنچ سکتی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اس عظیم درسگاہ سے تعلیم حاصل کر کے اسلام احمدیت کی اعلیٰ خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

❁... بعد ازاں **''جامعہ احمدیہ کی اہمیت اور ضرورت''** کے عنوان پر مشتمل درج ذیل مضمون عزیزم مشہود احمد ادیب نے پیش کیا۔

جامعہ احمدیہ جیسی عظیم درسگاہ سو سال سے زائد عرصے سے اسلام احمدیت کے پیغام کو پوری دنیا میں پہنچانے کے لئے مبلغین اور مربیان کو تیار کر رہی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود اپنے مبارک ہاتھوں سے نونہالانِ جماعت کی تعلیم وتربیت اور اسلام کی صحیح ہدایت اور خوبیاں سکھانے کے لئے ایک مدرسہ 3 جنوری 1898ء میں قائم فرمایا اور اس کا نام مدرسہ تعلیم الاسلام رکھا گیا جو 1903ء میں کالج بن گیا۔ 1905ء میں دو عظیم بزرگوں حضرت مولوی عبد الکریم ؓ اور حضرت برہان الدین جہلمی ؓ کی وفات کے بعد پیدا ہونے والے خلا کو پُر کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس مدرسہ میں جنوری 1906ء میں دینیات کی شاخ کھولی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس سلسلہ میں فرمایا: ''مدرسہ کی سلسلۂ جنبانی کی بھی اگر کوئی غرض ہے تو یہی ہے۔ اس لئے میں نے کہا تھا کہ اس کے متعلق غور کیا جائے کہ یہ مدرسہ اشاعت اسلام کا ایک ذریعہ ہو اور اس سے ایسے عالم اور زندگی وقف کرنے والے لڑکے نکلیں جو دنیا کی نوکریوں اور مقاصد کو چھوڑ کے خدمت دین کو اختیار کریں......۔ ایک طرف ضرورت ہے ایسے لوگوں کی جو عربی اور دینیات میں توغّل رکھتے ہوں (یعنی پوری مشق رکھتے ہوں) اور دوسری طرف ایسے لوگوں کی بھی ضرورت ہے جو آجکل کے طرزِ مناظرات میں پکے ہوں۔ علومِ جدیدہ (یعنی نئے علوم) سے بھی واقف ہوں۔ کسی مجلس میں کوئی سوال پیش آجائے تو جواب دے سکیں اور کبھی ضرورت کے وقت عیسائیوں سے یا کسی اور مذہب والوں سے انہیں اسلام کی طرف سے مناظرہ کرنا پڑے تو ہتک کا باعث نہ ہوں بلکہ وہ اسلام کی خوبیوں اور کمالات کو پُر زور اور پُر شوکت الفاظ میں ظاہر کر سکیں......۔ میں جب اسلام کی حالت کو مشاہدہ کرتا ہوں تو میرے دل پر چوٹ لگتی ہے اور دل چاہتا ہے کہ ایسے لوگ میری زندگی میں تیار ہو جائیں جو اسلام کی خدمت کر سکیں......۔ چند سال میں ایسے نوجوان نکل آویں جن میں علمی قابلیت ہو اور وہ غیر زبان کی واقفیت بھی رکھتے ہوں اور پورے طور پر تقریر کر کے اسلام کی خوبیاں دوسروں کے ذہن نشین کر سکیں۔

(ملفوظات جلد چہارم از صفحہ 618)

1909ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل ؓ نے مدرسہ احمدیہ کی بنیاد رکھی۔ یہ مدرسہ احمدیہ ترقی کرتے کرتے 1928ء میں عربی کالج کی شکل اختیار کر گیا۔ 20 مئی 1928ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ؓ نے جامعہ احمدیہ کا باقاعدہ افتتاح فرمایا۔ اس کے افتتاح کے موقع پر حضرت مصلح موعود ؓ نے فرمایا: ''بظاہر یہ باتیں خواب وخیال نظر آتی ہیں مگر ہم اس قسم کی خوابوں کا پورا ہونا اتنی بار دیکھ چکے ہیں کہ دوسرے لوگوں کو ظاہری باتوں کے پورے ہونے پر جس قدر اعتماد ہے اس سے بڑھ کر ہمیں ان خوابوں کے پورے ہونے پر یقین ہے......۔ ابھی تو ہم اس کی بنیاد رکھ رہے ہیں......آج وہ خیال پورا ہو رہا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے امید ہے کہ یہی چھوٹی سی بنیاد ترقی کر کے دنیا کے سب سے بڑے کالجوں میں شمار ہوگی۔''

(تاریخ احمدیت جلد 6 از صفحہ 28)

آج ہم وہ خواب حقیقت کے روپ میں دیکھ رہے ہیں۔ آج نہ صرف یہ جامعات قادیان اور ربوہ میں جماعت کی بھرپور خدمت بجالا رہے ہیں بلکہ اور کئی ممالک یعنی غانا، انڈونیشیا، کینیڈا، برطانیہ اور جرمنی میں بھی ان کا باقاعدہ قیام عمل میں آچکا ہے۔

20 اگست 2008ء کو جرمنی میں جامعہ احمدیہ کا افتتاح فرماتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

''انشاء اللہ دنیا میں جامعات کھلتے چلے جائیں گے جہاں دینی علم حاصل کرنے والے پیدا ہوتے چلے جائیں گے۔ آئندہ ضرورت کے پیشِ نظر ہوسکتا ہے کہ جب تعداد بڑھے تو یورپ کے اور ملکوں میں بھی جامعہ کھلیں۔ امریکہ، کینیڈا اور ساؤتھ امریکہ وغیرہ کے علاقوں میں اور جامعہ کھلیں۔ جزائر میں جامعات کھلیں۔ تو یہ تو کھلتے چلیں جائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور دین کے خادم پیدا ہوتے چلے جائیں گے۔''

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ نے ایک مرتبہ فرمایا:

''دیکھو مَیں آدمی ہوں اور جو میرے بعد ہوگا وہ بھی آدمی ہی ہوگا۔ جس کے زمانے میں فتوحات ہوں گی وہ اکیلا سب کو نہیں سکھا سکے گا۔ تم ہی لوگ ان کے معلّم بنو گے۔ پس اس وقت تم خود سیکھو تا ان کو سکھا سکو۔ خدا تعالیٰ نے فیصلہ کر دیا ہے کہ تم لوگ دنیا کے لئے پروفیسر بنا دیئے جاؤ گے۔ اس لئے تمہارے لئے ضروری ہے اور بہت ضروری ہے کہ تم خود پڑھو تا آنے والوں کے لئے استاد بن سکو۔ اگر تم نے خود نہ پڑھا تو ان کو کیا پڑھاؤ گے۔'' (انوار خلافت)

نیز فرمایا: ''زندگی کی علامت یہ ہے کہ تم میں سے ہر شخص اپنی جان لے کر آگے آئے اور کہے کہ اے امیر المومنین! یہ خدا اور اس کے رسول اور اس کے دین اور اس کے اسلام کے لئے حاضر ہیں۔ جس دن سے تم نے محض دل میں ہی یہ نہ سمجھ لیا بلکہ اس کے مطابق کام بھی شروع کر دیا اُس دن تم کہہ سکو گے کہ تم زندہ جماعت ہو۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 11 جنوری 1935ء)

سیدی پیارے آقا! حضور نے خطبہ جمعہ فرمودہ 18 جنوری 2013ء میں اس بات کا ذکر فرمایا تھا کہ جرمنی سے کسی نے جامعہ احمدیہ کے طریق تعلیم پر سے اعتراض اٹھایا ہے۔ سیدی جان سے پیارے آقا! ہم جرمنی کے تمام واقفین نو اس اٹھائے جانے والے اعتراض پر شرمندہ ہیں اور پیارے آقا سے معافی کے خواستگار ہیں۔ اور ایک بار پھر اس بات کا عہد کرتے ہیں کہ ہمارے جان، مال، وقت اور عزت ہر لحہ خلیفۂ وقت کے قدموں میں حاضر ہیں۔ پیارے آقا ہمیں جب اور جہاں بھی جانے کا ارشاد فرمائیں گے ہم پورے شرح صدر کے ساتھ وہاں جانے میں اپنی سعادت سمجھیں گے۔ حضور پُر نور سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ ہمیں ہمیشہ اپنے عہدوں کو پورا کرنے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین ثم آمین۔

☆☆☆

❁... اس کے بعد ملک اویس احمد نے ''جامعہ احمدیہ'' کے حوالہ سے درج ذیل نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

آسماں کے بول سے لکھی کتاب جامعہ
نور میں ڈھلتا گیا پھر آفتابِ جامعہ
تو ہمیشہ قائم و دائم رہے اس شان سے
ایک دنیا فیض پائے تجھ سے آبِ جامعہ
روح کی بنجر زمینیں تَر کریں گے نور سے
گود سے تیری جو نکلے ہیں سحاب جامعہ
واقفین نَو کی خوشبو پھیل جائے ہر طرف
ساری دنیا میں یہ پھیلائیں گلابِ جامعہ
تم سے دکھلائے خدا تعبیر ایسی شان سے
جیسے دیکھا مہدیٔ دوراں نے خواب جامعہ

❁... اس نظم کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے واقف نو بچوں سے دریافت فرمایا کہ جو امسال جامعہ احمدیہ میں داخلہ لینا چاہتے ہیں وہ ہاتھ کھڑا کریں۔ اسی طرح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دریافت فرمانے پر جو بچے آئندہ سال اور پھر اس سے اگلے سال جامعہ احمدیہ میں داخلہ لینے کے خواہشمند تھے انہوں نے اپنے ہاتھ کھڑے کئے۔

❁... اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** جامعہ جرمنی میں ہر سال جرمنی سے کم از کم بیس طلباء داخل ہونے چاہئیں۔ آپ کی جو ضروریات ہیں، جو تقاضے ہیں، وہ پورے کرنے ہیں تو پھر کم از کم اتنی تعداد ہونی ضروری ہے۔

حضور انور نے فرمایا: جو طلباء اس وقت Real میں ہیں اور Abitur میں ہیں وہ اس بارہ میں سوچیں۔ صرف وقف نو کا ٹائٹل لگا کر سافٹ وئیر انجینئرنگ، کمپیوٹر سائنس میں جانے کی بجائے **پہلی ترجیح جامعہ میں جانے کی ہونی چاہئے۔** اس کے بعد ڈاکٹرز، انجینئرز یا کسی دوسری فیلڈ میں جانے کا سوچیں۔ دنیاداری کی طرف سوچیں زیادہ لگ گئی ہیں۔

Prop. Md. Mustafa Late Abdul Qadeer Laadji Yadgir (K.A)
09845924940, 09986253320

BHARAT BATTERIES
SHAHPUR-KARNATAKA
Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES
Spl: In: All kinds of Batteries
Opp. Bajaj Show Room, B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Yadgir, Karnataka

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
Own your Plot/ Home in Qadian Darul Aman
وسّع مکانک
الہام حضرت مسیح موعودؑ
ALLADIN BUILDERS
Please contact for quality construction works in Qadian
Khalid Ahmad Alladin
#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA
Phones: +91 7837211800, +91 8712890678
Email: khalid@alladinbuilders.com, Please visit us at : www.alladinbuilders.com

واقفین نو بچوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ مجلس سوال و جواب

اس کے بعد حضور انور نے بچوں کو سوالات کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔

...ایک واقفِ نو نے سوال کیا کہ بعض اوقات جب بچہ ابتدائی دور میں ہو، یعنی cells کی حالت میں ہو تو میڈیکل ریسرچ کے لئے اس پر کچھ تجربات کئے جاتے ہیں۔ اس بارہ میں اسلام کی کیا تعلیم ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا اگر یہ تجربات اس دنیا کو فائدہ پہنچانے کے لئے ہیں کہ آئندہ جو بچے پیدا ہوں گے، ان میں pregnancy کے دوران جو مسائل پیدا ہو سکتے ہیں، ان کا پتہ چل جائے۔ اس لحاظ سے یہ تجربہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ لیکن اگر وہ ماں کے پیٹ میں چلا جاتا ہے اور جسم کی growth شروع ہو جاتی ہے تو اس وقت اس کو مارنا جائز نہیں ہے۔

...ایک واقفِ نو نے سوال کیا کہ جب امام نماز پڑھا رہا ہو، مثلاً تین رکعات کی بجائے دو پڑھا دے تو کیا کرنا چاہئے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا ''سُبۡحَانَ اللّٰہ'' ایک دفعہ کہہ دو۔ اگر امام نے سن لیا تو ٹھیک ہے۔ نہیں تو خاموش رہو اور بار بار نہ کہو۔ یہ نہیں کہ پہلے پہلی صف اور پھر دوسری صف والے ''سبحان اللہ'' کہنا شروع ہو جائیں اور پھر تیسری صف شروع کر دے۔ اس طرح بار بار کے کہنے سے امام کو بھول ہی جاتا ہے کہ میں نے کرنا کیا ہے، کیا غلطی ہو گئی ہے، وہ نماز میں کچھ کہہ نہیں سکتا، کچھ کہنے کی اجازت نہیں ہے۔ تو اسلئے ایک دفعہ سُبۡحَانَ اللّٰہ کہنا کافی ہے۔ امام کو سمجھ آ گیا تو ٹھیک ہے، نہیں یاد آتا تو خاموش رہو اور جب امام سلام پھیر دے تو اس کو یاد کروا دو کہ آپ نے دو رکعتیں پڑھی تھیں، پوری تین رکعات نہیں پڑھ سکے۔ تو امام سلام پھیرنے کے بعد پھر کھڑا ہو گا اور ایک رکعت پڑھا دے گا۔ سارے اس کے ساتھ پڑھیں گے اور رکعت کے بعد جب سلام پھیرنے لگے تو اس سے پہلے سجدہ سہو کے دو سجدے کرے گا اور سلام پھیر دے گا۔ بس ایک دفعہ امام کو یاد کروا دو۔ بعض دفعہ امام confuse بھی ہو جاتے ہیں۔ مجھے بھی بعض دفعہ لوگ ''سُبۡحَانَ اللّٰہ'' اس طرح کہنے لگتے ہیں کہ پتہ ہی نہیں لگتا کہ غلطی کیا کی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: ایک دفعہ ایسا اتفاق ہو چکا ہے کہ کوئی کچھ نہیں بولا اور میں نے دو رکعات مغرب کی نماز کے بعد سلام پھیر دیا تو پھر نمازیوں نے کہا کہ آپ نے تو دو رکعتیں پڑھی ہیں۔ میں نے کہا ٹھیک ہے، پھر ایک رکعت اور پڑھ لیتے ہیں۔ تو یہ ہو جاتا ہے، ہر ایک سے ہو جاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایک دفعہ چار کی بجائے پانچ رکعات پڑھا دی تھیں۔ صحابہؓ نے کچھ نہیں کہا۔ بعد میں کسی نے کہا کہ کیا نماز کے بارے میں نیا حکم آ گیا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ نہیں۔ تو کہا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو پانچ رکعتیں پڑھی ہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے ''سُبۡحَانَ اللّٰہ'' کہہ کر یاد کروا دینا تھا۔ بھول تو ہر ایک سکتا ہے۔ لیکن اگر امام کو یاد آ جائے تو ٹھیک ہے ورنہ وہ سلام پھیرنے کے بعد نماز کا جو حصہ رہ گیا ہے، وہ پورا کر لے گا۔

...ایک واقفِ نو نے سوال کیا کہ میں سول انجینئرنگ کر رہا ہوں اور اگلے سال انشاء اللہ مکمل ہو جائے گی۔ کیا میں اب ماسٹرز کر سکتا ہوں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: بالکل کر لو، لیکن کس چیز میں کرو گے؟

اس پر واقفِ نو نے عرض کی کہ سول انجینئرنگ میں کنسٹرکشن میں سپیشلائزیشن کرنی تھی۔ مسجدیں اور بلڈنگز وغیرہ بنانی ہوتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: اچھی بات ہے کریں۔ جرمنی میں جو مسجدیں پانچ سال میں بنانی تھیں اس میں سے ابھی بیس سالوں میں پچاس بھی نہیں بنیں۔ ابھی بہت وقت ہے اور انشاء اللہ آئندہ بھی بناتے رہنا ہے۔ ایسا ڈیزائن کرو، جو سستا بھی ہو۔ بلکہ یہ بھی ریسرچ کرنی چاہئے کہ کون سے material استعمال کئے جائیں، جو دیرپا بھی ہوں۔ ابھی یہ pre fabricated material استعمال کر رہے ہیں جس سے مسجدوں کی cost آدھی رہ گئی ہے۔ لیکن مزید دیکھنا چاہئے کہ اس کی مضبوطی کیسی ہے، لائف کتنی ہے؟ اور مزید ریسرچ بھی کرنی چاہئے کہ کس طرح ہم کم خرچ پر زیادہ سے زیادہ مسجدیں بنا سکتے ہیں۔

...ایک واقفِ نو نے سوال کیا کہ میں دو باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں، پہلی بات تو یہ ہے کہ میرے والد صاحب ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ اگر کوئی کام کرنا ہو تو خلیفہ وقت سے ضرور اجازت لیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: آپ تو ویسے وقفِ نو ہیں، آپ کے لئے تو ویسے ہی ضروری ہے لیکن باقی عام آدمی کے لئے ضروری نہیں ہے۔

واقفِ نَو نوجوان نے عرض کیا کہ میں teaching کی فیلڈ میں تربیت حاصل کر رہا ہوں۔ سوال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے صوبہ ہیسن میں نصاب تیار ہے اور احمدیہ جماعت کی طرف سے کیا گیا ہے جو سکولوں میں پڑھایا جائے گا۔ اب میں شوق رکھتا ہوں کہ اسلامک سٹڈی پڑھوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: ٹھیک ہے اسلامک سٹڈی کریں اور اس کے بعد بتا دیں کہ میں نے یہ پڑھائی مکمل کر لی ہے اور اب کیا مجھے اجازت مل سکتی ہے کہ یہاں اگر سکولوں میں جگہ ملے تو اِدھر ہی پڑھا لوں۔ یا ابھی تو جماعت کا کوئی سکول نہیں ہے، لیکن جب جماعت سکول کھولے گی تو وہاں پڑھا لیں۔

اس واقفِ نو کا جسم کچھ بھاری تھا۔ **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا** بھاگ دوڑ کیا کریں، ورزش کیا کریں۔ 24 سال تمہاری عمر ہے، تمہیں ورزش کی زیادہ ضرورت ہے۔

...اسی واقف نو نے عرض کیا کہ پچھلی جمعرات کو میرے والد صاحب کا انتقال ہوا ہے۔ تو ان کے لئے دعا کی درخواست ہے اور میں اپنے لئے بھی دعا کی درخواست کرتا ہوں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ آپ کے والد صاحب کی خواہشات کو، ان کی دعاؤں کو آپ کے حق میں قبول فرمائے۔ آمین۔

...ایک واقفِ نو نے عرض کیا کہ نماز قصر کس صورت میں ہو سکتی ہے اور کتنے دن تک ہم لگاتار قصر نماز پڑھ سکتے ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: اگر آپ سفر پر ہیں تو آپ نماز قصر کریں گے۔ جیسے میں آجکل سفر پر ہوں تو اسلئے میں بھی نماز قصر کر رہا ہوں۔ 14 سے 15 دن تک آپ قصر کر سکتے ہیں۔ اگر آپ کو مدت کا پتہ نہیں ہے۔ مثلاً آپ چار دن تک سفر پر ہوں اور پھر مزید چار دن کسی کام کی وجہ سے ٹھہرنا پڑ جائے، تو آپ قصر کریں گے۔ حضرت اقدس مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ایک بار ایسا واقعہ ہوا کہ چند دن کا سفر تھا اور آپ نماز قصر فرماتے رہے۔ وہ مدت دو مہینے تک طویل ہو گئی اور آپ نے قصر کر کے نماز ادا کی۔ تو یہ اس صورتِ حال میں ہے کہ آپ سفر میں ہیں۔ سفر کی نیت سے نکلے ہیں تو پھر قصر کر لیں۔ ہاں اگر سفر میں قیام 14 دن سے زیادہ ہو تو پھر میں قصر نہیں کرتا۔

...ایک واقفِ نو نے عرض کیا کہ حضور سے دعا کی درخواست ہے کہ Baden-Württemberg کے صوبہ میں کیس کا انکار ہو رہا ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: جن کے reject ہو رہے ہیں تو ان سے کہو کہ صدقہ دیں، دعا کریں اور سچ بولیں۔ سچائی پر قائم رہ کر اپنے کیس کا بیان دیں۔ جو سچی سٹیٹمنٹ پہلے دی ہے اس پر قائم رہیں۔ ان لوگوں میں ہمدردی کا جذبہ بہر حال ہے۔ اگر انہیں بتایا جائے کہ ہمارے حالات وہاں پر ایسے ہیں اور یہ ضروری نہیں ہے کہ کوئی کیس بنا ہوا ہو۔ بلکہ ارد گرد کا ماحول ایسا بن چکا ہے اور ہم پر mental troture ہے۔ jobs بھی بعض اوقات نہیں ملتیں، یا بڑی jobs سے بعض دفعہ نکال دیا جاتا ہے۔ ضروری نہیں ہے کہ life threat ہو یا مقدمہ ہی ہمارے خلاف بنا ہو۔ تو یہ جو mental torture ہے یہ ہماری برداشت سے باہر ہو گیا ہے اسلئے ہم یہاں آ گئے ہیں تاکہ ہمیں سکون ملے۔ اگر مستقل نہیں تو ہمیں 5 سال کا ہی ویزہ دے دیں۔ 5 سال تو ہمارے اچھے گزر جائیں اور اگر حالات اچھے ہوں تو ہم واپس بھی جا سکتے ہیں۔ اگر انہیں یہ یقین دلا دیا جائے کہ آپ کے کیسز سچائی پر مبنی ہیں تو میں نے دیکھا ہے کہ عموماً 80 فیصد کیس پاس ہو جاتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: جماعت بھی انہیں ثبوت دیتی ہے اور بتاتی ہے کہ کیا کچھ ہو رہا ہے اور ایمبیسیز کے ذریعے بھی بتایا جا رہا ہے اور سیاستدانوں کو بھی بتایا جاتا ہے۔ میں بھی اپنے سفروں میں بتاتا رہتا ہوں۔ دنیا کو تو ہر جگہ پتہ ہے۔ Human Rights والوں کو بھی سب کچھ پتہ ہے، UNO کی جو کانفرنس ہوتی ہے تو وہاں بھی جماعت کا موقف پیش کیا جاتا ہے۔ جو کوششیں ہیں، وہ تو ہم کرتے ہیں۔ تو کیسز اس طرح پیش کرنے چاہئیں کہ ان کے ہمدردی کے جذبات ابھریں اور یہ کیسز سچائی پر مبنی ہوں۔ یہی میں خطبہ میں کہہ چکا ہوں۔

...ایک واقفِ نو نے سوال کیا کہ فجر، مغرب اور عشاء کی نماز میں امام تلاوت اونچی آواز میں پڑھتا ہے۔ تو دوسری نمازوں میں اونچی آواز میں تلاوت کیوں نہیں پڑھی جاتی؟

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: ایک وجہ تو یہ ہے کہ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کر کے دکھایا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو سنت تھی، اسی کے مطابق ہم کرتے ہیں۔ دوسری حکمت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ وقت کے مطابق جو صورتِ حال ہے اِسی طرح پڑھتے ہیں۔ جیسے ظہر یا عصر کی نماز کا جو وقت ہوتا ہے وہ ایسا وقت ہوتا ہے جس میں خاموشی طاری ہوئی ہوتی ہے اور اس خاموشی میں عبادت کا جو ایک ماحول ہوتا ہے، یعنی بغیر اونچی آواز کے تو اس عبادت میں زیادہ سکون ہوتا ہے، یعنی انسانی فطرت کے مطابق یہ دونوں عمل ہو رہے ہیں۔ قدرت کا جو ایک ماحول ہے، یہ اس کے مطابق ہے۔

...ایک واقفِ نو نے عرض کیا کہ پچھلی کلاس میں' میں نے بتایا تھا کہ میں نے سکول میں ہستی باری تعالیٰ کے بارہ میں تقریر کرنی تھی تو الحمد للہ بہت کامیاب رہی ہے۔ پہلے سکول میں class mates کو خدا کے بارے میں تو یقین نہیں تھا لیکن تقریر کے بعد انہیں یقین ہو گیا اور بہت سے طلباء نے اس کا اظہار کیا کہ انہیں خدا پر یقین ہوا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: ماشاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ اس میں برکت ڈالے۔ آئندہ بھی ایسے کام کیا کرو۔ پہلے تو دنیا کو یہ بتاؤ کہ خدا تعالیٰ کی ہستی ہے۔ پھر دین کی طرف بلاؤ۔

...اسی واقفِ نو نے دوسرا سوال کیا کہ: یہاں انڈیا کی partition کے بارہ میں بات ہوتی ہے۔ اساتذہ یہ کہتے ہیں کہ انسانوں کے لئے یہ بہت نقصان دہ تھا اور اچھا نہیں رہا، کیونکہ 50 لاکھ انسانوں کو قتل کیا گیا تھا، تو اگر لوگ باتیں کریں تو ان کو کیا بتایا جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: سوال یہ ہے کہ پہلے جب پارٹیشن نہیں تھی تو اس وقت بھی ہندو اور مسلمان کا فساد کھڑا ہو چکا تھا۔ Congress League تھی، ہندو بھی تھے، مسلمان بھی تھے، یہ اگر اکٹھے ہو کر رہتے تو ٹھیک تھا۔ لیکن اس وقت جو حالات پیدا ہو گئے تھے، ایسے تھے کہ ہر ایک کو نظر آ رہا تھا کہ اب یہ حالات مزید بگڑیں گے۔ مار دھاڑ، قتل و غارت اُس وقت بھی شروع ہو گئی تھی۔ دشمنیاں اندر اندر پنپ رہی تھیں۔ اسی کا نتیجہ تھا کہ جب partition ہوئی تو دشمنی ایک دم نکل کر باہر آ گئی اور قتل و غارت اسی وجہ سے ہوئی اور جتنے مسلمان مارے گئے اس کے مقابلہ پر ہندو اور سکھ نہیں مارے گئے۔ انہوں نے مسلمانوں کو زیادہ مارا ہے۔ مسلمانوں نے بھی ظلم کئے ہیں لیکن ہندوؤں کے مقابلہ میں کم تھے۔ جو بھی مسلمان تھے وہ شروع میں یہ نہیں چاہتے تھے کہ اس طرح partition ہو۔ پھر جب سارے حالات دیکھے تو آخر مجبور ہو کر یہ فیصلہ کیا کہ مسلمانوں کے لئے ایک علیحدہ ملک ہونا چاہئے۔ لیکن ساتھ یہ گارنٹی دی کہ جو مسلمانوں کا ملک پاکستان ہو گا، اس کی جو سیاسی بنیاد ہے وہ تو مذہب کے اوپر نہیں ہو گی۔ بلکہ ہر ایک شخص جو پاکستان کا شہری ہے، مسلمان مسلمان کہلائے گا اور ہندو ہندو کہلائے گا، عیسائی عیسائی کہلائے گا، ہر ایک آزاد طور پر ایک شہری کی حیثیت سے یہاں رہے گا اور مذہب کی آزادی استعمال کرے گا اور اُسے مکمل مذہبی آزادی ہو گی۔ لیکن پاکستان بننے کے بعد یہاں مذہبی بنیاد پر ظلم شروع ہوئے۔ احمدیوں پر بھی ظلم ہو رہے ہیں اور باقی اقلیتوں پر بھی ظلم ہو رہے ہیں۔ یہ حالات جو اُس وقت تھے تو اس وقت کے مطابق یہ فیصلہ بالکل صحیح تھا۔ اور اُس وقت جو نتائج نکلے تھے ہو سکتا ہے کہ اس سے بھی زیادہ خطرناک نکلتے۔ یہ جو قتل و غارت ہوئی ہے، یہ دلوں کے اندر جو لاوا پک رہا تھا، وہ پھٹا ہے، تو قتل و غارت ہوئی ہے۔ اگر پارٹیشن نہ ہوتی

ADEEBA APPAREL'S
Contact for all types Manufacturing of
SUITS & SHERWANI
House No. 1164, Gali Samosaan
Farash Khana Delhi- 110006
Tanveer Akhtar 08010090714,
Rahmat Eilahi 09990492230

توقتل وغارت کسی اور رنگ میں ہوجانی تھی۔

❁...**ایک واقفِ نو نے عرض کیا کہ** میں بہت تبلیغ کرتا ہوں۔ جن کو تبلیغ کرتا ہوں، ان میں مسلمان بھی ہیں۔ وہ یہ سوال کرتے ہیں کہ جو سچے نبی ہیں ان کے چہرہ پر تو نور ہوتا ہے۔ آپ کے جو نبی ہیں ان کے چہرہ پر نور ہوتا تو سب ایمان لے آتے۔

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ سے زیادہ نور تو کسی کے چہرہ پر نہیں تھا۔ وہ نور بلال کو تو نظر آ گیا، ابو بکر کو نظر آ گیا لیکن ابو جہل کو نظر نہیں آیا۔ حضرت عمرؓ کو بھی فوری طور پر نظر نہیں آیا، قرآنِ کریم کی تلاوت سنی، اِس کی تعلیم دیکھی تو اُس تعلیم نے جھنجھوڑا کہ نور تلاش کرو۔ تو اِس تعلیم میں نور نظر آیا تو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی نور نظر آ گیا۔ اس لئے تم ان سے کہو کہ جب آپ دل صاف کر کے، پاک کر کے اللہ تعالیٰ سے 'اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ' کی دعا مانگیں اور حضرت مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کو پڑھیں کہ وہ کہتے کیا ہیں۔ آپ علیہ السلام تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشق اور خدا تعالیٰ کی وحدانیت کی تعلیم دیتے ہیں۔ جب اس پر غور کر کے آپ دیکھیں گے تو پھر آپ کو جب اس تعلیم میں نور نظر آئے گا تو اس تعلیم کو پیش کرنے والے شخص میں بھی نور نظر آ جائے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی آپ کے دشمن تھے تو اُس وقت وہ سارے کیوں نہیں اسلام لے آئے۔ چند غریب لوگ ہی تھے جو ایمان لائے۔

❁...**ایک واقفِ نو نے عرض کیا کہ** میں ڈیڑھ سال قبل پاکستان سے جرمنی آیا ہوں۔ کافی احمدی لوگ یہ خیال رکھ کر آئے تھے کہ جلد کیس پاس ہوجائے گا اور سٹڈی وغیرہ جاری کر سکیں گے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: اگر تو جرمن گورنمنٹ سے کوئی معاہدہ کر کے آئے تھے تو پھر تو امید ہونی چاہئے۔ اگر اسلئے آئے تھے کہ ہم وہاں مشکلات میں ہیں اور اِس سے آسانی اور چھٹکارا پانا ہے اور جا کر قسمت آزمائی کر لیتے ہیں اور پھر اس کے بعد دعا اور صدقات پر بھی زور دیا تو کام ہوجاتا ہے۔ بعض ایسے کیسز میں نے دیکھے ہیں جنہوں نے آتے ہی قرآنِ کریم پکڑا اور مصلّی پکڑا اور اُس وقت بیٹھ گئے اور دعائیں اور نفل اور صدقے کرتے رہے۔ ان کے 15 دن میں کیس پاس ہو گئے۔ جو بظاہر نیک لوگ تھے، دعائیں بھی کرتے تھے لیکن ان کے ابھی نہیں ہوئے۔ تو بعضوں سے اللہ تعالیٰ مزید امتحان بھی لیتا ہے۔ کچھ کے کیس لمبے ہوجاتے ہیں، کچھ کے جلدی ہوجاتے ہیں۔ دعاؤں کی طرف اگر توجہ ہو تو اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنا چاہئے۔ آدمی کو مشکلات آتی ہیں تو ان مشکلات میں تو سب کچھ برداشت کرنا پڑتا ہے۔

❁...**ایک واقفِ نو نوجوان نے عرض کیا کہ** اتنی دیر لگتی ہے کہ پہلے زبان سیکھیں اور پھر سٹڈی کریں۔ تو اس سے جماعت کو یہ تو نہیں ہوگا کہ ضرورت سے کافی زیادہ وقت ہماری تعلیم پر لگ رہا ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: آپ فکر نہ کریں۔ آپ اب FSc کرنے کے بعد یہاں پر آئے ہیں۔ آپ کا کیس پاس ہوجاتا ہے تو اس کے بعد دیکھیں اور explore کریں کہ مختلف options کیا ہیں؟ جو بھی options ہوں وہ پھر لکھ کر مجھے پوچھیں تو میں آپ کو بتاؤں گا کہ ان options میں سے آپ کے لئے اور جماعت کے لئے کونسا بہتر ہے۔ تا کہ آپ کا وقت بھی ضائع نہ ہو اور نہ جماعت کا وقت ضائع ہو۔

❁...**ایک واقفِ نو نے عرض کیا کہ** جسمانی ورزش کس حد تک کرنی چاہئے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: جس حد تک آپ سمارٹ رہیں۔ اور آپ بڑے سمارٹ ہیں ماشاء اللہ۔ ورزش تو صحت قائم رکھنے کے لئے کرنی چاہئے۔ کسی کو مارنے کے لئے نہیں کرنی چاہئے۔

❁...**ایک واقفِ نو نے سوال کیا کہ** جمعہ کے دن جب امام خطبہ شروع کر دے تو سنتیں کب ادا کرنی چاہئیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: جب بھی آپ جمعہ کے لئے مسجد میں آتے ہیں آپ کو سنتیں پڑھنی چاہئیں۔ بعض لوگ یہ کرتے ہیں کہ خطبہ اردو میں سُن لیتے ہیں اور جو مسنون خطبہ ہے، اس میں توجہ نہیں دیتے اور کھڑے ہو کر سنتیں پڑھتے ہیں، یہ غلط طریق ہے۔ آ کر پہلے سنتیں پڑھیں اور پھر خطبہ سنیں۔ درمیان میں جو وقفہ ہوتا ہے وہ اتنا تھوڑا ہوتا ہے کہ اس میں پھر ٹکریں ہی مارتے ہیں۔ تو یہ غلط ہے۔ اگر تو کسی کو موقع ہے کہ وہ گھر سے سنتیں پڑھ کر آئے تو پڑھ کر آنی چاہئیں۔ مسجد میں آ کر پڑھنی ہیں تو وہاں آ کر پڑھ لیں۔ لیکن جب بھی آپ مسجد میں داخل ہوتے ہیں اُسی وقت پڑھیں۔ لیکن یہ جو روایت بن گئی ہے کہ عربی خطبہ شروع ہوا تو سنتیں پڑھنی شروع کر دیں، یہ غلط ہے۔

❁...**ایک واقفِ نو نے عرض کیا کہ** میں اکثر دیکھتا ہوں کہ جب میں نماز با جماعت پڑھ رہا ہوتا ہوں تو امام صاحب جب سلام پھیرتے ہیں تو سنتوں کی ادائیگی کے لئے مصلّی سے کبھی دائیں اور کبھی بائیں طرف کھڑے ہوتے ہیں۔ اسی طرح لوگ بھی اپنی جگہ سے ہٹ کر آگے یا پیچھے کھڑے ہوتے ہیں۔ اسکی کیا وجہ ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: یہ ایک طرح کی سنت ہی ہے کہ اپنی جو نمازوں کی جگہ ہے، اسے بدل لو۔ اگر آپ کے پاس جگہ ہے تو اسے بدل کر دو قدم ادھر ہوجاؤ تا کہ مسجد کی ہر جگہ کا حصہ، اگر تو اس سے کوئی برکت وابستہ ہے، تو وہ آپ کو مل جائے۔ اور آپ اپنے گھر میں بھی مختلف حصوں میں نماز پڑھ رہے ہوتے ہیں اور نماز میں دعا کر رہے ہوتے ہیں، وہ بھی اس وجہ سے ہے کہ گھر میں نماز پڑھنے کی جگہ کو نماز پڑھنے کی وجہ سے برکت مل جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: ایسا نہیں ہونا چاہئے کہ صفوں میں کوئی جگہ نہیں ہے تو دھکا مار کر کسی کو پیچھے ہٹا دیں اور خود آگے آ جائیں کہ میں نے جگہ بدلنی ہے۔ اور جب کوئی پوچھے تو کہیں کہ سنت ہے۔ بعض روایات میں آتا ہے کہ اس طرح جگہ بدل لو تو بہتر ہوتا ہے۔ تو آپ کہیں کہ بہتر ہوتا ہے تو مجھے حق مل گیا ہے کہ میں اُسے دھکا مار کر پیچھے کر دوں۔ یہ ٹھیک نہیں ہے۔ جگہ ہے تو بدل لو، ورنہ جہاں جگہ ملتی ہے، وہاں پڑھ لو۔

❁...**ایک واقفِ نو نے عرض کیا کہ** ہمیں کچھ ہفتوں میں چھٹیاں ہونے والی ہیں تو میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا ہمیں چھٹیوں میں کام کرنے کی اجازت ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: اگر تو آپ کو پیسوں کی ضرورت ہے تو کام کریں ورنہ پھر وقفِ عارضی کریں اور جماعت کے کام کریں۔ اور اگر اپنی فیلڈ میں کوئی ٹیکنیکل skill سیکھنے کے لئے کوئی کام کرنا ہے تو ٹھیک ہے، کر لیں کوئی حرج نہیں ہے۔ ماں باپ کا خرچہ کم کرنے کے لئے اور ان کا ہاتھ بٹانے کے لئے اگر کوئی ہُنر سیکھنے کے لئے ضرورت ہے تو آپ تھوڑی دیر کے لئے کام کر لیں۔ لیکن چھٹیوں میں ہر وقفِ نو کو یہ کوشش ضرور کرنی چاہئے کہ کم از کم دو ہفتوں کے لئے وقفِ عارضی کرے اور جو وقفِ عارضی کا نظام ہے ان کو کہیں کہ وہ آپ کو کسی جماعت میں بھیج دیں جہاں آپ نمازوں کی طرف توجہ دے کر، قرآنِ کریم پڑھنے کی طرف توجہ دے کر اپنا دینی علم بڑھانے کی طرف توجہ دے کر اپنی تربیت بھی کریں۔ اور جس جماعت میں جائیں تو وہاں کے بچوں کو بھی تعلیم دیں اور خدام کو بھی تعلیم دیں اور پڑھائیں۔ اس کے علاوہ آپ کو جو باقی وقت ملتا ہے اس میں اپنا کام کر لیں۔ ٹھیک ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: واقفینِ نو جو پندرہ سال سے اوپر ہیں اگر وہ اپنے سکولوں کی چھٹیوں میں وقفِ عارضی کریں تو آپ کے شعبہ وقفِ عارضی کے لئے ایک ہزار واقفینِ عارضی یہاں ہی سے پورے ہو جائیں گے جن کا وقفِ عارضی کا ٹارگٹ بھی پورا نہیں ہوتا۔

❁...**ایک واقفِ نو نے عرض کیا کہ** اگلے سال میں نے کالج میں جانا ہے اور اس کے لئے مجھے اچھے مارکس چاہئے ہیں۔ اس کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔ اس کے لئے دعا پہلے خود بھی کرنی چاہئے۔ پہلے خود پانچوں نمازوں کی پابندی کرو، خود اپنے لئے دعا کرو، پھر دوسرے کو دعا کے لئے کہو، تو پھر دعا قبول ہوتی ہے۔ یہ نہیں کہ خود آدمی نمازیں نہ پڑھ رہا ہو، نہ اپنے لئے دعائیں کر رہا ہو اور نہ محنت کر رہا ہو اور پھر دوسروں کو کہے کہ دعا کرو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: ہمارے ایک صاحب ہوتے تھے۔ ایک بزرگ نے ان کی طرف سے الفضل میں اعلان شائع کروا دیا کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اعلیٰ کامیابیوں سے نوازے، انہوں نے میٹرک کا امتحان دیا ہوا ہے۔ تو بعد میں پتہ لگا کہ میٹرک کی اعلیٰ کامیابیاں کیا لینی ہیں، انہوں نے میٹرک کے تین پیپر ہی نہیں دیے تھے۔ تو اس طرح بزرگوں کو کہہ کر یہ ظاہر نہ کریں کہ لوگ سمجھیں کہ بزرگوں کی دعائیں، جماعت کی دعائیں قبول نہیں ہوتیں۔ پہلے خود کچھ ہمت کرو اور پڑھائی پوری کرو، خود دعا کرو، نمازوں کی طرف توجہ کرو تو اللہ تعالیٰ خود مدد کرتا ہے اور پھر دوسروں کی دعائیں بھی قبول ہوتی ہیں۔

❁...**ایک واقفِ نو نے عرض کیا** میں پاکستان سے آیا ہوں، ڈیڑھ مہینہ ہوا ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب نماز میں صفیں درست کرنے کا کہتے ہیں تو ایڑھیوں کو ملنا چاہئے یا کندھوں کو اور جب ایک رکعت گزرنے کے بعد صف خراب ہو جاتی ہے تو اس کے بارے میں بھی پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا کرنا چاہئے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: اگر آپ کی ایڑھیاں ملی ہوں گی تو آپ کے کندھے خود بخود مل جائیں گے۔ مجھے تو سمجھ نہیں آتی کہ نماز پڑھتے ہوئے صف کیوں خراب ہوتی ہے۔ جب تک میں صفوں میں نمازیں پڑھتا رہا ہوں۔ مجھے تو نہیں یاد کہ میری ایڑھی کبھی ہلی ہو۔ اتفاق سے کبھی ایسا ہو بھی جاتا ہے۔ لیکن اگر ہل جائے تو ایڑھی کو سیدھا کر لیں۔ اس سے یہ فائدہ ہے کہ ایڑھی سیدھی کرنے کی وجہ سے کندھے تو مل جاتے ہیں۔ اور اگر آپ کی ایڑھیاں کچھ پیچھے چلی جاتی ہیں تو پیچھے صف میں نمازی جب سجدہ میں جائے گا تو آپ کو ٹکر مارے گا۔ آپ اس کو سجدہ نہیں کرنے دیں گے اور اگر وہ زیادہ conscious ہے تو وہ سکڑنے کی کوشش کرے گا۔ اسلئے اگر آپ ایڑھیوں کو سیدھا کر لیں تو کندھے بھی مل جاتے ہیں۔

حضور انور نے اس نوجوان کے ساتھ ایک دوسرے نوجوان کو کھڑا کیا اور ان دونوں کی ایڑھیاں ملوائیں اور فرمایا کہ دیکھو کندھے خود بخود مل گئے ہیں۔

❁...**اسی واقفِ نو نے عرض کیا کہ** یہ میرا پہلا موقعہ ہے۔ میں ابھی ڈیڑھ مہینہ پہلے پاکستان سے آیا ہوں۔ اور میں آج اس طرح حضور کے سامنے کھڑا ہوں۔ اور مجھے آج یہ محسوس ہو رہا ہے کہ پاکستانی کس نعمت سے محروم ہیں۔ پاکستان کو یہ نعمت کب نصیب ہوگی؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: دعائیں کریں، دعائیں کریں، صدقہ کریں۔ اسی لئے میں کہتا رہتا ہوں اور عموماً توجہ دلاتا رہتا ہوں کہ جو باہر آئے ہیں ان کو بھی کہتا رہتا ہوں کہ دعائیں کریں۔ جو پاکستانی ہیں ان کو بھی کہتا ہوں کہ دعائیں کریں، روزہ رکھیں، صدقات دیں۔ اللہ تعالیٰ یہ جو مشکل کے دن ہیں، ان کو آسان فرمائے۔ آمین۔

❁...**ایک واقفِ نو نے عرض کیا کہ** میں نے اپنا ڈپلومہ کر لیا ہے اور اب میں میڈیکل ٹیکنیک میں جانا چاہتا ہوں۔ کیا مجھے اس کی اجازت ہے؟ میڈیکل فیلڈ میں جو مشینیں اور سسٹم ہوتے ہیں، انکا ٹیکنیشن بننا چاہتا ہوں، ان کو ٹھیک کرنا چاہتا ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: ان مشینوں کی جو ٹیکنیکل سائیڈ ہے۔ جو ٹیکنیکل سٹاف ہوتا ہے وہ کورس کرنا چاہتے ہو تو ٹھیک ہے کر لو۔

❁...**اِسی واقفِ نو نے عرض کیا کہ میری امی بیمار ہیں، انکی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فضل کرے۔

ایک واقفِ نو نے عرض کیا کہ: میرے بھائی جن کو گولیاں لگی تھیں، وہ اب ٹھیک ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: انکا کیا حال ہے؟ اب ٹھیک ہیں؟

❁...**واقفِ نو نے عرض کیا:** جی حضور، اللہ کا شکر ہے کہ اب کافی بہتر ہیں۔ انہوں نے کہا تھا کہ حضور کو اطلاع دے دینا کہ میں کافی اچھا ہوں۔

❁...**ایک واقفِ نو نے سوال کیا کہ** حضور ایک سال قبل مختلف ممالک کے سربراہان کو امن کے خطوط لکھے تھے۔ ان میں سے کتنے ممالک کے سربراہان کا جواب آیا تھا؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: کینیڈا کے وزیرِ اعظم کی طرف سے جواب آیا تھا۔ اسی طرح UK کے وزیرِ اعظم سے بھی جواب آیا تھا۔ پہلے تو ایسا جواب تھا جو ہلکا پھلکا سا تھا لیکن بعد میں اس نے کہا تھا کہ ہم امن کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔ امریکہ والوں نے جواب نہیں دیا۔ اتفاق سے ان کا ایک سٹاف ممبر مجھے ایک میٹنگ میں ملا۔ تو میں نے

ارشادِ نبوی ﷺ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیۡن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دعا: ارا کین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-16522243-0794 , 2248-5222
رہائش:: 2237-8468 , 2237-0471

اسے کہہ دیا تھا کہ اگر Obama صاحب جواب نہیں دے سکتے تو نہ بھیجیں۔ کیونکہ یہ مجھے پتہ چلا تھا کہ Obama صاحب بہت مشکل میں مبتلا ہو گئے ہیں کہ جواب کس طرح دیں۔ لیکن اس نمائندہ نے مجھے کہا کہ میں جواب دلواؤں گا۔ پھر جب ہمارے کسی آدمی نے رابطہ کیا تو اس نے کہا کہ ہمیں کہا گیا تھا کہ جواب نہ دو۔ لیکن ان میں توجہ پیدا ہوئی ہے۔ ورنہ تو اس وقت تک نیت تھی اسرائیل کی اور حالات بھی کشیدہ تھے اور جنگ کی طرف بڑھ رہے تھے۔ اسکی ایک وجہ تو یہ بھی ہے کہ شام کی جنگ میں کچھ Russia کا پریشر ہے، جس کی وجہ سے وہ رُکے ہوئے ہیں اور معلوم ہوتا ہے کہ ان خطوط کا اثر ہوا ہے اور انہیں خود بھی خیال آیا ہے کہ جنگوں کی طرف نہ جائیں تو بہتر ہے۔

❁ ...**ایک واقفِ نو نے سوال کیا کہ** حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تھا کہ حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام کے جو کپڑے ہیں، تبرک ہیں، وہ یورپ میں، امریکہ میں کسی محفوظ جگہ پہنچا دیے جائیں گے۔ وہاں پر وہ زیادہ دیر تک، آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے اور بادشاہوں کے لئے تبرک کا باعث بنیں گے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: تبرک تو اتنے زیادہ لوگوں کے پاس ہیں۔ انہوں نے ان کپڑوں کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر کے اور دھاگے دھاگے کر کے خاندانوں میں بانٹ لئے ہیں۔ اب محفوظ کس طرح کرنا ہے۔ ہاں بعض تبرکات ہیں، جیسے کوٹ ہے جو میں عالمی بیعت میں پہنتا ہوں۔ اس کے علاوہ میری پھوپھی ہیں، ان کے پاس حضرت اقدس مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک کوٹ تھا، وہ بھی انہوں نے مجھے بھیج دیا ہے۔ وہ بھی اب میرے پاس ہے۔ میرے پاس اب دو کوٹ ہو گئے ہیں۔ دو تبرکات ہو گئے ہیں۔ باقی جو پرائیویٹ لوگوں کے پاس ہیں، وہ انہوں نے بانٹ دیے ہیں۔ باقی تبرک یہی ہے کہ آپ کی جو تعلیم ہے اسے پھیلاؤ۔

واقفین نو بچوں کی یہ کلاس ایک بج کر 45 منٹ پر ختم ہوئی۔

تقریب آمین

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے مردانہ ہال میں تشریف لے آئے اور پروگرام کے مطابق تقریب آمین منعقد ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 25 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

درج ذیل خوش نصیب بچوں اور بچیوں نے اس تقریب میں شمولیت کی سعادت پائی۔ عزیزم میر خاقان محمود طاہر، عزیزم مقرب احمد، محمد حاشر احمد، محب احمد رانا، مامون احمد، سدید احمد، عدنان احمد، طیب ندیم، اسد اللہ خان، اوصاف احمد، چوہدری لبید احمد، مسرور احمد ملک، تنزیل بھٹی، عزیزہ سمرہ ریاض، عزیزہ افشاں طارق، فضا انیس، بوبی سردار کاہلوں، فوزیہ احمد، مناہل رفیق ڈوگر، دیا احمد، سارہ اقبال، دانیہ داؤد، ارمین محمود، عزیزہ لزّا دنیا، عزیزہ ماریہ خالد۔

آمین کی تقریب میں حصّہ لینے والے یہ بچے اور بچیاں جرمنی کی جماعتوں:

Bornheim, Montabauer, Heidelberg, Datteln, Usingen, Hanau, Dietzenbach, Goddelau Süd, Klein Gerau, Renningen, Mainz, Nauheim, Griesheim, Nord, Neuhof, Nied, Stockstadt, Rosen Höhe, Aachen, Karben, Wiesbaden, Frankfurt, Maintal

سے آئے تھے۔ آمین کی اس تقریب کے بعد دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

پروگرام کے مطابق ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز و انفرادی احباب کی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

یورپین ممبر پارلیمنٹ کی حضور انور سے ملاقات

ایک یورپین ممبر پارلیمنٹ Hon. Michael Gahler حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملنے کے لئے آئے ہوئے تھے۔ موصوف خارجہ کمیٹی کے بھی ممبر ہیں اور پاکستان کے حالیہ انتخابات میں یورپی یونین کے مبصرین کے وفد کے صدر تھے۔ موصوف کا تعلق CDU پارٹی سے ہے۔ دو سال قبل جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوئے تھے اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے مل چکے تھے۔

آٹھ بج کر دس منٹ پر موصوف ممبر پارلیمنٹ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان سے گزشتہ ملاقات کا ذکر فرمایا جو دو سال قبل جلسہ کے موقع پر ہوئی تھی۔

موصوف نے بتایا کہ انہوں نے چیف آبزرور (Observer) کی حیثیت سے پاکستان کا الیکشن دیکھا ہے۔ اب وہ اپنی (Observation) کی رپورٹ اپنی تجاویز کے ساتھ وزیر اعظم پاکستان کو بھجوا رہے ہیں۔ موصوف نے بتایا اس دفعہ گزشتہ الیکشن کی نسبت ٹرن آؤٹ بہتر تھا۔ بلوچستان اور فاٹا کے علاوہ دیگر مختلف علاقوں میں ہماری ٹیم کے ممبران پھیلے ہوئے تھے۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر موصوف نے بتایا کہ بعض پولنگ سٹیشنز پر کراچی میں ہمارے ریکارڈ میں Rigging ہوئی ہے اور اس کے ثبوت بھی موجود ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا یہ انہی چیزوں کا نتیجہ ہے کہ الیکشن کے بعد ابھی نئی حکومت بنی ہی ہے کہ دو ممبران پارلیمنٹ قتل بھی ہو گئے ہیں۔

موصوف نے بتایا کہ مجھے علم ہے کہ احمدیوں کو باوجود ملک کے شہری ہونے کے ووٹ کے حق سے محروم رکھا گیا ہے۔ گزشتہ انتخاب میں بھی ہم نے عمومی طور پر اختصار کے ساتھ یہ معاملہ اٹھایا تھا۔ لیکن اب جو انتخاب ہوا ہے اور اس کی جو آبزرویشن اور اپنی تجاویز بھجوا رہے ہیں اس میں یہ شامل کر رہے ہیں کہ احمدی ووٹ کے حقدار ہیں جبکہ ان کو محروم رکھا جا رہا ہے۔ پاکستان نے اس بارہ میں بین الاقوامی انٹرنیشنل قانون کو مانا ہوا ہے جس کے مطابق وہ پابند ہے کہ ملک کے ہر شہری کو ووٹ کا حق دے اور کسی جماعت کی بھی حق تلفی نہ ہو۔ اب اس Discrimination کو ختم کیا جائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ملک کا کانسٹی ٹیوشن یہ کہتا ہے کہ ہر شہری کا ووٹ کا برابر کا حق ہے۔ ہم ملک کے شہری ہونے کے ناطے، بغیر کسی تعریف کے ووٹ کے حقدار ہیں۔

موصوف ممبر پارلیمنٹ کی یہ ملاقات آٹھ بج کر پچیس منٹ پر ختم ہوئی۔ آخر پر موصوف نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

اس کے بعد فیملی ملاقاتوں کا پروگرام جاری رہا۔ آج شام کے اس سیشن میں مجموعی طور پر 38 فیملیز کے 131 افراد اور چالیس سنگل افراد نے یعنی مجموعی طور پر 171 افراد نے شرف ملاقات پایا۔ ہر ایک نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقات کرنے والی یہ فیملیز درج ذیل جماعتوں سے آئی تھی۔ بعض فیملیز بڑے لمبے سفر طے کر کے پہنچیں تھیں۔

Friedberg, Köln, Düsseldorf, Rüsselsheim, Nürnberg, Wiesbaden, Ellwangen, Dietzenback, Bonn, Gießen, Düren, Babenhausen, Erfelden, Calw, München, Datteln, Bensheim, Heidelberg, Dreieich.

ملاقاتوں کا یہ پروگرام 9 بج کر تیس منٹ پر ختم ہوا۔

تقریب آمین

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز مسجد میں تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل انیس بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

درج ذیل خوش نصیب بچوں نے اس تقریب میں شمولیت کی سعادت پائی۔

عزیزم جاذب رحمن کھوکھر، ماہد احمد، اویس احمد طاہر، بلال احمد، عمر زوہیب، عدنان ملک، روحان حمید، صباح الدین، آئیش، ثمینہ تارڑ، علیشاہ طیّب، ماہ لقا بابر، اصفی نور احمد، لبنیٰ ناصر، شمائلہ احمد، رمشہ طلعت، مناہل مبارک، سبین احمد اور عزیزہ نیہا جاذبہ۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیامگاہ پر تشریف لے گئے۔ (باقی آئندہ) ☆☆☆

M/S ALLIA
EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

سٹڈی ابراڈ
10 Years Quality Service 2003-2013
Study Abroad
All Services free of Cost
Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association, USA.
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh,
Phone : +91 40 49108888.

10 Offices Across India
Study Abroad
10 Years Quality Service 2003-2013
Study Abroad
بیرون ممالک میں اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD : Naved Saigal
Website : www.prosperoverseas.com
Email : info@prosperoverseas.com
National helpline : 9885560884

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ کینیڈا 2013ء

❁...ہائی سکولز، کالجز اور یونیورسٹیز کی طالبات اور طلباء کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ الگ الگ نشستیں۔مختلف موضوعات پر طالبات اور طلباء کی Presentations اور حضور انور کے ساتھ الگ الگ مجالس سوال و جواب۔❁...انفرادی و فیملی ملاقاتیں۔❁...نماز جنازہ۔

(کینیڈا میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

قسط: چہارم

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

24 مئی بروز بدھ 2013ء (حصہ دوم)

ہائی سکولز، کالجز اور یونیورسٹیز کی طالبات کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ نشست

پروگرام کے مطابق ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت النور میں تشریف لائے جہاں ہائی سکولز، کالجز اور یونیورسٹیز میں تعلیم حاصل کرنے والی طالبات کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ پروگرام شروع ہوا۔

تلاوت قرآن کریم عزیزہ باسمہ طارق صاحبہ نے کی اور اس کا انگریزی زبان میں ترجمہ بھی پیش کیا۔

اس کے بعد عزیزہ سارہ چوہدری نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارکہ پیش کی جس کا انگریزی ترجمہ حرہ باسط صاحبہ نے پیش کیا۔

حدیث کا جو حوالہ دیا گیا تھا اس کا ذکر کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا اس کا حوالہ غلط بیان ہوا ہے۔اصل احادیث سے دیکھ کر وہاں سے حوالے لیا کریں۔''حدیقۃ الصالحین'' ملک سیف الرحمن صاحب مرحوم نے مرتب کی ہے انہوں نے ایک ہی حدیث کے دو تین حوالے اصل حدیث کی کتابوں سے لے کر ساتھ ہی دیئے ہیں تو وہاں سے اصل حوالہ دیکھ کر بیان کیا کریں۔ورنہ غیر از جماعت لوگوں کو یہ تاثر ملتا ہے کہ اپنے پاس سے ہی حدیث بنالی ہے۔پس جب آپ نے یہ احادیث بیان کرنی ہوں، غیروں کو سنانی ہوں یا پیش کرنی ہوں تو ہمیشہ اس کا اصل حوالہ دیا کریں۔جو اس حدیث کا بنیادی ماخذ ہے اس کا حوالہ ہونا چاہئے۔

بعدازاں عزیزہ فریال جنود صاحبہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ؎

کبھی نصرت نہیں ملتی در مولیٰ سے گندوں کو
کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو

خوش الحانی سے پیش کیا۔

❁...اس کے بعد پروگرام کے مطابق عزیزہ حارثہ محمود نے Islam and Astronomy (اسلام اور نظام فلکیات) کے موضوع پر اپنی Presentation دی۔

موصوفہ نے بتایا کہ دنیا میں اسلام وہ واحد مذہب ہے جس نے اپنے پیروکاروں پر علم حاصل کرنا لازمی قرار دیا ہے جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا

مسلمان سائنسدانوں نے درج ذیل علوم میں بہت تحقیق کی ہے۔

1۔قبلہ کا رُخ۔2۔نمازوں کے اوقات۔3۔رمضان اور حج کے مہینے۔

المامون کے زمانہ میں مسلمان سائنسدان سب سے پہلے تھے جنہوں نے زمین کے حدود اربعہ اور سائز کا حساب لگایا۔

دمشق کے قومی میوزیم میں ابن الشاطر کا بنایا ہوا سن ڈائل (Sundial) ابھی تک محفوظ ہے۔وہ مسلمان ہی تھے جنہوں نے سب سے قبل نظام شمسی کے علم کو متعارف کروایا اور بتایا کہ زمین سورج کے گرد گھومتی ہے۔موصوفہ نے بتایا کہ علم فلکیات کا علم حاصل کرنا اس لئے بھی ضروری ہے تا کہ قرآن کریم کی سچائی ثابت ہو۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے نومبر 1885ء میں کثرت سے گرنے والے شہب ثاقب کو اپنی صداقت کا نشان قرار دیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں بھی شہاب ثاقب گرے تھے۔اس کا تعلق بھی علم فلکیات سے ہے۔

❁...بعدازاں عزیزہ نائلہ چوہدری اور ان کی ایک ساتھی نے Allah's Commandments Regarding Parda (پردہ کے متعلق اللہ تعالیٰ کے احکام) کے عنوان پر اپنی Presentation دی۔جس میں سورۃ نور کی آیت 32 کی تلاوت کی گئی اور اس کا ترجمہ پیش کرنے کے بعد بتایا گیا کہ پردہ ہماری کامیابی کی راہ میں رکاوٹ نہیں ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا درج ذیل اقتباس پیش کیا گیا۔

''یورپ کی طرح بے پردگی پر بھی لوگ زور دے رہے ہیں۔لیکن یہ ہرگز مناسب نہیں۔یہی عورتوں کی آزادی فسق و فجور کی جڑ ہے۔جن ممالک نے اس قسم کی آزادی کو روا رکھا ہے ذرا ان کی اخلاقی حالت کا اندازہ کرو۔اگر اس کی آزادی اور بے پردگی سے ان کی عفّت اور پاک دامنی بڑھ گئی ہے تو ہم مان لیں گے کہ ہم غلطی پر ہیں۔لیکن یہ بات بہت ہی صاف ہے کہ جب مرد اور عورت جوان ہوں اور آزادی اور بے پردگی بھی ہو تو ان کے تعلقات کس قدر خطرناک ہوں گے۔بدنظر ڈالنی اور نفس کے جذبات سے اکثر مغلوب ہو جانا انسان کا خاصّہ ہے۔پھر جس حالت میں کہ پردہ میں بے اعتدالیاں ہوتی ہیں اور فسق و فجور کے مرتکب ہو جاتے ہیں تو آزادی میں کیا کچھ نہ ہوگا۔مَردوں کی حالت کا اندازہ کرو کہ وہ کس طرح بے لگام گھوڑے کی طرح ہو گئے ہیں۔نہ خدا کا خوف رہا ہے نہ آخرت کا یقین ہے۔دنیاوی لذّات کو اپنا معبود بنا رکھا ہے۔پس سب سے اوّل ضروری ہے کہ اس آزادی اور بے پردگی سے پہلے مَردوں کی اخلاقی حالت درست کرو۔اگر یہ درست ہو جاوے اور مردوں میں کم ازکم اس قدر قوت ہو کہ وہ اپنے نفسانی جذبات سے مغلوب نہ ہو سکیں تو اس وقت اس بحث کو چھیڑو کہ آیا پردہ ضروری ہے کہ نہیں۔ورنہ موجودہ حالت میں اس بات پر زور دینا کہ آزادی اور بے پردگی ہو گویا بکریوں کو شیروں کے آگے رکھ دینا ہے۔ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ کسی بات کے نتیجہ پر غور نہیں کرتے۔''

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 134۔135 مطبوعہ لندن)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثِ مبارکہ ہے کہ علم حاصل کرنا مرد اور عورت پر فرض ہے تو اس کو مدنظر رکھ کر تعلیم کے میدان میں احمدی خواتین کو مثالی نمونہ بننا چاہئے اور پردہ کی رعایت رکھتے ہوئے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنی چاہئے اور ریسرچ میں جانا چاہئے۔**دو احمدی خواتین کی مثال دی گئی جن میں سے ایک ڈاکٹر انتان سوسی (Dr. Intan Suci Nurhafi) ہیں جو Ph.D. ہیں اور انہوں نے سمندر کی زندگی پر تحقیق کی ہے۔دوسری ڈاکٹر امۃ المجید صاحبہ ہیں جنہوں نے فزکس میں تحقیق کی ہے۔**

اس Presentation کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ جو سب طالبات یہاں بیٹھی ہیں وہ یونیورسٹی کی طالبات ہیں؟ حضور انور کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ کچھ گیارہ اور بارہ گریڈ کی ہیں، کچھ کالجز کی ہیں اور کچھ یونیورسٹیز کی ہیں۔

اس کے بعد حضور انور نے دریافت فرمایا کہ ہائی سکولز، کالجز اور یونیورسٹیز کی کتنی طالبات ہیں جو سکارف لیتی ہیں۔اس پر سب طالبات نے اپنے ہاتھ کھڑے کئے۔حضور انور نے فرمایا ٹھیک ہے سب لیتی ہیں۔سکارف یا حجاب لینے میں کوئی روک تو نہیں ہے؟

اس پر طالبات نے عرض کیا کہ کوئی روک نہیں ہے۔حضور انور نے فرمایا ایسے ہی سکارف لیتی ہو جیسے اب لیا ہوا ہے تو ٹھیک ہے۔اگر میک اپ نہ کیا ہو تو اس طرح لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا سکولوں میں یونیفارم کے ساتھ سکارف پہن سکتے ہیں تو انتظامیہ نے بتایا کہ سکولوں میں تو یونیفارم نہیں ہوتے لیکن پرائیویٹ اور کیتھولک سکولوں میں یونیفارم ہوتے ہیں لیکن سکارف کی پابندی کہیں نہیں ہے۔

حضور انور کے استفسار پر بتایا گیا کہ آج اس پروگرام میں صرف کیلگری کی ہی نہیں بلکہ صوبہ برٹش کولمبیا، البرٹا، سسکاچوان اور مینی ٹوبا سے آنے والی طالبات شامل ہیں۔حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ہر ایک طالبہ سے تعارف حاصل کیا اور پڑھائی کے بارہ میں دریافت فرمایا۔

طالبات کے ساتھ مجلس سوال جواب

❁...ایک طالبہ کے سوال پر حضور انور نے فرمایا کہ اکاؤنٹنگ وغیرہ تو آسان مضمون ہے میڈیسن کرو یا کوئی اور مضمون اور جو وقف نو نہیں ہیں ریسرچ میں جا سکتی ہیں۔ہماری ایک ڈاکٹر ہیں جو Big Bang کا سوئٹزرلینڈ میں تجربہ کر رہی ہیں اور وہ خاتون ہیں انہوں نے امریکہ میں Ph.D کیا ہوا ہے۔وہ پردہ میں رہتی ہیں اور میرے خیال میں شاید وہاں نائب صدر لجنہ بھی ہیں اس لئے ظاہر ہے پردہ میں رہتی ہوں گی۔

❁...ایک طالبہ نے سوال کیا کہ میں نے ایک ڈاکومنٹری (Documentary) دیکھی تھی۔اس میں بتایا گیا تھا کہ دماغ کے بہت سے حصے ہوتے ہیں اور ان کا کوئی نہ کوئی تعلق ہوتا ہے اور کوئی نہ کوئی فنکشن ہوتا ہے تو میرا سوال یہ ہے کہ دماغ کا مذہب سے کیا تعلق ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مذہب تو ایک ایسی چیز ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر بچہ جب پیدا ہوتا ہے وہ نیک فطرت لے کر پیدا ہوتا ہے مگر اس کی فطرت کو اس کا ماحول، اس کا معاشرہ اس کا Atmosphere بدل رہا ہوتا ہے۔جو مسلمان کے گھر میں پیدا ہوا ہے تو اُس کو اسلام کی باتیں پہنچتی رہیں گی، جو ہندو کے گھر میں پیدا ہوا ہے اس کو ہندومت کی باتیں پہنچتی رہیں گی اور جو عیسائی ہے اس کو عیسائیت کی باتیں پہنچتی رہیں گی اور جو یہودی ہے اُس کو یہودیت کی باتیں پہنچتی رہیں گی اور جو لامذہب ہیں وہ اسے کچھ بھی نہیں پہنچائیں گے۔جو دہریے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کا انکار کرتے رہیں گے۔اب دنیا کی باون فیصد آبادی دہریہ ہو گئی ہے۔اس لئے اکثریت جو تھی وہ عیسائی تھی اور عیسائیت نے اب دیکھ لیا ہے کہ دو ہزار سال ہو گئے ہیں ان کا خدا نیچے آ ہی نہیں رہا۔تو آہستہ آہستہ مذہب کے بارہ میں اُن کا عقیدہ بدل گیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اب پریکٹیکل یا اصل مذہب جو اپنی تعلیمات کے لحاظ سے رہ گیا ہے وہ اسلام ہے۔لیکن اس میں بھی مُلّاں نے اتنا دخل دے دیا ہے کہ اس کو بالکل Distort کرکے، بدل کر رکھ دیا ہے۔اسی لئے حضرت مسیح موعودؑ آئے تھے تا کہ مذہب کی اور قرآن کریم کی صحیح تصویر دنیا کو بتائیں۔مذہب یہ نہیں ہے کہ اسے دماغ کے کسی خانہ میں بچہ لے کر پیدا ہوتا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ۔(الذاریات: 57) میں نے جنّ و انس کو صرف عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔اور عبادت کیا ہے؟ خدا تعالیٰ کو جاننا ہی عبادت ہے۔اس لئے یہ کہنا کہ Psychologist یہ کہتے ہیں کہ اس خانہ میں مذہب ہے اور اس خانہ میں دنیا ہے۔یہ کہنا کہ انہوں نے مذہب کا خانہ خالی کر دیا ہے اس لئے وہ دنیا دار ہو گئے درست نہیں ہے۔باقی بچہ نیک فطرت لے کر پیدا ہوتا ہے۔اُس کو مذہب کے ماحول میں رکھیں تو مذہبی بن جائے گا اور اگر غیر

مذہب کے ماحول میں رکھیں تو غیر مذہبی بن جائے گا۔ زندگی کا بنیادی مقصد جو اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے وہ عبادت ہے۔ اور عبادت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی پہچان کرنا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
جب آدم پیدا ہوا تو شیطان نے کہا کہ میں ہر راستہ پر کھڑا ہو جاؤں گا اور دنیا کی اکثریت کو ورغلاؤں گا اور مذہب کے اور اللہ تعالیٰ کے قریب نہیں آنے دوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ ٹھیک ہے تم نے جو کرنا ہے کرو میں نے دونوں راستے کھول کر بیان کر دیئے ہیں۔ یہ مذہب کا راستہ ہے اور یہ شیطان کا راستہ ہے اور کہا کہ اگر تم ورغلاؤ گے اور اکثریت تمہارے ساتھ جائے گی تو مذہب سے ہٹ جائے گی اور اپنی پیدائش کا مقصد پورا نہیں کرے گی جس کے لئے انسان کو بنایا گیا ہے۔ تو اس پر اپنی ریسرچ کرو، پڑھو اور پھر ان Documentaries بنانے والوں کو چیلنج کرو۔

❁...ایک طالبہ نے سوال کیا کہ میں Mathematics میں بی ایس سی کر رہی ہوں اور اسی میں ماسٹرز کا ارادہ ہے۔ حضور کا اس بارہ میں کیا خیال ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
ضرور کریں اور اتنا کریں کہ پھر یہ ثابت کریں کہ خدا ہے۔ ڈاکٹر عبد السلام صاحب نے بھی ثابت کیا ہے کہ خدا ہے۔ اپنی ریسرچ Theoretical Physics میں کرو۔

❁... پھر ایک طالبہ نے سوال کیا کہ میں نے Astrophysics میں بیچلر کیا ہے آپ کی کیا رائے ہے کہ میں Space Physics میں اس کو آگے جاری رکھوں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے طالبہ سے دریافت فرمایا کہ کیا اس میں صرف یہی ایک مضمون ہے۔ تو بتایا گیا کہ فزکس، میتھ اور Astronomy تینوں ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ: Astronomy پڑھو۔ اب تو کہتے ہیں کہ Space بہت وسیع ہو گئی ہے اور اس میں لاکھوں Galaxies ہیں۔ تو آپ اپنی ریسرچ میں جہاں تک پہنچ سکتی ہیں، پہنچ کر دکھائیں۔ Galaxies پر ریسرچ کریں۔

پھر طالبہ نے عرض کیا کہ حضور سورج کے بارہ میں ابھی مزید ریسرچ ہو رہی ہے۔ ہماری کیلگری کی یونیورسٹی میں اس کا ایک سپیشل سولر ڈیپارٹمنٹ ہے جو مکمل سٹڈی کرتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ کے اپنے سولر سسٹم پر اس پر بہت سی ریسرچ ہو بھی چکی ہے اور مزید بھی ہو رہی ہے۔ ریسرچ کرنی ہے تو دوسرے Planets وغیرہ کو بھی دیکھیں۔

طالبات کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ کلاس ساڑھے سات بجے تک جاری رہی۔ کلاس کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت طالبات کو قلم عطا فرمائے۔

ہائی سکولز، کالجز اور یونیورسٹیز کے طلباء کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ نشست

اس کے بعد پروگرام کے مطابق ہائی سکولز، کالجز اور یونیورسٹیز کے طلباء کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ پروگرام شروع ہوا۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم قاسم چوہدری نے کی اور اس کا انگریزی زبان میں ترجمہ عزیزم منیب علی نے پیش کیا۔

اس کے بعد عزیزم لبیب جنود نے حضرت اقدس مسیح موعود کا منظوم کلام ؎

کس قدر ظاہر ہے نور اس مبدء الانوار کا
بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا

خوش الحانی کے ساتھ پیش کیا۔

اس نظم کا انگریزی ترجمہ عزیزم ساجد محمود نے پیش کیا۔

بعدازاں مکرم محسن کامران صاحب نے اس پروگرام کے حوالے سے ایک تعارفی ایڈریس پیش کیا۔

❁... اس کے بعد پہلی Presentation عزیزم اکبر علی نے Evolution (مخلوق کا ارتقاء) کے عنوان پر دی اور قرآن کریم کی آیات کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ قرآن کریم نے ہمیں پندرہ سو سال قبل بتا دیا ہے کہ زندگی کی تخلیق میں اور زندگی کی بقا میں پانی کی کس قدر اہمیت ہے۔ قرآن کریم ہمیں بتاتا ہے کہ زندگی کی ابتدا کھنکنے والی مٹی سے ہوئی اور موجودہ سائنسی تحقیقات سے بھی یہی پتہ چلتا ہے۔

اس کے بعد موصوف نے تخلیق حیات کے ارتقائی دَور کا ذکر کرتے ہوئے بیان کیا کہ مختلف مخلوقات کے بغور مطالعہ سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ یہ ممکن ہی نہیں کہ یہ مخلوقات محض اتفاق کا نتیجہ ہیں بلکہ ان کی تخلیق اور رہن سہن میں کامل صناعی کا نمونہ نظر آتا ہے۔ اس ضمن میں موصوف نے شہد کی مکھی کی مثال کو تفصیل کے ساتھ پیش کیا۔

❁... اس کے بعد عزیزم قاسم میاں نے OSM and Infection Response کے عنوان پر اپنی Presentation دی اور انسانی جسم میں پنہاں OSM کیمیکل کے بارہ میں بتایا۔ موصوف نے بتایا کہ وہ انفیکشن اور سوجن کے پیچھے موجود مختلف کیمیکلز کا مطالعہ کرنا چاہتے ہیں اور اس ضمن میں انہوں نے خاص طور پر OSM نامی کیمیکل پر تحقیق کی ہے۔ ان کی تحقیق کا یہ نتیجہ نکلا ہے کہ واقعی OSM کا انفیکشن اور انفلیمیشن میں خاص کردار ہوتا ہے۔

پریزنٹیشن کے بعد حضور انور نے دریافت فرمایا کہ OSM میں "M" کس چیز کا قائمقام ہے۔ جس کے جواب میں موصوف نے عرض کیا کہ یہ غالباً جس وقت یہ کیمیکل دریافت ہوا تھا اس سے تعلق رکھتا ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ یعنی ریسرچ اس وقت ابتدائی مراحل میں ہے۔

❁... بعدازاں ڈاکٹر کوکب امتیاز احمد اعوان صاحب نے Sleep Apnea یعنی رات کو سوتے ہوئے سانس لینے میں تکلیف کے موضوع پر پیش کی اور بتایا کہ Sleep Apnea ایک ایسی حالت ہے جس میں مریض رات کو ٹھیک سو نہیں سکتا اور بہت مشکل سے سانس لیتا ہے۔ اس کی وجہ موٹاپا ہے اور جنوبی امریکہ میں تقریباً پندرہ ملین لوگ اس بیماری کا شکار ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ امریکہ میں پندرہ ملین لوگ موٹاپے کا شکار ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بہت سے ڈاکٹر آجکل اسی فیلڈ میں تخصص کر رہے ہیں اور یہ بہت ہی فائدہ مند کاروبار بن گیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا اس بیماری کی وجہ کیا ہے؟ جس پر ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ بہت سی وجوہات ہیں جن میں سے ایک موٹاپا بھی ہے۔

حضور انور نے دریافت فرمایا تو کیا اس بیماری میں ساری رات نیند ہی نہیں آتی۔ ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ جسم تو سو جاتا ہے مگر اس حالت میں دماغ نہیں سو سکتا۔ جس کی وجہ سے سونے کے باوجود تھکاوٹ، ڈپریشن اور مزید مشکلات پیدا ہوتی ہیں۔ تو ایسے لوگوں کے ڈرائیونگ حادثات زیادہ ہوتے ہیں۔ اسی وجہ سے ایسے مریضوں پر ڈرائیونگ کی پابندی لگائی جاتی ہے۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کس طرح یہ فیصلہ کرتے ہیں کہ کون اس بیماری میں گاڑی نہیں چلا سکتا۔ اس پر ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ جس کسی میں اس مرض کی تشخیص ہو جائے اسے گاڑی چلانے سے روکا جاتا ہے۔ فی الحال یہ صوبائی درجہ پر ہو رہا ہے اور جس کسی میں اس مرض کی تشخیص ہو جائے تو حکومتی اداروں کو مطلع کر دیا جاتا ہے۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ جن کو یہ بیماری ہے کیا ان میں دل کی بیماری کے امکانات زیادہ ہیں۔ نیز حضور انور نے فرمایا کیا یہ بھی ریسرچ کی ہے کہ ان میں خدا کو ماننے والے کتنے ہیں اور نہ ماننے والے کتنے ہیں۔ یعنی یہ دیکھا جائے کہ مذہب پر عمل کرنے والے کتنے ہیں اور دہریہ، مذہب پر نہ عمل کرنے والے کتنے ہیں۔

اس پر ڈاکٹر صاحب نے جواب دیا کہ دہریوں میں یہ بیماری لمبی اور دیر پا ہوتی ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا تو پھر اللہ تعالیٰ کا یہ دعویٰ ٹھیک ہے نا کہ اَلَا بِذِکۡرِ اللّٰہِ تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوۡبُ۔ بس نمازیں پڑھو اور اللہ کو یاد کرو۔ حضور انور نے فرمایا کہ آپ خود بھی اپنے آپ کو پیش کریں۔ اَلَا بِذِکۡرِ اللّٰہِ تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوۡبُ پر لیکچر دیں۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر ڈاکٹر کوکب اعوان صاحب نے بتایا کہ انہوں نے رومانیہ سے MBBS کیا ہوا ہے اور وہ امیر صاحب کینیڈا کی ہدایت پر ملک ایکواڈور اور بولیویا بھی گئے تھے تا کہ وہاں جائزہ لیا جا سکے کہ جماعت یہاں کیا طبی خدمات بجا لا سکتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ سپیشلائز کر لیں تو ربوہ میں طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ بھی جائیں۔

طلباء کے ساتھ مجلس سوال وجواب

اس کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوا۔

❁... ایک طالب علم نے سوال کیا کہ آجکل دنیا کا مالی نظام سود پر چلتا ہے تو ہم اسلام کی تعلیم کو کیسے نافذ کر سکتے ہیں؟

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ: بات یہ ہے کہ جو یہ سارا سسٹم ہے ایک لحاظ سے تو سود پر مبنی ہے کہ بینک کسی کو قرضہ دیتا ہے اور پھر جب واپس لیتا ہے تو اس میں سود رکھا ہوتا ہے۔ لیکن یہ جو موجودہ اقتصادی نظام ہے، اس میں جب کاروبار خراب ہو جاتا ہے تو دیوالیہ کا اعلان کر دیتے ہیں۔ اس کے بعد آپ اپنا قرض واپس دینے کے ذمہ دار نہیں رہتے۔ اگر اثاثہ جات ہیں تو پیسہ واپس کر دیں گے۔ اگر اتنا سرمایہ نہیں ہے تو عدالت حکم دے دیتی ہے کہ قرضہ معاف ہو جائے۔ اس لئے یہ وہ نظام نہیں ہے جس طرح سود کا نظام ہے۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ یہ جو بینکنگ کا نظام ہے اس میں کچھ چیزیں ایسی زیر وزبر ہو چکی ہیں اور سارا نظام ڈسٹرب ہو چکا ہے کہ اس کو کچھ کر نہیں سکتے۔ اس میں مزید اجتہاد کی ضرورت ہے۔ اس اجتہاد کے لئے کچھ عرصہ پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک کمیٹی بنائی تھی۔ میں نے بھی اس میں مزید کچھ لوگ ڈالے جو فائنانس کے ماہر ہیں۔ وہ کمیٹی ابھی اس پر غور ہی کر رہی ہے۔ ابھی تک ان کا جواب نہیں آیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پہلے یہ سارا نظام سود کا تھا کہ آپ نے قرضہ کسی سے لیا ہے اور قرضہ دینے والا اس کا سود کا ریٹ پہلے بڑھاتا ہے اور اس کی سمجھ ہی نہیں آتی کہ پہلے 10 فیصد سود ہے تو دو سال کے بعد 80 فیصد یا سو فیصد ہو جاتا ہے۔ اور پھر اگر آپ نہیں دے رہے تو بڑھتا چلا جاتا ہے اور پھر اتنا بڑھ جاتا ہے کہ جس نے قرض لیا ہوتا ہے اس کی استطاعت ہی نہیں ہوتی کہ وہ اس کو واپس کر سکے۔ اس لئے ایسا سود بالکل اور چیز ہے اور بینک کا سُود اور چیز ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ نے گھر کی بات کی ہے کہ گھر خریدنا ہے۔ اگر آپ مارگیج [Mortgage] پر گھر لیتے ہیں اور اس گھر میں خود رہنا ہے تو وہ آپ کیلئے جائز ہے۔ لیکن ویسے اگر آپ کرائے کا گھر لیتے ہیں اور کرایہ مارگیج کے برابر ہوتا ہے۔ تو وہ آپ کے لئے اس لئے جائز ہے کہ اس گھر میں رہتے ہوئے یہی سمجھیں کہ آپ بینک کو کرایہ دے رہے ہیں اور ساتھ اس جائیداد کے مالک بھی بن رہے ہیں۔ کیونکہ ایک اس کا مخصوص حصہ آپ ڈاؤن پیمنٹ [down payment] کے طور پر آپ پہلے ہی دے چکے ہیں اور اپنی جائیداد بنتی چلی جا رہی ہے۔ اس حد تک تو ٹھیک ہے۔ لیکن اگر کاروبار کے لئے آپ real estate میں سرمایہ لگا رہے ہیں اور گھر بناتے ہیں اور کرایہ پر چڑھا دیتے ہیں تو یہ کاروبار ہے اور اس میں سود شامل ہے۔ اور ابھی تک جماعت میں یہی تعامل ہے کہ وہ جائز نہیں۔ اپنے رہنے

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"تقویٰ کا مرحلہ بڑا مشکل ہے اُسے وہی طے کر سکتا ہے جو بالکل خدا تعالیٰ کی مرضی پر چلے جو وہ چاہے وہ کرے اپنی مرضی نہ کرے" (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۴۹۲)

منجانب: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

کیلئے لے سکتے ہیں۔ اس صورت میں قرضہ واپس کرنا کرایہ کے متبادل ہوگا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: باقی کاروباروں میں تو آج کل سود اتنا زیادہ ہے کہ پھر تو آپ کپڑے بھی نہیں پہنیں گے، ٹائی بھی نہیں لگائیں گے، کھانا بھی نہیں کھائیں گے کیونکہ ہر کاروبار میں سود شامل ہو چکا ہے۔ تو ہر چیز میں بِلا واسطہ سود شامل ہے۔ اسی لئے اجتہاد کی ضرورت ہے۔

۔۔۔ ایک اور طالب علم نے سوال کیا کہ حضور جب اسکول میں تھے تو حضور کا پسندیدہ مضمون کون سا تھا؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں تو پڑھائی میں اتنا اچھا نہیں تھا۔ بہر حال عملی طور پر مجھے زراعت پسند تھی، جو میں نے پڑھی تو نہیں لیکن آخر جب میں یونیورسٹی گیا تو میں نے deficiency courses کئے۔ لیکن جتنا میں نے پڑھا تھا اس سے زیادہ میری عملی تعلیم تھی۔

۔۔۔ ایک اور طالب علم نے سوال کیا کہ انسان نفسِ مطمئنہ کی حالت تک کیونکر پہنچ سکتا ہے اور اسے کیسے پتہ لگے گا کہ وہ اس مقام تک پہنچ چکا ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر آپ ہر وقت بے چین رہتے ہیں تو پتہ چل جائے گا کہ نفسِ مطمئنہ حاصل نہیں ہے۔ سوال یہ ہے کہ اگر آپ کی دعاؤں کی طرف توجہ رہتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ رہتی ہے۔ دنیا داری کی طرف توجہ زیادہ نہیں ہے اور اطمینان ہے تو سمجھیں آپ کا دل نفسِ مطمئنہ کی طرف جا رہا ہے۔ اور اگر ہر چیز کی بے چینی ہے اور بے اطمینانی ہو رہی ہے تو پھر دعا کریں اور استغفار کریں۔

ایک اور طالب علم نے سوال کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف جو فلم آئی تھی تو اس کا ہمیں کیا جواب دینا چاہئے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں پہلے ایک کہانی سناتا ہوں۔ کسی نے یوسف اور زلیخا کی لمبی چوڑی کہانی لکھی ہے۔ پوری ایک کتاب ہے۔ جس زلیخا نے حضرت یوسف علیہ السلام کو ورغلانے کی کوشش کی تھی اس کی کہانی ہے۔ اور ایک پنجابی میں لمبی چوڑی نظم کی صورت میں ہے۔ کسی نے یہ کہانی اردو دان کے سامنے سنائی اور ساری رات وہ نظم پڑھتا رہا۔ اور وہ بندہ بڑے غور سے ساری رات سنتا رہا۔ تو جب صبح ہوئی تو وہ اردو دان نظم پڑھنے والے سے پوچھتا ہے کہ زلیّے خان آدمی تھا کہ عورت تھی۔ یعنی اس نے زلیخا کو زلیّے خان بنا دیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تو آپ کو ابھی تک پتہ نہیں چلا کہ کیا جواب دینا چاہئے۔ میں نے اس پر کئی خطبے دیئے، اس پر کئی پروگرام بنے، جماعت کو میں نے کہا کہ پمفلٹ تقسیم کریں، پیس کانفرنسز کریں، سیرت پر کانفرنسز کریں، سیمینارز کریں، AMSA (احمدیہ مسلم سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن) کو میں نے کہا کہ اپنی یونیورسٹیز میں سیمینار کریں، پچھلے دو سال سے میں بتا رہا ہوں۔ ابھی تک آپ کو سمجھ ہی نہیں آئی کہ کیا کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اپنے کالج میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر پمفلٹ وغیرہ لے کر جائیں۔ وہاں طلباء کو دیں۔ پہلے خود بھی پڑھیں اور پھر جب کوئی بحث کرے تو اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے متعلق بتائیں۔ میں جتنے لیکچرز دیتا ہوں ان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا پہلو ضرور بیان کرتا ہوں۔ ابھی میں نے لاس اینجلیز امریکہ میں بھی ایڈریس کیا ہے اور میرا سارا لیکچر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت وہ ہے جو امن اور محبت اور پیار کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ میں نے ان کو وہاں مثال دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک جنازہ گزرا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے۔ ساتھ بیٹھے ہوئے صحابی نے کہا کہ یہ تو یہودی کا جنازہ جا رہا ہے۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا یہودی انسان نہیں ہیں؟ تو یہ انسانیت کی خدمت ہے۔

امن قائم کرنے کے لئے، لوگوں کی خدمت کرنے کے لئے، Service of humanity کے لئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نبوت سے پہلے میرا حلف الفضول کا ایک معاہدہ تھا جس میں لوگوں کی خدمت کیا کرتے تھے، غریبوں کی، ضرورتمندوں کی ضرورت پوری کیا کرتے تھے۔ اگر اب بھی مجھے نبوت کے دعوے کے بعد کوئی بلائے چاہے کافر ہی کوئی بلا رہا ہو یا کوئی بھی گروپ ہو تو میں اس میں ضرور شامل ہو جاؤں گا۔ پھر پرندوں پر آپ کا رحم ہے، انسانوں پر آپ کا رحم ہے، عورتوں پر رحم ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس لئے میں نے کہا تھا کہ Life of Muhammad جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی لکھی ہوئی کتاب ہے۔ Introduction to the study of the Holy Quran کا جو آخری حصہ ہے اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے بارے میں بہت ساری چیزیں ہیں وہ پڑھیں۔ بہت بنیادی چیزیں ہیں، چھوٹی چھوٹی مختصر لکھی ہوئی ہیں۔ وہ انگریزی میں بھی لکھی ہوئی ہے اور اردو میں بھی۔ جس زبان میں پڑھ سکتے ہیں پڑھیں۔ اور لائف آف محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہر اسٹوڈنٹ کو پڑھنی چاہئے۔ اس کتاب کو آپ پڑھ لیں تو آپ کو سب سوالات کے جواب مل جائیں گے۔ اور پھر لوگوں سے debate کرتے ہوئے ان کو جواب بھی دیا کریں۔

۔۔۔ ایک طالبِ علم نے سوال کیا کہ اسلام کا نام اس قدر بدنام ہو چکا ہے کہ ہم جب پمفلٹ بانٹنے جاتے ہیں تو وہ ہمارا نام سن کر کہ مسلمان اسلام کی تبلیغ کرنے آئے ہیں ہماری بات ہی نہیں سنتے۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: پہلے بتانے یا اعلان کرنے کی ضرورت نہیں کہ ہم کون لوگ ہیں۔ پمفلٹ کا ایسا جاذب قسم کا ٹائٹل بناؤ کہ وہ دیکھتے ہی آپ سے لے لیں۔ جب کھول کر اندر پڑھیں تو اسلام کی اصل تعلیم یعنی امن کے پیغام کا پتہ لگ جائے۔ یا اسی طرح مختلف قسم کے ٹائٹل بنا سکتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: امریکہ والوں نے خون کے عطیات جمع کرنے کی ایک مہم چلائی جس میں انہوں نے پچھلے سال میں دس ہزار خون کے بیگ اکٹھے کئے۔ اور اس سال اُن کا ٹارگٹ 25 ہزار کا ہے۔ اور وہ سارے امریکہ میں Muslim for Life کے نام سے بڑے اچھی طرح جانے جاتے ہیں اور کچھ لوگ انکار بھی کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دوسرا آپ لوگوں کے تعلقات اچھے ہونے چاہئیں۔ آپ لوگوں کے میڈیا سے تعلقات اچھے ہونے چاہئیں۔ لوگوں سے بھی آپ کے تعلقات اچھے ہونے چاہئیں تا کہ جماعتی سطح پر آپ کو Coverage ملے۔ پھر اگر آپ یونیورسٹیز میں سیمینارز وغیرہ کر سکتے ہیں تو کریں۔ اپنا exposure زیادہ کریں۔ لوگوں کے ساتھ اُٹھنا بیٹھنا ملنا جلنا بڑھائیں۔ انہیں اسلام کے بارے میں بتائیں۔

طالبِ علم نے عرض کی کہ ہم نے ایک پروگرام کیا تھا جس میں چھ سو کے قریب مہمان آئے تھے۔ اُن کو ہم نے کتاب Life of Muhammad دی تھی اور اس کے علاوہ سات World Peace Seminar منعقد کروائے تھے اور اُس میں مجموعی طور پر ٹوٹل آٹھ سو مہمان آئے تھے۔

حضور نے فرمایا کہ کینیڈا کی آبادی آٹھ سو تو نہیں بلکہ ملینز میں ہے۔ اس لئے وسیع پیمانہ پر فلائرز کی تقسیم کا کام ہونا چاہئے۔ پچھلے سال مختلف جگہوں پر خدام الاحمدیہ جرمنی نے تین لاکھ فلائرز تقسیم کئے ہیں۔ اس طرح آپ لوگ بھی اگر ہمت کرو تو ہو جائے گا۔

۔۔۔ اسی طالبِ علم نے ایک اور سوال کیا کہ کس عمر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ مکمل ہو جانا چاہئے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جب آپ میں اتنی عقل ہو کہ آپ اس کا احاطہ کر سکتے ہیں اور اسے سمجھ سکتے ہیں تو اس کو پڑھنا شروع کر دیں۔ اور آسان آسان کتابیں جو بعد کی ہیں وہ پہلے پڑھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جو 1900ء سے پہلے کی کتابیں ہیں وہ ذرا مشکل ہیں۔ اردو تو آپ کو پڑھنی نہیں آتی۔ اور اگر اردو پڑھنی آتی ہے تب بھی وہ آپ کیلئے مشکل ہوں گی۔ ان ابتدائی کتب کا انگریزی زبان میں ترجمہ کرنا بعض دفعہ مشکل ہو جاتا ہے۔ تو جو 1900ء کے بعد کی کتابیں ہیں ان کو پڑھیں۔ مثلاً حقیقۃ الوحی ایک کتاب ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا ہے کہ اس کو تین دفعہ پڑھو۔ ویسے تو ہر کتاب کا لکھا ہے کہ تین دفعہ پڑھو اگر پڑھ سکتے ہو لیکن حقیقۃ الوحی کے بارہ میں کہا ہے کہ اگر اس کو یاد کر لو تو آپ ہر ایک کو جواب دے دو گے۔

۔۔۔ ایک اور طالب علم نے سوال کیا کہ میں نے کمپیوٹر سائنس میں ڈپلومہ کر لیا ہے اب میں چاہتا ہوں کہ جماعت کی خدمت کروں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ آپ جماعت کی با قاعدہ خدمت کرنا چاہتے ہیں؟ یا صرف پارٹ ٹائم خدمت کا وقت دینا چاہتے ہیں؟ تو اس طالبعلم نے عرض کیا کہ فی الحال پارٹ ٹائم، ٹریننگ کے لئے وقفِ عارضی کرنا چاہتا ہوں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ ٹریننگ کے لئے تو آپ اپنے امیر صاحب کو لکھ کر دیں کہ اگر آپ سے کوئی کام لے سکتے ہیں تو لیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اسی طالب علم سے فرمایا کہ آپ کی نظر بچپن سے کمزور ہے تو کمپیوٹر میں کس طرح کام کرتے ہیں۔ طالبِ علم نے عرض کی کہ اسکرین ریڈر ہے جو مدد کرتا ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر فی الحال جماعت کے پاس کام نہیں ہے تو آپ مزید تجربہ حاصل کریں۔ اور جب تعلیم فائنل ہو جائے تو بتائیں کہ مستقل کر سکتے ہیں یا نہیں؟

۔۔۔ ایک اور طالبِ علم نے سوال کیا کہ حضور اسلام میں مرد اور عورت دونوں برابر ہیں مگر مرد کو غیر مسلموں میں شادی کرنے کی اجازت ہے مگر عورت کو نہیں ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ تو مرد ہیں آپ کو کیا گلہ ہے۔ بات یہ ہے کہ بعض ایسے مرد بھی ہوتے ہیں جو عورت کے اثر میں آ جاتے ہیں اور ہلتے نہیں۔ میں ایسے مردوں کو جانتا ہوں۔ مثلاً ایک مرد ہے اس نے ایک شیعہ عورت سے شادی کی۔ وہ پاکستان میں پولیس آفیسر ہیں۔ بڑے اچھے عہدہ پہ ہیں لیکن اس شیعہ عورت نے ان کو اتنا دبایا ہے کہ وہ احمدیت ہی چھوڑ گئے۔ تو اصل مقصد یہ ہے کہ اسلام نے جو اجازت دی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی لکھا ہے کہ مرد عورت کو اپنے اثر میں لا سکتا ہے اور جو اولاد پیدا ہوگی اس کو اپنے زیرِ اثر رکھ کر احمدی رکھ سکتا ہے یا مسلمان رکھ سکتا ہے۔ اس لئے اگر مسلمان مرد غیر مذہب سے شادی کر لیتا ہے تو کوئی حرج نہیں۔ لیکن اگر عورت کرے گی تو دوسرے گھر میں جا کر اسی رنگ میں ہو جائے گی پھر اس مسلمان عورت کی جو اولاد اور نسل ہوگی وہ ضائع ہو جائے گی۔ یہ ایک بہت بڑی وجہ ہے جس کی وجہ سے اجازت نہیں دی گئی۔

۔۔۔ ایک اور طالبِ علم نے سوال کیا کہ جماعت کا شریعہ لاء (Sharia Law) کے بارے میں کیا نظریہ ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ: شریعہ لاء (Sharia Law) آپ نے کہاں نافذ کرنا ہے؟ سوال یہ ہے کہ یو کے کا جو ملک ہے وہ تو مسلمان ملک ہی نہیں ہے۔ جو مسلمان ملک نہیں ہے وہاں زبردستی شریعہ لاء آپ کس طرح ٹھونس سکتے ہیں؟ وہاں تو Impose نہیں کر سکتے۔ دوسرا جو اُن کا لاء ہے، human rights کے قوانین ہیں تو وہ ہر بندے کو اس کے حقوق مل رہے ہیں اور انصاف مل رہا ہے تو شریعہ لاء کے مسئلہ کو اُٹھانے کی ضرورت کیا ہے؟ باقی یہ کہنا کہ انگلستان کے اندر رہتے ہوئے

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
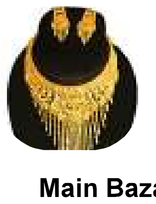
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

Zaid Auto Repair
زید آٹو ریپیئر
Mob. 9041733615, 9876918864
Deals in: Rapair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian

شریعہ لاء نافذ کیا جائے، سزا دی جائے، چور کی سزا دی جائے یا قتل کی سزا دی جائے، تو ان کے ملکوں میں وہ اس کی ضرورت نہیں سمجھتے ہیں۔ ہاں، اسلامی ملکوں میں شریعہ لاء استعمال کرنا ہے تو کریں۔ لیکن وہاں پھر انصاف ہونا چاہئے۔ اب سعودی عرب میں کہتے ہیں کہ شریعہ لاء لاگو ہے۔ چور کے ہاتھ تو فورًا کاٹ دیتے ہیں۔ شریعت تو یہ کہتی ہے کہ عورت سے انصاف کرو۔ غریبوں کے حق ادا کرو۔ اس کے باوجود بھی وہاں سعودی عرب میں جو شاہ کا محل ہے اس کی ہر دیوار پر شاید ایک ایک فٹ کے اوپر، آدھا آدھا پاؤنڈ 24 کیرٹ کا سونا چڑھا ہوگا۔ لیکن بعض عورتیں جو slums میں رہتی ہیں ان کو کھانا بھی نہیں ملتا۔ ایک طرف تو شریعت کا شور مچاتے ہیں اور ایک طرف انسانیت کے بنیادی حقوق بھی ادا نہیں کرتے۔ شریعت لاء اگر نافذ کرنا چاہیں تو اسلامی ملک کر سکتے ہیں مگر اس شرط پر کہ وہ ہر جگہ انصاف بھی کر رہے ہوں۔ باقی ان ملکوں میں جہاں قانون ہر طرح کا انصاف کر رہا ہے اور کسی کے حقوق مارے نہیں جا رہے وہاں شریعہ لاء کا مسئلہ اُٹھانے کی کیا ضرورت ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جہاں تک مولویوں کا تعلق ہے تو مولوی تو شور مچاتے رہتے ہیں۔ یہ کون سا شریعہ لاء ہے کہ اچھے بھلے ایک فوجی کو چاقو مار مار کے مار دو اور پھر اللہ اکبر کے نعرے لگاؤ۔ وہ مارنے والا بعد میں آنکھ کے بدلے آنکھ اور کان کے بدلے کان اور ناک کے بدلے ناک کے نعرے لگاتا رہا۔ تو اس بیچارے 25 سال کے لڑکے نے کس کا ناک کاٹا تھا یا کان کاٹا تھا؟ تو یہ لوگ شریعت کے نام پر شریعت کو بدنام کر رہے ہیں۔ یہ کونسی شریعت ہے؟ اس لئے ان ملکوں میں فی الحال کوئی ضرورت نہیں ہے۔ جب اسلامی حکومتیں آئیں گی، یا جب اسلامی حکومتیں انصاف پسند ہوں گی تو انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے اگر شریعت لاگو کرتی ہیں تو ٹھیک ہے۔ ایک طرف جمہوریت کا شور مچاتے ہیں اور دوسری طرف شریعت لاء کا شور مچاتے ہیں۔ طالبان بھی تو شریعت لاء کے نام پر آئے تھے۔ وہاں افغانستان میں انہوں نے کیا کیا؟ عورتوں پر ظلم کیا، لوگوں پر ظلم کیا اور انہوں نے اپنے گھر مال سے بھر لئے۔ ایمان تو کہیں رہا نہیں۔

اس کے بعد حضورِ انور نے ازراہِ شفقت طلباء میں قلم تقسیم فرمائے اور طلباء سے مختلف امور کے بارے میں استفسار بھی فرماتے رہے۔

طلباء کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ پروگرام آٹھ بجکر پینتیس منٹ تک جاری رہا۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے اور پروگرام کے مطابق فیملی اور انفرادی ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔

آج شام کے اس سیشن میں 16 فیملیز کے 86 افراد اور 19 احباب نے انفرادی طور پر یعنی کل 105 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ ملاقات کرنے والی یہ فیملیز کیلگری کی جماعت کے علاوہ لائڈ منسٹر، سسکاٹون اور ٹورانٹو سے آئی تھیں۔

ان سبھی فیملیز اور احباب نے اپنے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام نو بج کر 45 منٹ تک جاری رہا۔

(الفضل انٹرنیشنل مورخہ ۳۰ اگست ۲۰۱۳ (جاری)

❁❁❁

مخلصین جماعت متوجہ ہوں

جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ تحریک جدید کے وعدوں کا سال یکم نومبر سے شروع ہو کر 31 / اکتوبر کو ختم ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال جماعت احمدیہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے 79 ویں سال کے بابرکت اعلان پر مشتمل خطبہ جمعہ فرمودہ 9 نومبر 2012ء کے مدنظر اپنے وعدوں میں خوش کن اضافہ کیا ہے، لیکن دس ماہ سے زائد عرصہ گزر جانے کے بعد بھی بعض جماعتوں کے وعدوں کے بالمقابل وصولی بہت کم ہوئی ہے۔ جو فکر انگیز ہے۔ واضح رہے کہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مرحمت فرمودہ ٹارگیٹ کو پورا کرنے کے لئے اب صرف ڈیڑھ ماہ کا مختصر سا عرصہ باقی رہ گیا ہے۔

چندہ تحریک جدید کی جلد تر ادائیگی سے متعلق بانیٔ تحریک جدید حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تاکیدی ارشاد ہے کہ:

"احباب کو کوشش کرنی چاہیے کہ جلد سے جلد تحریک جدید کا چندہ ادا ہو۔ اس کی ادائیگی سال کے آخر تک رہنی چاہیئے۔ اس کا بقایا ایسا ہی شرمناک ہے جیسا کہ ناک کٹ جائے۔۔۔۔ پس دوست تحریک جدید کے چندے سب کے سب پورے کریں اور جلد سے جلد پورے کریں سوائے اشد مجبوری کے سال تک انتظار نہ کریں۔"

(رپورٹ مجلس شوریٰ منعقدہ 10 تا 12 اپریل 1936ء)

جماعتوں کو ان کے سال رواں کے مجموعی وعدوں اور 31 / اگست تک کی ادئیگی کی پوزیشن بذریعہ ڈاک بھجوائی جا رہی ہے۔ جملہ امراء و صدر صاحبان اور سیکرٹریان تحریک جدید سے درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں کے بجٹ کا جائزہ لیکر وعدوں کی صدفی صد وصولی کے سلسلہ میں موثر کاروائی کریں اور انسپکٹران تحریک جدید کے ساتھ بھرپور تعاون فرمائیں تا ہندوستان کے لئے حضور کا مرحمت فرمودہ ٹارگیٹ حسب سابق پورا ہو جائے۔ جزاکم اللہ۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کی مساعی قبول فرمائے۔ تمام مخلصین جماعت کے اموال و نفوس میں غیر معمولی برکت عطا فرمائے۔ اور انہیں اپنے بے پناہ فضلوں، برکتوں اور رحمتوں کا وارث بنائے۔

(وکیل المال تحریک جدید قادیان)

(بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ ۱۶)

شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے خاص طور پر اس سال، خاص طور پر گزشتہ سالوں کی نسبت نسبتاً زیادہ بہتر رنگ میں اور خوش اخلاقی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنی ڈیوٹیاں اور فرائض سرانجام دیئے۔ یہی ایک احمدی کا طرّہ امتیاز ہے اور ان اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ ہم میں سے ہر ایک کو کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ان اعلیٰ اخلاق کو ہمیشہ قائم رکھنے کی توفیق بھی عطا فرمائے۔

پاکستان کے احمدیوں کیلئے بھی دعا کریں۔ کل 7 ستمبر ہے اور ہمارے مخالفین یہ دن بڑے جوش و خروش سے مناتے ہیں۔ جلسے ہوتے ہیں، جلوس نکلتے ہیں، گالیاں دی جاتی ہیں جماعت کو، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے خلاف انتہائی بیہودہ دریدہ دہنی کا مظاہرہ کیا جاتا ہے اور یہ سب کچھ ختمِ نبوت کے نام پر ہوتا ہے اور اس دفعہ ان کا یہ ارادہ ہے کہ پورا ہفتہ عشرہ اپنے ان مذموم مقاصد کو حاصل کرنے کی کوشش کے لئے منائیں گے۔ جو لوگ خدا تعالیٰ کے حبیب، محسنِ انسانیت اور رحمۃ للعالمین کو اپنے مقاصد کے لئے، غلط مقاصد کے لئے بدنام کر رہے ہیں، خدا تعالیٰ جلد ان کی پکڑ کے سامان بھی پیدا فرمائے گا۔ اس ہفتہ میں کراچی میں پھر دو شہادتیں ہوئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ سے یہ بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جلد احمدیوں کو بھی پاکستان میں آزادی کے اور سہولت کے سامان پیدا فرمائے۔

جو شہداء ہیں اُن میں سے ایک شہید ڈاکٹر سید طاہر احمد صاحب ابن ڈاکٹر سید منظور احمد صاحب لانڈھی کراچی ہیں۔ ان کی شہادت 31 / اگست کو ہوئی تھی۔ خطبہ جمعہ کے آخر میں سیدنا حضور انور نے مکرم آدم بن یوسف صاحب گھانین احمدی اور دو شہید مکرم سید طاہر احمد صاحب اور مکرم اعجاز احمد صاحب کی وفات کی اطلاع دیتے ہوئے مرحومین کی جماعتی خدمات اور اوصاف حمیدہ کا تذکرہ فرمایا اور نماز جمعہ کے بعد نماز جنازہ غائب ادا فرمائی۔ ❁❁❁

دُعائے مغفرت

خاکسار کی والدہ محترمہ بشریٰ سلام صاحبہ اہلیہ مکرم عبد السلام صاحب ٹاک سرینگر کشمیر بتاریخ 5 ستمبر 2013ء رات گیارہ بجے بعمر 69 سال اس جہان فانی سے رخصت ہو کر اپنے مولیٰ حقیقی سے جاملیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بلانے والا ہے سب سے پیارا اُسی پہ اے دل تو جاں فدا کر۔

مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، خلافت سے بے انتہا محبت کرنے والی نیک خاتون تھیں، مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ کا تابوت 6 ستمبر 2013ء قادیان لایا گیا اور بتاریخ 7 ستمبر 2013ء بروز ہفتہ بہشتی مقبرہ قادیان میں محترم مولانا جلال الدین نیرّ صاحب قائمقام ناظر اعلیٰ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ قادیان میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم قائمقام ناظر اعلیٰ صاحب نے دُعا کروائی۔ مرحومہ نے سوگوار شوہر کے علاوہ اپنے پیچھے تین بیٹے دو بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحومہ کی بلندیٔ درجات اور پسماندگان کے صبر جمیل عطا ہونے کے لیے قارئین بدر سے دعاؤں کی عاجزانہ درخواست ہے۔ (عبدالمؤمن ٹاک، سرینگر کشمیر)

Contact For: MARBEL, TILE FITTING, GRANIDE POLISHING & ALL KINDS OF PAINTING

مار بل فٹنگ، ٹائل فٹنگ، گرینائیڈ کی رگڑائی، بلڈنگ پینٹ وغیرہ کیلئے محمد شیر علی سے رابطہ کریں۔

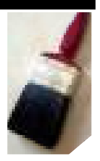

Please contact for quality construction works

Mohammad Sheir Ali : +91 9815108023, +91 9646197386

MOHALLA AHMADIYYA, QADIAN-143516 DT. GURDASPUR, PUNJAB (INDIA)

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"یہ یاد رکھو کہ ہمیشہ عظیم الشان نعمت ابتلاء سے آتی ہے اور ابتلاء مومن کیلئے شرط ہے"

(ملفوظات جلد سوئم صفحہ ۵۱۰)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیماپوری۔ صدر و ضلعی امیر جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

گردھاری لال، ملکھی رام سیالکوٹ والے کی پرانی دُوکان

لوتھرا جیولرز قادیان

Kewal krishan & Karan Luthra
Shivala Chowk, Main Bazar , Qadian
Ph.9888 594 111, 8054 893 264
E-mail: luthrajewellers@live.com

LUTHRA JEWELLERS — SIGN OF PURITY
Since 1948

سب پورے غور اور فکر کے ساتھ جلسے کی کارروائی سنو، اس میں سستی، غفلت اور عدمِ توجہ بہت برے نتائج پیدا کرتی ہے

جلسہ سالانہ برطانیہ میں شامل ہونے والے مہمانانِ کرام اور میزبان کو بصیرت افروز نصائح

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالی بنصرہ العزیز فرمودہ 30 اگست 2013 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ، اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ گزشتہ خطبہ جمعہ میں مَیں نے مہمان نوازی کے حوالے سے ایک میزبان کی ذمہ داریوں کے بارے میں کچھ کہا تھا کہ یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے مہمانوں کی ایک جوش اور جذبے سے خدمت کریں۔ آج مختصراً میں مہمانوں کو اور شاملینِ، جلسہ کو بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں تا کہ جلسے کے ماحول کے تقدس کا اُنہیں بھی خیال رہے۔ اُنہیں بھی پتا ہو کہ یہاں شامل ہو کر اُن کی ذمہ داریاں کیا ہیں؟ اور اسی طرح انتظامیہ سے تعاون کی طرف بھی اُن کی توجہ رہے۔ دو ذمہ داریاں ہیں، ایک جس مقصد کے لئے یہاں آئے ہیں، اُس کو پورا کرنا، روحانی، علمی اور تربیتی لحاظ سے اپنے آپ کو بہتر کرنا، اور انتظامیہ سے تعاون کرنا۔ ہم جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی طرف منسوب ہوتے ہیں، ہمیں ہمیشہ اس بات کا خیال رہنا چاہئے کہ ہم نے صرف اپنے حقوق لینے کی خواہش ہی نہیں رکھنی بلکہ دوسرے کے حقوق دینے بھی ہیں۔ اور اپنے ذمے جو فرائض ہیں اُنہیں ادا بھی کرنا ہے۔ مہمانوں کی بھی جو ذمہ داریاں ہیں، اُنہیں بھی ادا کرنا ہے۔ سب سے بڑی ذمہ داری تو اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری ہے جو اس بات پر کرنی ہے کہ اُس نے ہمارے لئے جلسے میں شامل ہونے والوں کے لئے اس جگہ اور اس حالات میں جہاں عام حالات میں کوئی سہولت بھی نہیں ہوتی، سہولت مہیا فرمائی اور پھر اللہ تعالیٰ کے شکر کے بعد اُن تمام کارکنان کے شکر گزار ہوں اور اُن کے لئے دعائیں کریں جو دن رات کام کر کے آپ کی سہولت کے لئے، آپ کو سہولت مہیا کرنے کے لئے محنت کرتے رہے اور اپنی اَنتھک محنت اور کوشش سے آپ لوگوں کے لئے آرام پہنچانے کے یہاں سامان کئے۔

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ گزشتہ خطبہ میں مَیں نے ایک حدیث کے حوالے سے کارکنان کو کہا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک دوسرے سے خندہ پیشانی سے پیش آؤ۔ پس یہ ہدایت ہر احمدی کے لئے ہے، ہر آنے والے مہمان اور جلسے میں شامل ہونے والے کا بھی فرض ہے کہ وہ اس بات کو اپنے پلے باندھے اس پر عمل کرنے کی کوشش کرے۔ آپ لوگوں کا بھی فرض ہے کہ اگر کارکنوں سے کوئی غلطی ہو جائے تو صَرفِ نظر سے کام لیں اور عارضی انتظام کی مجبوری کو سمجھیں۔ ماحول کو خوشگوار بنانے کی کوشش کریں کیونکہ آپ کا یہاں آنا نیکیوں کے حصول کے لئے ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہے۔ اسی طرح مہمان بھی ایک دوسرے کا احترام کریں۔ یہاں آنے والے کو اُس مقصد کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا چاہئے جس کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے خواہش کی ہے، ہمیشہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی دعاؤں کا وارث بننے کے مقصد کو اپنے سامنے رکھیں۔ ربانی باتوں کا سننا صرف اور صرف اپنا مقصد رکھیں۔ اور اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ ان دنوں میں خاص طور پر سب کے پیشِ نظر ہو۔ پھر جلسہ کی کارروائی کو سنجیدگی سے اور غور سے سننا بھی ایک بہت بڑا مقصد ہے۔ اس کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے الفاظ میں ہی توجہ دلا دیتا ہوں۔

آپ فرماتے ہیں کہ

”سب کو متوجہ ہو کر سننا چاہئے، یعنی یہ جلسے کی کارروائی۔ پورے غور اور فکر کے ساتھ سنو، کیونکہ یہ معاملہ ایمان کا ہے۔ اس میں سستی، غفلت اور عدمِ توجہ بہت برے نتائج پیدا کرتی ہے۔ جو لوگ ایمان میں غفلت سے کام لیتے ہیں اور جب ان کو مخاطب کر کے کچھ بیان کیا جائے تو غور سے اُس کو نہیں سنتے، ان کو بولنے والے کے بیان سے، خواہ وہ کیسا ہی اعلیٰ درجے کا مفید اور مؤثر کیوں نہ ہو، کچھ بھی فائدہ نہیں ہوتا۔ ایسے ہی لوگ ہوتے ہیں جنکی بابت کہا جاتا ہے کہ وہ کان رکھتے ہیں، مگر سنتے نہیں اور دل رکھتے ہیں پر سمجھتے نہیں۔ پس یاد رکھو، جو کچھ بیان کیا جاوے، اُسے توجہ اور بڑے غور سے سنو۔ کیونکہ جو توجہ سے نہیں سنتا وہ خواہ عرصہ دراز تک فائدہ رساں وجود کی صحبت میں رہے، اُسے کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔“

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جلسے پر آنے والوں کو صرف اس طرف متوجہ رہنے کی ضرورت ہے کہ ہم نے ان دنوں میں جلسے کے جو مقاصد ہیں اُن کو حاصل کرنا ہے، جلسے کی کارروائی کو غور سے سننا ہے۔ اپنی ذاتیات سے بالاتر ہو کر رہنا ہے اور اپنے ایمانوں کی ترقی کے لئے جلسے کے پروگرام سننے ہیں۔ انہیں اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کی کوشش کرنی ہے اور اپنے دلوں کو ہر قسم کی کدورتوں سے پاک کرنا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بڑا واضح طور پر فرمایا ہے کہ مسلمانوں میں تنزل اور گراوٹ اور کمزوریاں اس لئے پیدا ہوئی ہیں کہ جہاں دینی مجلسیں لگتی ہیں، وہاں جاتے تو ہیں مگر اخلاص لے کر نہیں جاتے، یعنی نہ تقریریں کرنے والوں میں اخلاص ہے، نہ سننے والوں میں۔ لیکن ہمارے جلسے ان باتوں سے پاک ہیں اور ہونے چاہئیں۔ پھر جلسے کی کارروائی کے دوران ایک بات ضمناً میں یہ بھی کہہ دوں کہ بعض لوگوں کو نعرے لگانے کا بڑا شوق ہوتا ہے۔ تقریروں کو غور سے سنیں، بعض تقریریں ایسی سنجیدہ ہوتی ہیں، ایسا مضمون ہوتا ہے کہ اُس میں اُس وقت نعرے کی ضرورت نہیں ہوتی، سوائے اس کے کہ کہیں دلی جوش سے کوئی نعرہ نکل رہا ہو۔ لیکن یہاں ایسے بھی لوگ ہیں جو بعض ہر وقت، ہر بات پر جوش میں آنے والے ہیں اور نعرے لگا دیتے ہیں، اُن کو احتیاط کرنی چاہئے۔

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سیکورٹی کے بارہ میں فرمایا کہ ہر شامل ہونے والے کو یہ خیال رکھنا چاہئے کہ اُس نے اپنے ماحول پر نظر رکھنی ہے۔ اس بات پر تسلی نہ پکڑ لیں کہ اتنی چیکنگ ہے، اتنا انتظام ہے اب، پہلے سے بہت بہتر انتظام ہو چکا ہے، اس لئے کوئی فکر کی بات نہیں ہے، کوئی ضرورت نہیں ہے کہ اپنے ماحول پر نظر رکھی جائے۔ مؤمن کو ہمیشہ چوکس اور ہوشیار رہنا چاہئے۔ اس لئے ماحول پر نظر رکھنے کی ہر وقت ضرورت ہے۔ جماعت احمدیہ کی سکیورٹی کا انتظام اس لئے مؤثر ہے کہ ہر شخص اپنی ذمہ داری سمجھتا ہے اور سمجھنی چاہئے۔

پھر ایک اہم بات یہ ہے کہ نمازوں کی پابندی ایک تو ہونی چاہئے، اور پھر نمازوں پر آنے کے لئے وقت سے پہلے آئیں، یا کم از کم نماز سے ایک دو منٹ پہلے تو ضرور پہنچیں۔ جلسے کے دنوں میں ماحول کی عمومی صفائی کا غیروں پر بڑا اثر پڑتا ہے اور اس کا اکثر لوگ اظہار کرتے ہیں۔ اس لئے ہمیشہ ہر ایک کو اس طرف بھی توجہ دینی چاہئے کہ ضروری نہیں کہ صفائی صرف صفائی کے کارکنان نے ہی کرنی ہے، آپ میں سے ہر ایک کو اس طرف توجہ دینی چاہئے۔

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ گزشتہ خطبہ میں مَیں نے ذکر کیا تھا کہ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا لنگر جلسے کے انتظام کے لئے مستقل یہاں حدیقۃ المہدی میں بھی قائم ہو گیا ہے، روٹی پلانٹ بھی لگا دیا گیا ہے۔ ابھی تک روٹی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی پک رہی ہے۔ بعض دفعہ عارضی طور پر کچھ کوالٹی میں اونچ نیچ ہو بھی جاتی ہے، اس لئے اگر ایسی کوئی صورتحال ہو تو پہلی بات تو یہ ہے کہ برداشت کرنی چاہئے اور اگر نہ کھا سکیں تو بدلا کے کھا سکتے ہیں اور انتظامیہ کو پھر اُس پر اعتراض نہیں کرنا چاہئے۔

ایک اہم بات مہمانوں کے لئے خاص طور پر یہ کہنا چاہتا ہوں کہ برطانوی حکومت جلسے کے لئے جو ویزے دیتی ہے، عموماً چھ مہینے کے لئے یہ ویزہ لگتا ہے اور اس پر ڈبل اینٹری یا multiple entry لگا دی جاتی ہے اور جلسے کا ویزہ اس سوچ کے ساتھ یا اس شرط کے ساتھ دیا جاتا ہے کہ اس ویزے کو اسائلم کے لئے استعمال نہیں کرنا یا جماعتی طور پر جب ہم اپنے نمائندے کے لئے ویزہ لیتے ہیں تو ہمارے سے یہی understanding ہوتی ہے کہ یہ لوگ دوسری مرتبہ ویزے کے لئے استعمال نہیں کریں گے۔ بے شک پاکستان کے حالات ایسے ہیں کہ احمدی انتہائی مشکل کی زندگی وہاں گزار رہے ہیں۔ ملازمتوں میں تنگ کیا جاتا ہے۔ مالکان باوجود اس کے کہ احمدی ملازم کے کام پر اُنہیں تسلی بھی ہو، دوسرے ورکر اور ملاں کے خوف سے اُنہیں ملازمتوں سے فارغ کر دیتے ہیں یا مستقل ٹارچر پھر اُن کو دیا جاتا ہے، ذہنی اذیتیں دی جاتی ہیں۔ ساتھ کام کرنے والے ساتھی دیتے رہتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے متعلق نازیبا الفاظ استعمال کرتے رہتے ہیں اور بڑی مشکل ہوتی ہے برداشت کرنا، اور اسی وجہ سے پھر مجبوراً بعض لوگوں کو ملازمت چھوڑنی پڑتی ہے۔

پھر سکولوں میں احمدی بچوں کو ٹارچر کیا جاتا ہے، مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے، اُنہیں ذہنی اذیت دی جاتی ہے، تو بہر حال ان سب مشکلات کے باوجود ہر احمدی کو جماعتی وقار کا خیال رکھنا ہر صورت میں ضروری ہے۔ اگر حالات کی وجہ سے اسائلم کرنا ہے تو اس کے اور بھی بہت سارے طریقے ہیں، بیشک آئیں لیکن یہاں پھر اس بات کا میں دوبارہ اعادہ کروں گا کہ، اور پہلے بھی بہت مرتبہ کہہ چکا ہوں کہ اسائلم کے وقت غلط اور لمبے چوڑے بیان دینے کے بجائے اگر مختصر اور سچائی پر مبنی بات ہو تو اکثریت جو افسران کی ہے یہاں، اور ججوں کی بھی، ایسے ہیں جو انسانی ہمدردی کے لئے بہت نرم گوشہ رکھتے ہیں، بہت زیادہ اُن میں انسانی ہمدردی ہے اور اسائلم قبول کر لیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ جلسے پر آنے والوں کو بھی جلسے کی برکات اور ماحول سے فیضیاب فرمائے۔ جو دور دراز سے جلسے میں شمولیت کی نیت سے آئے ہیں، اُن کی دعائیں بھی قبول فرمائے، جو آنے کے انتظار میں بیٹھے تھے، ویزے نہیں اُن کو مل سکے، اللہ تعالیٰ اُن کی بھی نیک خواہشات کو پورا فرمائے اور اُن کی دعائیں قبول فرمائے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی دعائیں بھی اُن کے حق میں قبول ہوں۔ پس مہمانوں کو بھی اور میزبانوں کو بھی اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ کیا اُن کے مقاصد ہیں، اللہ تعالیٰ کرے کہ میزبان بھی اپنا فرض ادا کرنے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے یہ فرض ادا کرنے والے ہوں۔ اور مہمان بھی خالصۃً للہ اس جلسہ میں شامل ہونے کے لئے آنے والے ہوں اور کوئی ذاتی اغراض اُن کے شاملِ حال نہ ہوں۔

❀❀❀

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. : (0091) 1872-224757
(Mob.): " 9464066686
(Mob.): " 9915379255
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 62 Thursday 19 September 2013 Issue No.38

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 550/-
By Air: 50 Pounds or 80 U.S. $
: 60 Euro
: 80 Canadian Dollar

عورت کا پردہ ہرگز اُس کی آزادی کو ختم نہیں کرتا۔ اگر کسی کو اس کا یقین نہ آئے تو احمدیوں کے ہاں آ کر دیکھ لے۔

جلسہ سالانہ برطانیہ میں شاملین کے تاثرات اور ایمان افروز واقعات کا تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 6 ستمبر 2013 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ الحمد للہ، اس سال پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے یو۔کے کا جلسہ سالانہ اپنی تمام تر برکات کے ساتھ اور شکر کے مضمون کو مزید اجاگر کرتے ہوئے گزشتہ اتوار کو ختم ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے نظارے ہر ایک نے دیکھے اور محسوس کئے۔ جو جلسہ گاہ میں بیٹھے ہوئے تھے، انہوں نے بھی اور جو ایم۔ٹی۔اے کے ذریعہ سے دنیا میں بیٹھے ہوئے کہیں بھی دیکھ رہے تھے، انہوں نے بھی۔ پھر ایم۔ٹی۔اے کے علاوہ انٹرنیٹ سٹریمنگ کے ذریعہ سے بھی تقریباً ایک لاکھ سے اوپر لوگوں نے جلسے کی کارروائی دیکھی ہے۔ جلسے کے بعد احبابِ جماعت کے جلسے کے بارے میں تاثرات اور مبارکباد کا سلسلہ جاری ہے۔ روزانہ کئی خطوط مجھے آتے ہیں۔ اور اکثر لکھنے والے لکھتے ہیں کہ دور دراز بیٹھے ہوئے ہم بھی یہ محسوس کر رہے تھے کہ جلسہ میں براہِ راست شامل ہیں اور اب جلسہ ختم ہونے کے بعد اداسی چھا گئی ہے۔ یہ احمدی دنیا بھی عجیب دنیا ہے جس کا اخلاص و وفا بالکل نرالی قسم کا ہے۔ اور اس اخلاص و وفا کا غیروں پر بھی اثر ہوتا ہے۔ میں بعض تأثرات بعض مہمانوں کے سناؤں گا۔ بعض معززین تو یہاں سٹیج پر آ کر جلسہ میں کچھ اپنے تاثرات بیان کرتے رہے، اظہارِ خیال کیا۔ وہ تو خیالات آپ نے سن لئے کہ کس طرح دنیا پر اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کا رعب قائم کیا ہوا ہے۔ کس طرح اللہ تعالیٰ رعب قائم کرتا ہے۔ دنیاوی لحاظ سے بظاہر کمزور سی جماعت ہے لیکن خلافت کی لڑی میں پروئے ہونے کی وجہ سے ایک اکائی میں ہونے کی وجہ سے، بڑے بڑے لیڈر آتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ ہمیں یہاں آنے پر فخر ہے اور ہم جماعت کے شکرگزار ہیں۔ سیدنا حضور انور نے شاملین جلسہ کے تاثرات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ۔

ہمارے ہاں بینن کے سپریم کورٹ کے چیف جسٹس آئے ہوئے تھے اور انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا، وہاں بھی۔ موصوف فرانکوفون ممالک کے سپریم کورٹ ایسوسی ایشن کے صدر بھی ہیں اور اس ایسوسی ایشن میں افریقہ کے 58 ممالک شامل ہیں۔ یہ وزیر بھی رہ چکے ہیں۔ وہ اپنے خیالات کا اظہار اس طرح کرتے ہیں۔ میں اس جلسہ سے اخلاص اور روحانیت کو لے کر جا رہا ہوں اور اخلاص اور روحانیت کا یہ اعلیٰ نمونہ صرف احمدیت کا ہی خاصّہ ہے۔ یہاں آ کر اور اس ماحول کو دیکھ کر مجھے مسلمان ہونے پر فخر ہے۔

پھر کہتے ہیں کہ اگر ہمارا ملک ترقی کر سکتا ہے تو جماعت کی خدمات کی وجہ سے ترقی کر سکتا ہے۔ مجھے جماعت کی مخالفت کے بعض واقعات کا علم ہوا ہے۔ میں بینن کے لوگوں کو کہتا ہوں کہ ان کی مخالفت چھوڑ کر ان سے اسلام سیکھیں۔ (بینن میں بھی مَیں یہ بتا دوں بعض علاقوں میں جماعت کی کافی مخالفت ہے جہاں جماعت تیزی سے ترقی کر رہی ہے) پھر کہتے ہیں کہ شاملینِ جلسہ کو جس طرح خلیفہ سے محبت کرتے دیکھا، اُن کے خلیفہ کو بھی اُسی طرح اُن سے محبت کرتے دیکھا۔ میں نے ان لوگوں کو اپنے خلیفہ کی محبت میں روتے دیکھا ہے۔ کیا ہی عجیب اور روحانی نظارہ تھا جو میں اپنی زندگی میں کبھی بھلا ہی نہیں سکوں گا۔

پھر ایک خاتون پریز صاحبہ ہیں برکینا فاسو سے شامل ہوئیں اور برکینا فاسو پرنٹ میڈیا، الیکٹرانک میڈیا کے لئے ہائر اتھارٹی کمیشن کی صدر ہیں۔ دو دفعہ ملک کی فیڈرل منسٹر رہ چکی ہیں۔ اس کے علاوہ اٹلی اور آسٹریا میں چودہ سال تک برکینا فاسو کی سفیر بھی رہ چکی ہیں۔ نیز یو این او میں اپنے ملک کی نمائندگی بھی کر چکی ہیں۔ یہ کہتی ہیں کہ اس جلسہ میں شمولیت میرے لئے زندگی میں اپنی نوعیت کا پہلا واقعہ ہے۔ میں یو این او میں بھی اپنے ملک کی نمائندگی کر چکی ہوں، جہاں میں نے کئی ملکوں کے نمائندے دیکھے ہیں مگر اس جلسہ میں بھی اسّی سے زائد ملکوں کے نمائندے شامل تھے اور سب ایک لڑی میں پروئے ہوئے تھے۔ موتیوں کی مالا نظر آتے تھے۔ مجھے کوئی شخص کالا، گورا یا انگلش یا فرنچ نظر نہ آیا بلکہ ہر احمدی مسلمان بغیر رنگ و نسل کے امتیاز کے اپنے خلیفہ کا عاشق ہی نظر آیا۔ احمدی عورتوں کے متعلق اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہیں کہتی ہیں سب سے زیادہ جس بات سے میں متاثر ہوئی وہ یہ تھی کہ ہر شخص خدا کی خاطر ایک commetment کے ساتھ اس جلسہ میں شامل ہوا تھا۔ یوں لگتا تھا کہ سارے ہی مہمان ہیں اور سارے ہی میزبان ہیں۔

عورت کا پردہ ہرگز اُس کی آزادی کو ختم نہیں کرتا۔ اگر کسی کو اس کا یقین نہ آئے تو احمدیوں کے ہاں آ کر دیکھ لے۔ پھر کہتی ہیں جب میں امام جماعت احمدیہ کے دفتر میں گئی تو حیران تھی کہ اتنا چھوٹا سا دفتر دنیا کا محور بھی ہو سکتا ہے۔ پھر کہتی ہیں مجھے مردوں کی مارکی میں بیٹھ کر بھی امام جماعت احمدیہ کا خطاب سننے کا موقع ملا اور جب وہ آتے تو سب لوگوں کا سکون اور بڑے ادب سے کھڑے رہنے کا ایک منظر ایسا تھا کہ بیان نہیں کر سکتی۔ میں نے ایسا تو کبھی کسی ملک کے صدر کے لئے بھی نہیں دیکھا۔

پھر سیرالیون سے وزیرِ داخلہ اور امیگریشن جے بی داؤدہ صاحب شامل ہوئے۔ کہتے ہیں مختلف شعبوں کا منسٹر ہونے کی وجہ سے ساری دنیا میں سفر کرتا رہا ہوں اور بڑی بڑی کانفرنسوں میں شرکت کرتا ہوں لیکن آج تک ایسی شاندار کانفرنس کبھی نہیں دیکھی جہاں محبت، پیار، بھائی چارے اور روحانیت نمایاں تھی۔

پھر آئیوری کوسٹ سے ایک مہمان تورے علی صاحب تھے، یہ سپریم کورٹ کے جج ہیں، اور پہلے وزارتِ ثقافت میں کیبنٹ ڈائریکٹر کے طور پر لمبا عرصہ کام کرتے رہے ہیں۔ جلسہ کی ابتدائی تقریب میں جب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام پڑھا گیا تو فرطِ جذبات سے آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا کلام سیدھا دل میں اتر رہا تھا۔ میں نے تقویٰ کا یہ دل گداز مضمون پہلی دفعہ سنا تو اپنے آپ کو محض لاشئ پایا۔ جس کی وجہ سے اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکا۔

کونگو سے تعلق رکھنے والے ایک دوست جو سابق صدر مملکت کے مشیر اور اس وقت سی آر ایس ای، جو اُن کی پارٹی ہے اُن کے پریزیڈنٹ ہیں۔ جلسہ کے دوسرے روز ایک دن کے لئے آئے تھے امام جماعت کے خطاب، دوسرے روز کے خطاب کے بارے میں کہنے لگے یہ جو آپ کا خطاب تھا میں نے جو بات سب سے زیادہ محسوس کی ہے اس کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ میں دنیا کے بڑے بڑے سیاست دانوں سے ملا ہوں، بڑے بڑے جلسوں میں شرکت کی ہے۔ کاش ہم سیاسی لیڈر ہر سال اپنی عوام کے سامنے جو کچھ ہم نے کیا ہے، ایمانداری کے ساتھ پیش کریں تو حکومت اور عوام میں بڑی تبدیلی آ جائے۔ کہنے لگے کہ عجیب بات ہے جو میں نے دیکھی کہ تقریر کے دوران جب آپ کے خلیفہ چند لمحات کے لئے ٹھہر جاتے تھے تو ایسا لگتا تھا کہ پوری مارکی میں کوئی انسان بھی نہیں بیٹھا ہوا۔ بڑی خاموشی طاری ہوتی۔ کہتے ہیں میں نے بعض دفعہ سر اُٹھا کر اوپر دیکھنے کی کوشش بھی کی کہ شاید کوئی تو بول رہا ہو گا لیکن مجھے کوئی شخص بولتا ہوا نظر نہ آیا۔ سب کی آنکھیں بس صرف ڈائز کی طرف لگی ہوئی تھیں۔ پھر کہا کہ یہ نظارہ میں ساری عمر نہ بھولوں گا۔ ایسا ڈسپلن اور اطاعت کا معیار میں نے کبھی نہیں دیکھا اور نہ سنا۔

تاتارستان کی ایک احمدی خاتون کو جلسہ میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔ کہتی ہیں جلسہ سالانہ، میرا، میری شمولیت پر میرا سینہ جذباتِ شکر سے معمور ہے۔ جلسے میں شمولیت کی توفیق پانے پر میں اللہ تعالیٰ کی ذات کا شکر ادا کرتی ہوں۔

پانامہ سے ایک نو مبائع دانتے انستو صاحب آئے تھے اور پانامہ کے جلسہ میں اس دفعہ پہلی دفعہ نمائندگی ہوئی ہے۔ کہتے ہیں کہ جلسہ میں بہت کچھ سیکھا۔ اس جلسہ میں شمولیت کر کے میرے ایمان میں اضافہ ہوا۔ جو بھائی چارہ میں نے یہاں دیکھا ہے وہ اسلام میں کہیں نہیں دیکھا۔ میں یہاں آ کر بہت مطمئن ہوا ہوں اور دل کو تسلی ہوئی ہے۔ میں اس بات پر فخر کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے احمدیت قبول کرنے کی سعادت عطا فرمائی۔

سیدنا حضور انور نے فرمایا کہ یہ جلسہ اپنوں اور غیروں سب پر روحانی ماحول کا اثر ڈالتا ہے۔ ایک سعید فطرت کے لئے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ اسلام کی خوبیوں کا معترف ہو کر اُسے قبول کر لے۔ لیکن ہمارے مخالفین جنہیں یہ حکم تھا کہ امام مہدی کو جا کر میرا سلام کہنا، برف کے پہاڑوں پر سے گزرنا پڑے تو گزر کر جانا اور سلام کہنا، اُن لوگوں کو اس بات کی سمجھ نہیں آئی، اللہ تعالیٰ اُنہیں بھی عقل دے۔

سیدنا حضور انور نے کارکنان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا ان تمام کارکنات اور کارکنان کا میں بھی

(باقی صفحہ ۱۴ پر ملاحظہ فرمائیں)

کمپوزنگ و ڈیزائننگ: کرشن احمد قادیان

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان